U1060 4-12-24.

Title – TAKREEMUL MOMINEEN

Creator – Saddique Hasan Khan.

Publisher – Matba Shahjahani (Bhopal)

Date – 1300 H

Pages – 137.

Subjects – Tazkira Sahaba; Tazkira Khulfa.

تکریم المؤمنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین

سنہ ۱۳۰۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک القدیر الاحد والواحد الذی لعظمتہ خضع الر
الساجد واصلی واسلم علی رسولہ وخیر خلقہ محمد بیت
علی صاحبیہ ابی بکر التقی النقی الزاہد وعلی عمر العادل فلا یراقب الو
والوالد وعلی عثمان المقتول ظلماً بکف الحاسد العاند وعلی علی البحر
والبطل المجاہد وعلی سائر آلہ واصحابہ لا تفارقہم ولا با
اما بعد یہ رسالہ مشتمل ہی ذکر مناقب خلفاء اربعہ راشدین ومہدیین رضی
عنہم اجمعین پر اس میں موعظت وہدایت ہے متقین کو اور حلاوت
ہے مومنین کو یہ ائمہ دین حاملان شرع مبین اور مبلغ کتاب رب العالمین
اور ناقل سنت سید المرسلین اور ... [illegible] ... انکو

اور انکی اقران و اماثل کو واسطے صحبت خاتم النبیین کے پسند کیا اور انکا ذکر
خیر کتب انبیاء سابقین مین فرمایا قال تعالی محمد رسول الله والذین امنوا
معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله
ورضوانا سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذلک مثلهم فی التوراة ومثلهم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاه فازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب
الزراع لیغیظ بهم الکفار وعد الله الذین امنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة
واجرا عظیما یه آیت شریف آخر سورۂ فتح سے خلفاء اربعه کو مصداق اس آیت
کا ٹھیرایا ہے اسکے سوا عموما و خصوصا اور بہت آیات بینات فضل صحابه
مین وارد ہین اور سنن مطہرہ مین مناقب عشرۂ مبشرہ و غیرہم کے آئے ہین
اس جگہه اولا و بالذات خاص ذکر کرنا مناقب ہر چہار خلیفه راشد کا مقصود
ہے اور ثانیا و بالتبع خاتمه رساله مین کسی قدر مناقب بقیه عشرۂ مبشرہ کا بھی
ذکر آگیا ہے وباللہ التوفیق

مقصد بیان مین مناقب صحابه کی عموما

حدیث عمران بن حصین مین فرمایا ہے خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم
ثم الذین یلونهم ثم ان بعدکم قوما یشهدون ولا یستشهدون الحدیث
متفق علیه اس حدیث سے خیریت تین قرن کی ثابت ہی قرن صحابه و قرن

تابعین وقرن تبع تابعین پہر خبر دی ہے کہ بعد ان قرون کی زمانہ شر کا ہے
ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث رواہ النسائی اس حدیث
بہی خیریت ہر سہ قرن مذکور کی متحقق ہوئی جابر رفعا کہتے ہین لا تمس النار
مسلما رأنی او رأی من رانی رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ سارا قرن صحابہ و
تابعین مغفور ہے انمین کوئی داخل نار نہوگا و للہ الحمد بریدہ نے رفعا کہا ہے
ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا و نورا لہم یوم القیمۃ
رواہ الترمذی واستغربہ زمانۂ خلافت راشدہ مین تفرق اصحاب کا اکثر
بلاد عجم مین ہوا اور اللہ تعالی نے اون کی وجہ سی امم کثیرہ کو ہدایت دی
جو صحابی جس سرزمین مین مرا ہے وہ اوس گروہ کا دن قیامت کے قائد و
نور ہوگا و للہ المنۃ عمر بن خطاب کہتے ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے مینی
اپنے رب سی اپنے اصحاب کے اختلاف کا بعد اپنے سوال کیا مجہکو وحی
کی کہ ای محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بمنزلہ نجوم کے ہین آسمان مین بعض
اقوی ہین بعض سے اور ہر ایک کے لیے ایک نور ہوگا جس نے اخذ کی
کوئی شے جسپر کہ وہ ہین اختلاف سی وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہے پہر فرمایا
اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم رواہ رزین اس حدیث کے
صحت مین اگرچہ تکلم ہے لکن معنی اسکے صحیح ہین اور حدیث دلیل ہے فضل پہ

بعض صحابہ کی بغض دیگر پر حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے لا تسبوا
اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم و لا
نصیفہ رواہ البخاری اصل صیغۂ نہی میں اصول التحریم ہے ابو موسی اشعری
نے رفعا کہا ہے انا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت اتا اصحابی ما یوعدون
واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواہ مسلم
یعنی میں امان ہون واسطی اپنے اصحاب کے جب میں نہونگا تو انمین
فتن وحروب واقع ہونگی اور یہ امان ہین واسطی میری است کی جب
یہ نرہین گی تو امت پر بدع وحوادث آئین گی یعنی خیر نرہیگی شر آئیگا یہ
حدیث معجزہ ہے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا
تہا ویسا ہی ظہور مین آیا حدیث انس مین فرمایا ہے مثل اصحابی فی امتی
کالملح فی الطعام لا یصلح الطعام الا بالملح حسن نے کہا فقد ذھب ملحنا فکیف
نصلح رواہ فی شرح السنۃ یعنی اب ہم طعام بی نمک مین صلاح کی امید نہین
ہے عبد اللہ بن مغفل کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی
اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن
ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی واستغربہ معلوم
ہوا کہ حب صحابہ عین حب نبی اور بغض صحابہ عین بغض نبی ہے اور اذیت

صحابی اذیت رسول اور اذیت رسول اذیت خدا ہی اور اللہ اپنے موذی کو پکڑیگا ؎

هموا صحابة خير الخلق ايدهم | رب السماء بتوفيق وايثار
فحبهم واجب يشفي السقيم به | ومن احبهم ينجو من النار

علی خواص رح نے کہا ہی لا يكفي في محبة اصحاب الرسول صلى الله عليه واله وسلم ان نحبهم المحبة العادية انما الواجب علينا انا لو كنا نعذب من جهة محبتنا لهم لا نرجع عن محبتهم كما لا نرجع عن ايماننا بالتعذيب كما وقع لبلال وصهيب وعمار وكما وقع للامام احمد بن حنبل في مسئلة خلق القرآن فمن لا يحتمل في حب الصحابة مثل ما احتمل هولاء فمحبته مدخولة ذكره الشعراني في المنن فتامل يا اخي فربما تكون محبتك مجازية لا حقيقية لتنجي بها يوم القيامة حديث ابن عمر میں فرمایا ہے اذا رايتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شركم رواه الترمذی یہ حدیث وعید شدید ہے حق میں رافضہ کے لعنت حقیقت میں راجع ہے طرف فاعل کی لیکن احتیاطاً فعل پر لعنت کی ہی نہ ذات پر ؎

من احسن الظن في الله الكريم وفي | رسوله كان مكتوبا من الشرفا
ومن احب صحاب المصطفى فله | جنات عدن يرى في ظلها غرفا
ومن يكن باغضا فيهم فان له | نار الجحيم فيضحي باكيا اسفا

فهم نجوم الهدی فی کل مظلمۃ   واللہ حسبی فیما قلتہ وکفی

حدیث عرباض بن ساریہ میں بطور وصیت کے فرمایا ہے اوصیکم بتقوی اللہ
والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین
تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل
محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داود والترمذی
وابن ماجۃ اس حدیث کو دلالت عظیم ہے فضیلت خلفاء اربعہ پر بالخصوص
اور عامہ صحابہ کی بارہ میں یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کافی ہے
من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ
اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ
ابرھا قلوبا واعمقھا علما واقلھا تکلفا اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ
ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوھم علی اثرھم وتمسکوا
من اخلاقھم وسیرھم فانھم کانوا علی الھدی المستقیم رواہ
رزین اب جو لوگ سیرت وصورت صحابہ پر ہیں ظاہرا وباطنا اون کے
حق میں حدیث ابوہریرہ میں یوں فرمایا ہے ان من اشد امتی لی
حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رآنی باھلہ ومالہ رواہ مسلم
اور حدیث معاویہ میں کہا ہی لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک متفق علیہ

یہ ایک بشارت عظمی ہی حق مین متبعین سنت وتابعین صحابہ کی عمرو بن شعیب

عن ابیہ عن جدہ رفعا کہتی ہین ان اعجب الخلق الی ایمانا القوم یکونون

من بعدی یجدون صحفا فیہا کتاب یومنون بما فیہا رواہ البیہقی

فی دلائل النبوۃ ابوامامہ کا لفظ رفعا یہہ ہی طوبی لمن رانی وطوبی سبع مرات

لمن لم یرنی وآمن بی رواہ احمد ابو عبیدہ بن الجراح نی کہا تہا ای رسول خدا

کوئی ہمسی بہی بہتر ہے ہم مسلمان ہوئے ہم نی آپ کی ہمراہ جہاد کیا فرمایا

ہان قوم یکونون من بعدکم یومنون بی ولم یرونی رواہ احمد والدارمی

ورزین معاویہ بن قرہ اپنی باپ سی راوی ہین کہ حضرت نی فرمایا لایزال

طائفۃ من امتی منصورین لایضرہم من خذلہم حتی تقوم الساعۃ قال

ابن المدینی ہم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح

انس کا لفظ رفعا یہہ ہی مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی

اللہ تعالی امت کو توفیق اتباع حق وسیرت اہل حق کی عقیدہ و

عمل مین بخشے آمین

ذکر مناقب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

انکا نام جاہلیت مین عبد الکعبہ تہا حضرت نی عبد اللہ نام رکہا نووی نے

تہذیب مین کہا ہی ہو الصحیح المشہور انکی والد ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن

کعب بن اسد بن تیم بن مرہ ہین مرہ بن کعب ہین حضرتؐ اور یہا ملتی ہین
انکی اور حضرتؐ کی درمیان اور مرہ کی بیچ مین چہہ شخص ہین انکی مان ام الخیر سلمی
بنت صخر بن عامر تہین اور بعض نی کہا انکا نام لیلی بنت صخر بن عامر ہی انکی مان مسلمان
قدیم ہین جبکہ مسلمان دار ارقم مین تہی عایشہ کہتی ہین حضرتؐ نی انکی طرف دیکھکر فرمایا تہا هذا
عتیق من النار اس لیی انکا نام عتیق ہوا دوسری روایت مین یون ہے کہ
من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر اخرجہ ابو یعلی و
ابن سعد والحاکم وصححہ عن عایشۃ وقیل غیر ذالک عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ
ابو بکر پاس حضرتؐ کی آئی فرمایا انت عتیق اللہ من النار فیومئذ سمی عتیقا
رواہ الترمذی مراد نام سی اس جگہہ لقب ہی کافہ علما اسی پر ہین ایک جماعت
نی کہا انکو عتیق بسبب عتاقت وجہ یعنی حسن وجمال کی کہا ہے وبہ قال
مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد یا اس لیی عتیق کہا کہ اون کی نسب مین
کوئی شی عیب کی نہتی دوسرا نام انکا صدیق ہی یعنی بسیار راست گو یہ نام
بہی حضرتؐ ہی نی رکہا تہا یہی نام صحبہ ترجمان کا بہی ہی اللھم لا تحرمنا من
برکۃ ھذا الاسم والرسم علی ابن ابی طالب قسم کہا کر کہتے تہے کہ اللہ نی ابو بکر کا
نام صدیق آسمان سی اوتارا ہے اس لیی کہ اونہون نی خبر اسرا کی تصدیق
کی تہی بعض نے کہا وہ ملازم صدق تہی ہر حال مین کبہی اون سی کوئی لغزش کوئی
صادر نہین ہوئی اس لیی صدیق ٹہیرے اسلام مین اونکی لیی مواقف شریفہ

ہین جیسی ثبات دربارۂ قصۂ اسرا بجواب کفار اور ہجرت کرنا ہمراہ حضرتؐ کی بترک عیال و اطفال اور ملازمت غار و سائر طریق اور تکلم دن بدر و حدیبیہ کی وقت اشتباہ امر کی اور رونا اس حدیث پر ان عبدا خیرہ اللہ بین الدنیا والآخرۃ اور ثبات دن وفات حضرتؐ کی اور قیام مقیفہ بیعت مین اور اہتمام کرنا روانگی جیش اسامہ بن زید مین اور قیام کرنا قتال اہل ردت مین اور خلیفہ کرنا عمر کا بعد اپنی وکم للصدیق مناقب و مواقف و فضائل لا تحصی حضرت صدیقؓ مکہ مکرمہ مین دو سال چار ماہ کچہہ دن بعد قصۂ فیل کے پیدا ہوئی حضرتؐ سی دو برس چار ماہ کچہہ دن چہوٹے تہے جب اسلام لائے عمر اون کی ۳۷ سال کی تہی یا ۳۸ سال کی اور اسلام مین ۲۶ برس زندہ رہے مردون مین سب سی پہلی یہی مسلمان ہوئے عمدۃ التحقیق مین بحوالہ بعض کتب لکہا ہے کہ ابوبکر زمان جاہلیت مین تاجر تہے ایک دن خواب مین دیکہا او وہ شام مین تہی کہ چاند و سورج اونکی گود مین اوترے ہین انہون نی دونونکو اپنے ہاتہہ سی پکڑ کر اپنے سینے سی لگا کر ایک چادر سی چہپا لیا جب جاگے تو پاس ایک راہب نصاری کی جا کر اس خواب کی تعبیر پوچہی اوسنے کہا تو کہان کا ہے کہا مکہ کا کہا کس قبیلہ سی کہا بنی تیم کہا تو کیا کرتا ہے کہا تجارت کہا تیری زمانی مین ایک مرد نکلیگا جسکو محمد امین کہین گے وہ قبیلہ بنی ہاشم مین سے ہوگا اور تو اوسکا تابع ہیگا وہ نبی آخر الزمان ہی اگر وہ نہوتا تو اللہ آسمان

وزمین وما فیہا کو اور آدم وجملہ انبیاء ورسل کو پیدا نکرتا وہ سید انبیاء وخاتم المرسلین
ہے تو اوس کی دین مین داخل ہوگا اور اوسکا وزیر وخلیفہ بعد اوسکی نبیگا
مینی اوسکی نعت وصفت انجیل وزبور مین پائی ہے اور مین اسلام لایا ہون
اور اوسپر ایمان رکھتا ہون لیکن خوف نصاریٰ سے مینے اپنا اسلام چہپایا ہے
ابوبکر نے جب یہ صفت حضرتؐ کی سنی اونکا دل نرم پڑا اور مشتاق دیدار ہوے
اور مکہ کو آئی یہان حضرتؐ کو پایا اور دوستدار ہوگئے اور ایک ساعت بے
حضرتؐ کی دیکھے صبر نآتا جب اس امر کو طول ہوا ایک دن حضرتؐ نے فرمایا ای
ابابکر تم روز میری پاس آتی ہو اور میری ساتھہ بیٹھتے ہو پہر کیون نہین مسلمان
ہوجاتی کہا اگر تم پیغمبر ہو تو ضرور تمہارا کوئی معجزہ بہی ہوگا فرمایا کیا وہ معجزہ جو تونے
شام مین دیکہا اور راہب نے اوس کی تعبیر دی تجہکو کفایت نہین کرتا ہے تب
ابوبکر نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی سیوطی نے
تاریخ الخلفاء مین کہا ہے انکا شا مکہ تہا یہ کبہی سوای تجارت کی باہر نہ نکلتے
اپنی قوم مین بڑی مالدار اور صاحب مروت واحسان وتفضل تہے ابن الدغنہ نے
کہا تہا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین علی
نوائب الدہر وتقری الضیف نووی کہتے ہین کان من رؤساء قریش فی الجاہلیۃ
واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعاملتہم فلما جاء الاسلام اثرہ علی
ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول انتہی بالجملہ جاہلیت مین عفیف ترین مردم تہے

انہون نی نہ کبھی شراب پی اور نہ کبھی شعر کہا بخاری مین ابو الدرداء سی رفعاً آیا ہی هل انتم تارکون لی صاحبی قلت ایھا الناس انی رسول الله الیکم جمیعا فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت انکا اسلام لانا بلا تردد و تفکر تہا بجرد دعوت کے اسلام لائی اور مرتی دم تک حضرتؐ سی جدا نہوئی نہ سفر مین نہ حضر مین تا جبکہ حضرتؐ نی انکو حج یا غزوہ مین بہیجا اور جملہ مشاہد مین حاضر رہے اور بہت مواضع مین حضرتؐ کی نصرت کی اور دن احد اور حنین کی ثابت قدم رہے حالانکہ اور لوگ بہاگی دن بدر کی جب فرشتے اتری تو انہون نی کہا اما انزون الصدیق مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فی العریش علی کہتے ہین حضرتؐ نے دن بدر کے مجہسے اور ابو بکر سے کہا تم مین ایک کی ہمراہ جبرئیل ہین اور دوسری کی ہمراہ میکائیل اخرجه ابو یعلی والحاکم واحمد علی نی کہا ابو بکر اشجع الناس تہی دن بدر کے عریش مین پاس حضرتؐ کے کہڑے ہوئے تلوار نکالکر کہ کوئی مشرک اوس طرف نہ آئی پہر کہا والله ایک ساعت ابو بکر کی بہتر ہے ہزار ساعت سی مومن آل فرعون کی وہ ایک مرد تہا اوسنے اپنے ایمان کو چہپایا اور ایک مرد یہ ابو بکر ہین کہ انہون نی اپنے ایمان کا اعلان کیا پہر اتنا روئی کہ داڑہی بہیگ گئی عقبہ بن ابی معیط نی اپنی چادر حضرتؐ کی گلی مین ڈالکر کہینچی حضرتؐ نماز پڑہتے تہے ابو بکر نی آکر اوسکو دفع کیا اور کہا اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جاءکم بالبینات من ربکم رواه البخاری بطوله

علی کہتے ہین جب ابوبکر اسلام لائے تو اظہار اسلام کیا اور کھلم کھلا طرف اللہ و رسول کی دعوت کی انکی ہاتھ پر منجملہ عشرۂ مبشرہ کی عثمان وطلحہ و زبیر و سعد وعبدالرحمن بن عوف اسلام لائے جس دن حضرتؐ کا انتقال ہوا اصحاب نے سقیفہ مین ان ہی بیعت کی یہ اور عمر بن خطاب سقیفۂ بنی ساعدۂ انصار مین گئے امر خلافت مین مشورہ کرنی کو آپس مین بہت گفتگو ہوئی یہان تک کہ بعض انصار نے کہا منا امیر و منکم امیر یا معشر قریش اور بہت کچہ غل غپاڑا ہوا اور آوازین بلند ہوئین تب عمر نی ابوبکر سی کہا ہاتہہ بڑہاؤ اونہون نی ہاتہہ بڑہایا عمر نی بیعت کی پہر ساری مہاجرین نے پہر انصار نی پہر دوسری دن سارے عامہ نی اوس بیعت سی علیؓ ابن ابی طالب و بنو ہاشم و زبیر بن العوام و خالد بن سعید بن العاص و سعد بن عبادہ انصاری نے تخلف کیا پہر بعد موت فاطمہ بنت رسول کی سب نی بیعت کی یہ بیعت علی الصحیح بعد چہہ ماہ کے موت فاطمہ سے ہوئی کہتی ہین سب سی پہلی بشیر بن سعد انصاری نی بیعت کی تہی پہر عمر نی پہر ابوعبیدہ بن الجراح نے پہر سعد بن عبادہ نی پہر مہاجرین وانصار نی بہر حال ابوبکر نی بعد ولایت کے لوگون کو خطبہ سنایا بعد حمد و ثنای الٰہی یہ کہا اما بعد ایھا الناس قد ولیت امرکم ولست بخیر منکم وان اقواکم عندی الضعیف حتی اٰخذ لہ بحقہ وان اضعفکم عندی القوی حتی اٰخذ منہ ایھا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فان احسنت

فاعینونی وان زغت فقومونی انتہی

صفت ابی بکر

یہ نحیف خفیف اللحم ابیض خفیف العارضین معروق الوجہ ناتی الجبہتہ
غائر العینین عاری الاشاجع تہے حنا و کتم کا خضاب کرتی معروق الوجہ
سے مراد قلیل اللحم ہے اور ناتی الجبہتہ بلند پیشانی اور اشاجع پیوند ہاے
بن انگشتان کو کہتے ہین انہون نی کبہی شراب نہین پی نہ جاہلیت مین اور
نہ اسلام مین اور نہ کبہی کسی بت کو سجدہ کیا اور جملہ مشاہدمین حاضر ہوے
انتہے مترجم جس طرح ہمنام انکا ہے اسی طرح بحمدہ تعالی حلیہ مین بہی اشبہی
بحضرت وصفت کے ایک نوجہ دوم غور حلیتین حضرت کی صحابہ مین یہی اشمط تہی
یعنی سپید موی بسیاہی آمیختہ ف فضل مین ابوبکر کے آیات واحادیث
کثیرہ آئے ہین کشاف وغیرہ مین کہا ہے کہ کریمہ رب وزعنی ان اشکر نعمتک
التی انعمت علی وعلی والدی الخ حق مین ابوبکر اور ان کی والدین کے
اوتری ہی علی بن ابی طالب نی کہا یہ آیت حق مین ابوبکر کے نازل ہوئی ہے
انکی مان باپ سب اسلام لائی مہاجرین مین سوا ان کی یہ بات کسی دوسرے
کے لیی جمع نہین ہوئی بغوی نی اپنی تفسیر مین کہا ہے ابوبکر کے لیی سلام ابوین
و اولاد کا مجتمع ہو گیا ابوقحافہ و ابوبکر و عبدالرحمن سب نی حضرت کو پایا و لم یکن
ذلک لاحد من الصحابۃ انتہی وقال تعالی ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول

لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ سیوطی نی کہا
مسلمانون کا اجماع ہے کہ مراد صاحب سی اس جگہہ ابو بکر ہین وقال تعالی
واللیل اذا یغشی الی قولہ ان سعیکم لشتی بعض مفسرین نی کہاہے کہ آیت
حق مین ابو بکر و ابو سفیان بن حرب کی اوتری ہی وقولہ تعالی وسیجنبہا
الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی تا آخر سورت بغوی نی کہا یہ آیت حق مین
ابو بکر کے ہی سب کے نزدیک ابن الجوزی نے کہا اجمعوا علی انہا نزلت فی
ابی بکر ابو نعی وقال تعالی واما من اعطی واتقی اسکا نزول حق مین ابو بکر کی ہوا ہے
حقی ابو بکر نسا رمکہ مین اسلام لاتے ابو بکر اون کو خرید کر کی آزاد کر دیتی اور سات
برس آزاد کیے جن کو راہ خدا مین عذاب کیا جاتا تھا ابن عباس نی کہا
یہ کا مجمع قانت آناء اللیل ساجدا و قائما حق مین ابو بکر کے اوتری ہے
البغوی فی تفسیرہ عایشہ کہتی ہین ابو بکر کبھی اپنی قسم مین حانث نہوتی
یہان تک کہ آیۂ کفارہ یمین نازل ہوئی وقال تعالی والذی جاء بالحق
وصدق بہ ابو بکر ابن عساکر نی کہا ہکذا الروایۃ ولعلہا قراءۃ لعلی
ہین ہر قال تعالی وشاورہم فی الامر ابن عباس نی کہا یہ آیت حق مین ابو بکر و
کے اوتری ہے وقال تعالی ولمن خاف مقام ربہ جنتان شوذب نی
عندنا کہا یہ آیت حق مین ابو بکر کے نازل ہوئی ہے رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس
نے کہا قولہ تعالی وصالح المومنین یہ آیت دربارہ ابو بکر و عمر آئی ہی وقال تعالی

یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم

ویحبونه حسن بصری نے کہا ہو واللہ ابوبکر واصحابہ لما ارتدت العرب

جاهدهم ابوبکر واصحابه حتی ردهم الی الاسلام وقال تعالی وما لاحد

عنده من نعمة تجزی تا آخر سورت ابن الزبیر نے کہا یہ آیت حق میں ابوبکر

صدیق کی اوتری ہے مجاہد نے کہا یہ آیت هو الذی یصلی علیکم وملائکته آخر تک

حق مین ابوبکر کے آئی ہے زین العابدین نے کہا ونزعنا ما فی صدورهم

من غل اخوانا علی سرر متقابلین حق مین ابوبکر وعمر وعلی کرم اللہ وجہہ نازل ہوئی

ہے ابن عباس نے کہا نزول کریمہ ووصینا الانسان بوالدیه حتی اذا بلغ اشده تا آخر

حق مین ابوبکر کے ہوا ہے ابن عیینہ نے کہا اللہ نے سب نفر ایسا ہی اشتہار تھی

دربارہ رسول خدا مگر ابوبکر کو کہ وہ اس عتاب سے خارج رہے امن وہ شتہ واحادیث

فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین الخ

ذکر احادیث

شیخین نے جبیر بن مطعم سے روایت کیا ہی کہ ایک عورت پاس

آئی فرمایا کہ پھر میرے پاس آنا اوسنے کہا اگر مین آؤن اور تمکو

کہتی تھی کہ کہین تم مرجاؤ فرمایا اگر تو مجھکو نپاوے تو پاس ابوبکر کے

مین مجھکو بنو المصطلق نے پاس حضرت کے بھیجا یہ دریافت کرنے کہ

آپ کے بعد کس کو صدقہ دین مینے آکر پوچھا فرمایا کہ ابوبکر کے پاس

ذکرہ
اشکر نعمتک
الذین کے
نازل ہوئی ہے
وہ ایسی دوسرے
عرب اسلام ابوین
اوبایا والدین
اراذ یقول

ابن عباس کہتے ہین ایک عورت پاس حضرتؐ کی آئی کچھ مانگتی تھی فرمایا
پھر آنا اوسنے کہا اگر مین آئی اور تمکو نپایا اشارہ موت کا کرتی تھی فرمایا اگر تو
آئے اور مجھے نپائے تو پاس ابوبکر کے جانا کہ بعد میرے وہی خلیفہ ہے
عایشہ کہتی ہین حضرتؐ نے مرض موت مین فرمایا ابوبکر اور اپنے بہائی کو بلا
کہ مین ایک کتاب لکھدون مجھے ڈر ہے کہ کہین کوئی تمنی تمنا کرے اور کوئی
قائل کہے کہ مین اولی تر ہون اور اللہ و مومنین نمانین مگر ابوبکر کو رواہ مسلم
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نفع ندیا مجھکو کسیکی مال نے جتنا نفع دیا مجھکو مال
ابوبکر نے ابوبکر نے روکر کہا ھل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ رواہ احمد
مصرع از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم ٭ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے
کسیکا مجھپر احسان نہین لیکن مینے اوسکا بدلا کر دیا مگر ابوبکر کہ اونکا احسان
مجھپر ہے اوسکا بدلا اللہ تعالی دن قیامت کی کریگا رواہ الترمذی عایشہ
و عروہ بن زبیر کہتے ہین جس دن ابوبکر اسلام لائے اونکی پاس چالیس ہزار
دینار یا درہم تھے سب حضرتؐ پر خرچ کر دیے اخرجہ ابن عساکر ابوبکر کہتے
ہین ہین ابوقحافہ کو پاس حضرتؐ کی لایا فرمایا تونے شیخ کو چھوڑا ہوتا کہ مین خود
پاس اوسکی آتا کہا وہ احق ہے کہ پاس آپ کی آئے فرمایا انا نحفظہ لایادی ابنہ
عندنا یعنی ہمکو انکا خطر ہے اس لیے کہ انکی فرزند کے احسانات مین پاس
ہماری اخرجہ البزار ابن عباس نے رفعا کہا ہے میری نزدیک کوئی ابوبکر سے

اعظم تر نہین ہی اپنی جان و مال سی میری ساتھہ مواسات کی اور اپنی بیٹی
مجھکو بیاہ دی رواہ ابن عساکر حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے میری پاس
جبریل آئی میرا ہاتھہ پکڑ کر مجھے وہ دروازہ جنت کا دکھلایا جس سی میری امت
داخل ہوگی ابوبکر نی کہا ای رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بھی آپکے
ہمراہ ہوتا یہان تک کہ نظر کرتا فرمایا تو ای ابوبکر سب سی اول داخل جنت
ہوگا میری امت مین سی رواہ ابو داود حدیث ابو سعید مین کہا ہے کہ سب
سی زیادہ ابذل و اسمح لوگون مین مجھپر یعنی میرے لیے صحبت و مال مین ابوبکر
ہے اگر مین کسیکو سوا اپنی رب کی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو خلیل بناتا
ولکن اخوت و مودت اسلام حاصل ہے باقی نہ رہی مسجد مین کوئی کھڑکی مگر کھڑکی
ابوبکر کا دوسری روایت مین یون ہی لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت
ابابکر خلیلا متفق علیہ تمام لفظ ابن مسعود کا رفعا یہ ہی لو کنت متخذا خلیلا
لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم
خلیلا رواہ مسلم ابو الدرداء کہتی ہین حضرت نی مجھکو دیکھا کہ مین آگی ابوبکر
کے چلا جاتا تھا مجھسے فرمایا ای ابو الدرداء کیا تو آگی ایسے شخص کے چلتا ہے جو
تجھسے بہتر ہے دنیا و آخرت مین نہین نکلا سورج اور نہین ڈوبا بعد نبیین و مرسلین
کے افضل تر ابوبکر سے علی بن ابی طالب کہتے ہین وفات تک حضرت کی
یہان تک کہ جان لیا ہم نے کہ افضل ہم مین بعد رسول خدا کی ابوبکر ؓ تھا

اور نہین وفات کی حضرتؐ نی یہان تک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد
ابوبکر کے عمر ہین دوسرا لفظ علی کا نزدیک ابن ماجہ کی یہ ہے کہ ہم پاس
حضرتؐ کے تہے کہ اتنے مین ابوبکر و عمر آئی فرمایا ای علی ھذان سیدا کھول الجنۃ
من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین ولا تخبرھما یا علی مینی اونکو
خبر نکی یہان تک کہ وہ مر گئے انس کا لفظ رفعا یہ ہے ابو بکر و عمر سیدا
کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین رواہ الترمذی
ابن عباس نی رفعا کہا ہے ابوبکر میرا صاحب و مونس ہے غار مین ابن عمر کا
لفظ یہ ہی کہ حضرتؐ نی ابوبکر سی کہا تو میرا صاحب ہے حوض پر اور میرا صاحب تہے
غار مین رواہ الترمذی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر کہتے ہین جب یہ آیت اوتری
ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم ابوبکر نی کہا ای رسول خدا اگر آپ حکم دین
تو مین اپنی جان کو قتل کرون فرمایا تو سچا ہے انس کا لفظ رفعا یہ ہی ابوبکر کا
حب و شکر واجب ہی میری ساری امت پر عائشہ رفعا کہتی ہین سب کا حساب
لیا جاویگا مگر ابوبکر کا اور فرمایا ابوبکر عتیق ہے آسمان مین اور عتیق ہے زمین
مین رواہ الدیلمی اور فرمایا کہ ابوبکر و عمر بمنزلہ سمع و بصر کے ہین رواہ الترمذی
اور فرمایا ابوبکر افضل ہین اس امت کے اور فرمایا اگر ابوبکر صدیق نہوتے تو
اسلام جاتا رہتا اور فرمایا مثل ابی بکر کی مثل شہد کی ہے صفا مین اور فرمایا مثل
ابوبکر کی جیسی باران کہ جہان گرے نفع دی عمرو بن العاص کہتے ہین کہ حضرتؐ نے

مجهکو جیش ذات السلاسل پر بهیجا مین نی پاس حضرت صلعم کی آکر کہا کون شخص تمکو
بہت دوست ہی کہا عایشہؓ مینی کہا مردون مین فرمایا اوسکا باپ مینے کہا
پہر کون فرمایا عمرؓ پہر کئی آدمی گنے مین چپ ہو رہا اس ڈر سی کہ کہین مجہکو
سب کی آخر مین نکر دین متفق علیہ محمد بن حنفیہ کہتی ہین مینے اپنے باپ سے
کہا کون شخص بہتر ہے بعد نبی صلعم کے فرمایا ابوبکرؓ مینے کہا پہر کون کہا عمرؓ مین ڈرا
کہ کہین یہ کہین کہ پہر عثمانؓ مینے کہا پہر تم ہو گے کہا ما انا الا رجل من المسلمین
رواہ البخاری ابن عمرؓ کہتے ہین ہم زمانہ حضرت صلعم مین کسیکو برابر ابوبکرؓ کے نکرتی
تہے پہر عمرؓ پہر عثمانؓ پہر ہم اصحاب حضرت صلعم کو چہوڑ دیتے درمیان اون کے
تفاضل نکرتی رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت زندہ تہی اور ہم
کہتے تہے افضل امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حضرت صلعم کی ابوبکرؓ ہین پہر عمرؓ
پہر عثمان رضی اللہ عنہم عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ابوبکرؓ ہماری سید و خیر و احب
الی رسول اللہ ہین رواہ الترمذی حدیث عایشہؓ مین فرمایا ہی لائق نہین
کسی قوم کو کہ اونمین ابوبکرؓ ہون کہ امامت کرے اونکی کوئی شخص سوا ابوبکرؓ کے
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب عمرؓ کہتے ہین حضرت صلعم نی ہمکو حکم دیا
کہ ہم صدقہ کرین پس آپکا حکم میری پاس مال آنے کی موافق ہوا مینے کہا آج مین ابوبکرؓ
پر سبقت لیجاؤنگا اگر سابق ہونیوالا ہون اور مین نصف مال پاس حضرت صلعم کے
لایا فرمایا ما ابقیت لاہلک مینی کہا مثل اسکی اور ابوبکرؓ اپنا سارا مال لیکر آئی

فرمایا اے ابابکر ما ابقیت لاهلك کہا ابقیت لهم الله و رسوله یعنی کہا مین
کسی شی مین اون سے سابق نہونگا کبھی رواہ ابو داود والترمذی و قال
حسن صحیح ابن عمر نے رفعا کہا ہے اول مجہی سے زمین شق ہوگی پہر ابوبکر
پہر عمر پہر مین پاس اہل بقیع کے آونگا اونکا حشر میری ہمراہ ہوگا پہر مین اہل مکہ
کا انتظار کرونگا یہان تک کہ محشور ہونگا مین درمیان اہل حرمین کے
رواہ الترمذی عمر کی سامنی ذکر ابابکر کا ہوا عمر نے رو کر کہا مین چاہتا ہون
کہ میرا سارا عمل مثل ایک دن کی عمل کے اون کی ایام مین سے اور مثل
ایک رات کی اون کی راتون مین سی ہوتا پہر شب غار کا ذکر کیا اور روز
ردت عرب اور اون کی قتال کا ذکر کیا الحدیث بطوله رواہ رزین حدیث
طویل ابوہریرہ مین آیا ہے فقال ابو بکر ما علی من یدعی من تلك الابواب
من ضرورۃ فهل یدعی منها کلها احد قال نعم وارجوان تکون منهم یا
ابابکر رواہ الشیخان اور حدیث جر ثوب مین ابن عمر سے رفعا آیا ہے انك
لست تصنع ذلك خیلاء رواہ البخاری اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ رواہ مسلم بطوله مراد صوم و اتباع جنازہ
و اطعام مسکین و عبادت مریض ہے دوسری روایت مین وجبت لك الجنۃ
آیا ہے حذیفہ نے رفعا کہا ہے جنت مین پرندے ہونگے جیسے شتر بختی ابوبکر
نے کہا انها لناعمۃ یا رسول الله قال انعم منها من یا کلها وانت ممن

یا کلہا اخرجہ البیہقی سعید بن جبیر کہتے ہیں بیٹھی پاس حضرتؐ کے یہ
آیت پڑہی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ان ہذا الحسن
فرمایا اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت اخرجہ ابو حاتم و ابو نعیم
سلیمان بن یسار رفعا کہتے ہیں خصال خیر تین سو ساٹھہ ہیں اللہ جب کسی
بندے کی ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو کوئی خصلت اوسمین منجملہ خصال مذکورہ
کے رکھدیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں جاتا ہے ابوبکر نے کہا اے
رسول خدا فی شیء منہا فرمایا نعم جمیعا من کل اخرجہ ابن ابی الدنیا فی
مکارم الاخلاق ایک جماعت اہل علم نی خلافت صدیقؓ کی قرآن و حدیث
دونون سے استنباط کی ہے تفصیل اس اجمال کی تاریخ الخلفا میں ہی جیسے فی
کہا کریمۂ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید حجت
ہے خلافت صدیق پر اس لیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی قتال نہین
ہوا جس کی لیے لوگ بلائے جاتی بجز دعاء ابی بکر کے بجانب قتال اہل ردت
و مانعین زکوۃ و بہ قال ابن شریح ابن کثیر فی کہا کریمۂ وعد اللہ الذین امنوا
منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الایہ منطبق ہے خلافت
صدیق پر بلکہ ولایت ابوبکر و عمر دونون پر ابوبکر ابن عیاش نے کہا ابوبکر
خلیفۂ آنحضرتؐ ہیں اللہ نی قرآن میں فرمایا ہے للفقراء المہاجرین الی قولہ
اولئک ہم الصادقون سو جس کو اللہ نی صادق کہا ہے وہ کاذب نہین ہوتا

اور اون سب نی کہا یا خلیفہ رسول اللہ ابن کثیر کہتے ہین ہذا استنباط
حسن علی نی کہا ہے اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابا بکر اول من
جمع القرآن بین اللوحین ف بعض احادیث مین فضل ابو بکر و عمر کا معاً آیا
ہے ابو ہریرہ کہتی ہین ایک آدمی گاؤ ہانکے لیے جاتا تہا جب تہک گیا تو
اوسپر سوار ہوا گاؤ نی کہا مین اس لیے نہین پیدا ہوئی ہون مجہے تو زمین
کی حراثت کے لیے پیدا کیا ہی لوگون نی کہا سبحان اللہ گاؤ بات کرتی
ہے حضرت نی فرمایا فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر اور یہ دونون وہان پر
نہ تہے اسی طرح ایک آدمی بکری چراتا تہا ایک گرگ نی ایک بکری پکڑ لی
اسنے جا کر اوس سی چہڑائی گرگ نی کہا دن سبع کی کون اسکو چہڑایگا جس
دن کہ کوئی راعی اسکا نہوگا لوگون نی کہا سبحان اللہ گرگ بولتا ہے حضرت
نی فرمایا اومن بہ انا و ابو بکر و عمر اور وہ دونون وہان نہ تہے متفق علیہ
علی بن ابی طالب کہتے ہین مینے حضرت کو بارہا سنا کہ فرماتے تہے کنت و ابو بکر
و عمر و فعلت و ابو بکر و عمر و انطلقت و ابو بکر و عمر و دخلت و ابو بکر و
و خرجت و ابو بکر و عمر الحدیث متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ
رفعا یہ ہی کہ اہل جنت اہل علیین کو دیکہین گے جس طرح کہ تم کوکب دری کو
دیکہتے ہو کنارہ آسمان مین اور بیشک ابو بکر و عمر اونہین مین سے ہین اور
اچہے ہین رواہ فی شرح السنۃ و روی نحوہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرتؐ جب مسجد مین داخل ہوتی کوئی شخص اپنا سر نہ اوٹہاتا سوا ابوبکر وعمر کے یہ دونون حضرتؐ کو دیکہکر مسکراتی اور حضرتؐ ان دونون کو دیکہکر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ابن عمر کہتے ہین ایک دن حضرتؐ گہر سی نکلی اور مسجد مین آئے اور ابوبکر وعمر مین سے ایک جانب یمین اور دوسرا جانب یسار تہا اور حضرتؐ دونون کی ہاتہ پکڑے ہوئے تہے فرمایا ھکذا نبعث یوم القیامۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب عبداللہ بن حنطب کا لفظ نزدیک ترمذی کی مرسلاً یہ ہے کہ حضرتؐ نے ابوبکر وعمر کو دیکہکر فرمایا ھذان السمع والبصر حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ نہین ہے کوئی نبی لکن اوس کی دو وزیر ہوتے ہین اہل آسمان سی اور دو وزیر اہل زمین سی سو میرے وزیر اہل سمار سے جبرئیل ومیکائیل ہین اور اہل ارض سے ابوبکر وعمر رواہ الترمذی ابن مسعود کہتی ہین حضرتؐ نے فرمایا آئیگا تمپر ایک مرد اہل جنت سی اتنے مین ابوبکر آئے پہر کہا آئیگا تمپر ایک مرد اہل جنت سی اتنے مین عمر آئے رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب عائشہؓ کہتی ہین حضرتؐ کا سر میری گود مین تہا چاندنی رات مین مینی کہا ای رسول خدا بہلا کسیکی حسنات برابر عدد نجوم سمار کے بہی ہونگی فرمایا ہان عمر کی مینی کہا ابوبکر کی حسنات کدہر گئی فرمایا انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر رواہ رزین حذیفہ نی رفعا کہا ہے

انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باالذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی
سعید بن زید کہتے ہین مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ
و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ پہر ساری عشرہ بشرہ کا ذکر کیا آبو اروی دو
رضی اللہ عنہ کہتی ہین مین پاس حضرتؐ کی تہا کہ اتنے مین ابوبکر و عمر آئی فرمایا الحمد للہ
الذی اید نی بکما حدیث عمار بن یاسر مین رفعا آیا ہی کہ میری پاس جبریل آئے
مینے کہا کچہ فضائل عمر کی بیان کرو کہا جب سی نوح اور اونکی قوم ہوئی ہی تب سی گر
اب تک کی فضائل عمر بیان کرون تو ختم نہون اور عمر ایک حسنہ ہی حسنات ابی بکر سی
حدیث عبد الرحمن بن غنم مین رفعا آیا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا اگر جمع ہو تم دونو کسی
شوری مین تو مین خلاف تمہاری نکرون ابن مسعود کہتے ہین حب و معرفت ابوبکر و عمر
سنت ہے بسطام بن مسلم نی رفعا کہا ہی کہ حضرتؐ نی ابوبکر و عمر سے کہا امیر نہو تم پر
کوئی بعد میری انس کا لفظ مرفوعا یون ہی حب ابوبکر و عمر ایمان ہے اور بغض ان دونوںکا
کفر ابن مسعود نی رفعا کہا ہی ہر نبی کا ایک خاصہ ہوتا ہی اوسکی امت سی بیل خاصہ میری
اصحاب مین سی ابوبکر و عمر ہین روا ہما فی نور الابصار انس نی رفعا کہا ہی انی لا رجو لامتی
فی حبہم لابی بکر و عمر ما ارجو لہم فی قول لا الہ الا اللہ اخرجہ ابن عساکر مین کہتا ہون اس
سے زیادہ مبالغہ اختیار حب شیخین مین نہین ہو سکتا ہی اللہم احینا علی حبہما وامتنا علیہ امین
شبلیہ اللہ تعالی نی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چار خصلتونکے ساتہہ خاص کیا تہا ایک یہ
اونکا نام صدیق رکہا یہ نام کسی اور کا نہ تہا دوم یہ کہ وہ صاحب غار تہے ہمراہ رسول خداؐ

کی سوم رفیق ہجرت ہوئی چہارم یہ کہ حضرتؐ نے اونکو حکم نماز پڑہانی کا دیا اور سب
مسلمان حاضر تھے یہ دلیل ہی ابوبکر کے اعلم ہونی پر و لہذا یہ اور عمر زمان
آنحضرتؐ مین فتوی دیتے تھے ابن کثیر نے کہا صدیق اقرء و اعلم صحابہ تھے ساتھ
قرآن کی اسی طرح اعلم بالسنۃ بھی تھے صحابہ طرف اون کے اکثر مواضع مین
رجوع کرتے اور اونسے روایت سنن کرتے بسبب قلت مدت و سرعت وفات کے
احادیث مسندہ اونسی کم آئی ہین آنکی عادت تہی کہ جب کوئی معاملہ سامنی آتا تو پہلے
موافق کتاب اللہ کے حکم دیتی اگر قرآن مین نہوتا تو موافق سنت کی حکم کرتی اگر سنت مین
نہوتا تو لوگونسے سوال قضاء آنحضرتؐ کا کرتے اگر بتا دیا گیا تو کہتے الحمد للہ الذی جعل
فینا من یحفظ عن نبینا اگر یہ بھی نہوتا تو رؤس خیار مردم کو جمع کرکے مشورہ لیتے
جسپر اونکی رای کا اتفاق ہوتا وہی حکم دیتے عمر بن خطاب بھی اسی طرح کرتی تہی اور
بعد قرآن و حدیث کی فقہ ابوبکرؓ کو دریافت کرتے اگر پاتی تو خیر ورنہ مشورہ پر کام کرتی
ابو جعفر نے کہا ہی ابوبکر بجای وزیر آنحضرت صلعم تہی حضرتؐ جمیع امور مین اونسی مشورہ
لیتے اور ثانی حضرتؐ تہی اسلام مین اور غار مین اور عریش مین دن بدر کی اور قبر مین
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی کو اونپر مقدم نکرتی یہ اعلم الناس بالنساب عرب تھے لا سیما قریش
جبیر بن مطعم کہتے ہین مینی اخذ نسب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا حالانکہ خود انسب عرب تہی ابن
سیرین کہتی ہین وھو المقدم فی ھذا العلم اسطرح بعد حضرتؐ اعبر امت للرؤیا تہی اور افصح خطباء تہی صحابہ مین
حکایت جب ابوبکر ہمراہ حضرتؐ کی طرف غار کی متوجہ ہوئی تو کبھی آگے اور کبھی پیچھے اور کبھی

داہین اور کبہی بائین حضرتؐ کے چلتے حضرتؐ نے فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو کہا
مین رصید کو یاد کرکے آگی چلتا ہون اور خوف طلب سی پیچہے ہو جاتا ہون اور
حفظ طریق کی لیی یمین وشمال چلتا ہون فرمایا لاباس علیك یا ابابکر الله معنا
حکایت حضرتؐ نے جب چاہا کہ اندر غار کے گہسین ابوبکر نے کہا تمکو قسم
ہی اوس خدا کی جسنی تمکو نبی برحق کیا ہے کہ تم آمین ابہی ٹہجاؤ پہلی مین
جاکر دیکہہ لون پہر غار مین گہسکر تاریکی شب مین اپنی ہاتہہ سی غار کو صاف
کیا اس ڈرسی کہ مبادا کوئی شے حضرتؐ کو ایذا دے پہر حضرتؐ وہین داخل ہوے
حکایت ابوبکر نے غار مین چند سوراخ دیکہے اپنا کپڑا پہاڑ پہاڑکر سوراخ
کو بند کیا ایک سوراخ باقی رہگیا اوس کی لیے کپڑا نہتا اوس کی قریب خود
بیٹہے اور اپنی ایڑی اوسپر جمائی اور اوسکو اپنے عقب سی بند کیا اوس کے
اندر کی سانپ کاٹنے لگے ابوبکر کے آنسو نکل پڑے حضرتؐ سوتے تہے اور
سر ان کی گود مین تہا ابوبکر نے مردانگی کی اور حضرتؐ کو نہ جگایا جب اونکی
آنسو حضرتؐ کے چہرۂ مبارک پہ گری فرمایا کیا ہے کہا مجہے سانپ نی کاٹا ہے
حضرتؐ نی اوس جگہہ پہ آب دہن ڈالدیا اثر سانپ کا جاتا رہا جب صبح
ہوئی حضرتؐ نی حال کپڑے کا پوچہا ابوبکر نی خبر دی کہ سوراخون کو بند کیا ہے
تب آپ نی دعا کی اور کہا اللہم اجعل ابابکر معی فی درجتی فی الجنۃ
ندا ہوئی کہ تمہاری دعا مستجاب ہی حکایت ابوبکر نی جب دیکہا کہ قافلہ اور کچہہ

جوانان قریش تیر و تلوار سیت دہن غار پر کہڑی ہین سخت غمگین ہوے اور
کہا اگر مین مارا گیا تو مین ایک آدمی ہون اور اگر تم ای رسول خدا
مارے گئے تو امت ہلاک ہوجائیگی فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا اور اللہ نے
اونپر سکینہ اوتارا یعنی ابو بکر پر اس لیے کہ اونہین کو اس مرسی انزعاج ہوا
تہا نہ حضرت صلعم کو مراد سکینہ سے وہ امن ہے جس کی لیے دل ساکن ہوجائے
حدیث ابن عمر مین رفعا آیا ہے کہ جبریل نی کہا ان اللہ یامرک ان تستشیر
ابابکر رواہ ابن عساکر دوسری روایت مین فرمایا ہے ان اللہ یکرہ فی السماء
ان یخطأ ابو بکر اخرجہ الطبرانی وابو نعیم وابن اسامۃ ورجالہ ثقات
یہ بغایت سدید الرای وکامل العقل تہے انکو سارا قرآن حفظ تہا ذکرہ
جماعۃ منہم ابن کثیر بالجملہ فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ کی لاتحصی اور مناقب
اون کی لاتستقصی ہین اور یہ حکایات روایات ہین جن کو اہل علم نی ذکر کیا
ہے یہ بڑے بہادر تہے صحابہ مین اور بڑے ثابت قدم تہے دین خدا مین
معالم التنزیل مین کہا ہے جب حضرت صلعم کا انتقال ہوگیا اور خبر وفات منتشر
ہوئی عامہ عرب دین سے پہر گئے مگر اہل مکہ و مدینہ و بحرین اور بعض نے
زکوۃ دینا بند کر دیا تو ابو بکر نے ارادہ قتال کا کیا اصحاب رسول خدا نی
اسکو اچہا نجانا عمر رضی اللہ عنہ نی کہا تم کس طرح لوگون سی قتال کروگے
حالانکہ حضرت صلعم نی فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

فاذا قالوها عصموا مني دماءهم واموالهم ابوبکر نے کہا کیا حضرت نے نہ فرمایا ہے
الا بحقها نہیں فرمایا ہے سو منجملہ اس حق کے اقامت صلوۃ وایتاء زکوۃ ہے
واللہ لو منعونی عقالا وفی روایۃ عناقا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ ولو خذلنی الناس کلہم
لجاهدتهم بنفسی عمر بن خطاب نے کہا فواللہ ما هو الا ان رایت ان اللہ قد شرح
صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق پھر کہا واللہ لقد رجح ایمان ابی بکر
بایمان هذه الامۃ جمیعها فی قتال اهل الردۃ انتهی ف ان کی خلافت
اگرچہ مدت یسیر رہی لیکن فتوحات کثیرہ ہوئے بعد خلافت کے سب سے پہلے
یہ کام کیا کہ لشکر اسامہ بن زید کو روانہ کیا ایک قوم نے صحابہ میں سے اسامہ
کو صغیر سمجھکر عمر بن خطاب سے کہا ابوبکر سے کہو کہ تم رجوع بمسلمین کرو اگر نہ مانیں
تو ہم میں سے کسی شخص کو جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو اوسکو سردار لشکر مقرر
کریں عمر بن خطاب نے یہ ذکر ابوبکر سے کیا ابوبکر نے کہا لو خطفتنی الکلاب
والذئاب لم ارد قضاء قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تب عمر نے
یہ ذکر انصار سے کیا انصار نے کہا تم ابوبکر سے پھر اس بارہ میں مراجعت کرو
عمر نے پھر دوبارہ اونسے کہا ابوبکر نے عمر کی داڑھی پکڑ کر کہا ثکلتک امک یا
ابن الخطاب استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسامۃ وامرہ
وتامرنی ان انزعہ اوس وقت عمر نے پھر کر لوگوں سے یہ ذکر کیا وہ طیار ہو کر نکلے

اور ابو بکر نے نکلکر اون کی مشایعت کی ابو بکر پیادہ تھے اور اسامہ سوار اور
عبد الرحمن بن عوف دابۂ ابو بکر کو لیے ہوئے تھے اسامہ نے ابو بکر سے کہا
ای خلیفۂ رسول خدا آپ سوار ہولین ورنہ مین اوترتا ہون ابو بکر نے کہا
واللہ مین سوار نہونگا اور نہ تم اوترو وما ضرنی ان اغبر قدمی ساعة فی
سبیل اللہ پھر ابو بکر نے عود کیا اور اسامہ لشکر لیکر طرف روم کے چلے جب
اپنے کچیلے تک پہونچے اونپر شب خون مارا اور اونکے حریم کو قید کر لیا اور
اونکے گھر جلا دیے غنائم ہاتھ آئے اسامہ اپنے باپ کے گھوڑے پر سوار
تھے اور انہون نے باپ کے قاتل کو قتل کیا کیونکہ اون کی باپ سریۂ موتہ
مین شہید ہوئے تھے اور ایسا ہی واقعہ روم مین ہوا **ف** ابو بکر نے یمامہ
فتح کیا اور مسیلمہ کذاب و جموع اہل ردت کو قتل کیا یہان تک کہ وہ راجع
بدین حق ہوئے اور اطراف عراق و بعض شام کو فتح کیا **ف**
محاضرات مین کہا ہے ابو بکر خطبہ مین فرماتے تھے این الوضاة الحسنة
وجوههم المعجبون بشبابهم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوها بالحیطان
این الذین کانوا یعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانهم حین
اخنی بهم الدهر فاصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا النجا النجا **حکایت**
محاضرات مین کہا ہے کہ جب حضرتؐ بیمار ہوئے تو ابو بکر نے عیادت کی جب
حضرتؐ کو شفا ہوئی تو ابو بکر بیمار ہو گئے حضرتؐ نے اونکی عیادت کی اللہ نے

ابوبکر کو شفا دی جس طرح کہ وقت عیادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بیمار ہو گئے تھے ابوبکر نے اس بارہ مین یہ شعر کہے ؎

مرضی الحبیب فعدته — فمرضت من حذری علیہ
شفی الحبیب فعادنی — فشفیت من نظری الیہ

شعرانی رح نے طبقات مین کلام ابوبکر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے از انجملہ
یہ ہے اکیس الکیس التقوی واحمق الحمق الفجور واصدق الصدق الامانۃ
واکذب الکذب الخیانۃ یعنی تقوے سے بڑہکر کوئی عقل نہین اور فجور سے
زیادہ کوئی حمق نہین اور امانت سی زیادہ کوئی راستی نہین اور خیانت
سے بڑہکر کوئی دروغ نہین فرماتے تھے ان ھذا الامر لا یصلح اخرہ الا
بما صلح بہ اولہ ولا یحتملہ الا افضلکم مقدرۃ واملککم لنفسہ اور سبکو وعظ
کرتے کہتے ای برادر اگر تو میری وصیت کو یاد رکہے تو چاہیے کہ کوئی غائب
دوست تر نہو تجھکو موت سی اور موت ضرور ہی تجھکو آئیگی اور کہتے تہے
بندے کو جب کسی زینت دنیا سے کچہہ بہی عجب آ لگتا ہے تو اللہ اوس کو
دشمن رکہنے لگتا ہے یہان تک کہ اوس زینت کو جدا کردی اور کہتے تہے
ای معشر مسلمین اللہ سے شرماؤ واللہ مین جب قضاء حاجت کو جاتا ہون
تو اپنی رب سی شرماکر منہہ پر کپڑا ڈال لیتا ہون معاذ بن جبل کہتے ہین ابوبکر
ایک باغ مین گئے ایک ڈیسی زیر سایہ درخت دیکہی آہ سرد کہینچکر کہا

طوبی لک یا طیر تاکل من الشجر و تستظل به و تصیر الی غیر حساب یا
لیت ابا بکر مثلک رواہ الحاکم اور کہتے تھے لو ددت انی شعرۃ فی جنب
عبد مومن مجاہد نے کہا ابوبکر جب نماز مین کھڑے ہوتے تو گویا ایک چوب
تھے یعنی بوجہ خشوع حسن نے کہا فرماتے تھے لیتنی کنت شجرۃ تعضد ثم
توکل اور نوک زبان کو پکڑ کر کہتے ھذا الذی اوردنی الموارد اونٹنی کی باگ
اگر ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اونٹنی کو بٹھا کر باگ اوٹھاتے لوگ کہتے ہم سے
کیون نکہا فرماتے حضرت نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین لوگون سے کسی شے
کا سوال نکرون اور اگر دہوکے سے طعام شبہ کہا جاتی تو بمجرد معلوم ہونے
کے تے کر ڈالتی اور پیٹ سے نکالکر پھینکدیتے اور کہتے اللھم لا تواخذنی
بما شربته العروق وخالط الامعاء انتھی خلیفہ ہوکر کہا تھا انی ولیتکم ولست
بخیرکم جب یہ بات حسن بصری کو پہونچی کہا بلی ولکن المومن یھضم نفسہ
یعنی وہ بیشک سب سے بہتر تھے لیکن مومن کسر نفسی کرتا ہے ؎

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے جون جون بلند ہم ہوے پستی نظر پڑے

جب کوئی شخص ابوبکر کے مدح کرتا تو کہتے اللھم انت اعلم بی من نفسی وانا
اعلم بنفسی منھم اللھم اجعلنی خیرا مما یحسبون واغفرلی ما لا یعلمون ولا
تواخذنی بما یقولون لطیفہ بعض سائلین سے پوچھا تھا کہ تم نے ابوبکر کو
دیکھا ہے کہا ان رایت ملکا فی زی مسکین حکایت ابوبکر نے اپنے صحاب

سے کہا تم ان دو آیتون میں کیا کہتے ہو ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
وقولہ تعالی الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم کہا استقاموا ای لم
یذنبوا ولم یظلموا ای خطیئة کہا تم نے اسکو غیر محمل پر حمل کیا پھر کہا استقاموا
ای لم یمیلوا الی الہ غیرہ پھر کہا قد قالھا الناس فمن مات علیھا فھو ممن
استقام ولم یلبسوا ایمانھم بشرک اور تفسیر کریمہ للذین احسنوا الحسنی
وزیادة مین کہا ہے النظر الی وجہ اللہ تعالی **ف** ابن عیینہ کہتے ہین
ابوبکر جب کسی شخص کی تعزیت کرتے تو کہتے لیس مع العزاء مصیبة و
لیس مع الجزع فائدة الموت اھون مما قبلہ واشد مما بعدہ اذکروا فقد
رسول اللہ تصغر مصیبتکم واعظم اللہ اجرکم **حکایت** ابوبکر جب کسے
میت پر نماز پڑھتے کہتے اللھم عبدک اسلمہ الاھل والمال والعشیرة
والذنب عظیم وانت غفور رحیم **ف** محاضرات ومسامرات مین کہا ہے
کہ جب ابوبکر کی وفات حاضر ہوئی عمر بن خطاب کو بلا کر کہا مین تمکو ایک
وصیت کرتا ہون اگر تم اوسکو مجھسے قبول کرو وہ وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالی کا
ایک حق دن مین ہے جسکو رات مین قبول نہین کرتا اور ایک حق رات مین ہے
جسکو دن مین قبول نہین کرتا اور اللہ عزوجل نافلہ کو قبول نہین کرتا
جب تک کہ فرض ادا نہو اللہ نے ذکر اہل جنت کا احسن اعمال کے ساتھ کیا
ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ میرا عمل کب برابر اون کی اعمال کی ہو سکتا ہی

یہ اس لیے کہ اللہ تعالی نے اونکی سیئات اعمال سے تجاوز کیا اور اسکو ملامت
نہین کی اور اللہ نے ذکر اہل نار کا اسو اعمال سے کیا ہے اور کوئی کہنے
والا کہتا ہے کہ مین اونسے بہتر ہون یہ اس لیے کہ اللہ تعالی نے اونکے احسن
اعمال رد کردیے اور اوسکو قبول نکیا تو نے نہین دیکھا کہ جسکی ترازو بھاری
ہوئی وہ آخرت مین اسی اتباع حق کی وجہ سے دنیا مین بھاری ہوئی اور
یہ حق اونپر بھاری ہوا اور حق ترازو کا حسین کہ سوا حق کے اور کچھ رکھا نجائے
یہی ہے کہ وہ بھاری ہوجائے تو نے نہین دیکھا کہ جسکی ترازو ہلکی ہوئی وہ آخرت
مین اسی اتباع باطل کی وجہ سے دنیا مین ہلکے پڑے اور یہ باطل اونپر سبک
ہوا اور حق ترازو کا حسین کہ بجز باطل کی اور کچھ نرکھا جائے یہی ہے کہ وہ
ہلکی ہوجائے تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے آیت رخا نزدیک آیت شدت کے
اور آیت شدت نزدیک آیت رخا کے نازل کی ہے تاکہ بندہ راغب راہب
رہے اپنے ہاتھ سے ہلاکت مین نہ پڑے اور اللہ پر سوا حق کے تمنا نکرے
تو اگر میری اس وصیت کو یاد رکھیگا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بڑھکر
محبوب نہوگا اور یہ موت تجھکو ضرور ہی آئیگی اور اگر تو میری اس وصیت کو
ضائع کردیگا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بڑھکر مبغوض نہوگا اور تو موت
کو عاجز نکرسکیگا **ف** عائشہ رض کہتی ہین ابو بکر نے یہ وصیت لکھی تھے
بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما اوصی به ابو بکر بن ابی قحافة عند خروجه

من الدنیا حین یومن الکافر وینتہی الفاجر ویصدق الکاذب انی
استخلفت علیکم عمر بن الخطاب فان یعدل فذلک ظنی بہ ورجائی
فیہ وان یجر ویبدل فلا اعلم الغیب وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون۔ ابو سلیمان نے کہا کاتب اس وصیت کے عثمان بن عفان تھے
ف قاضی ابو بکر کے عمر بن خطاب تھے اور کاتب عثمان بن عفان و
زید بن ثابت اور دربان سدید مولی ابی بکر اور سرہنگ ابا عبیدہ بن الجراح
سب سے پہلے اسلام مین ابو بکر ہی تھے دربان و سرہنگ مقرر کیا انکی مہر
وہی حضرت صلعم کی مہر تھی یہ مہر چاندی کی تھی اور سجع محمد رسول اللہ نقش تھا پھر
وہ مہر ہاتھہ مین عمر کے رہی پھر ہاتھہ مین عثمان کے پھر چاہ اریس مین ہاتھہ سے
معیقیب کے گرگئی اور نقل مرویات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک سو بیالیس حدیثین
ہین اور محاضرات مین ایک سو تیس بتاتے ہین واللہ اعلم مین کہتا ہون یہ
مرویات مسند احمد وغیرہ مین موجود ہین

تتمہ ذکر مرض و موت و غسل و تعداد اولاد و نحو ہا مین

ابن شہاب کہتے ہین ابو بکر و حرث بن کلدہ حریرہ کہا رہے تھے یہ حریرہ ہدیۃً
مین پاس ابو بکر کے آیا تھا اتنے مین حارث بن کلدہ نے کہا اے خلیفہ رسول خدا
اپنا ہاتھہ اوٹھاؤ واللہ اس حریرہ مین زہر ہے اور مین اور تم ایک ہی دن مرینگے
ابو بکر نے ہاتھہ کہینچ لیا اور دونون بیمار ہوئے یہان تک کہ ایک دن مین بعد

انتقضا ویک سال کی عمر سے بعض نے کہا ٹھنڈے دن مین نہائے تھے تپ
آئی اور پندرہ دن بیمار رہے نماز کو باہر نہ آتے تھے لوگون کو عمر بن خطاب
نماز پڑہاتی بعض نے کہا سبب موت کا یہ تہا کہ غار مین سانپ نے کاٹا تہا اوسکی
زہر نے حرکت کی ذکرہ ابن الاثیر وقیل غیر ذلك انکا انتقال شب سہ شنبہ
یا روز جمعہ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ سنہ تیرہ ہجری کو ہوا یہ ۶۳ سال کی تہی علی الصحیح
الاتقان مین کہا ہے آخر کلام ابوبکر کا یہ تہا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
مین کہتا ہون یہ دعا اصل مین یوسف صدیق کی ہے قرآن مین اسکا ذکر
آیا ہے یوسف صدیق عزیز مصر تہے اور ابوبکر صدیق خلیفہ مدینہ مناسبت
مابینہما ظاہر ہے میرا نام بہی صدیق ہے اور مین بہی یہ دعا اکثر ورد زبان کہتا
ہون اللہ سے توقع ہے کہ میرے لیے بہی اس دعا کو قبول فرمائے وما ذلك
علیہ بعزیز اور بفحوای المرء مع من احب میرا حشر بہی ہمراہ صدیق رضی اللہ عنہ کرے ؎
فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا		بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست
جس دن ابوبکر صدیق کا انتقال ہوا مدینہ گریہ وزاری سے گونج اوٹہا اور قوم
دہشت مین آگئی جس طرح کہ دن وفات نبوت کے حال ہوا تہا ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے وصیت کی کہ اونکو زوجہ اونکی اسما بنت عمیس نہلاے یہ پہلے بی بی ہین
جنہون نی اپنے شوہر کو اسلام مین نہلایا اور وصیت کی کہ مجہے پاس حضرت کے
دفن کر دینا او جب مین مر جاؤن تو مجہکو دروازہ مقبرہ نبوی پر لیجانا اور دروازہ

کھڑکھڑانا اگر دروازہ کہل جائے تو وہان دفن کر دینا جابر کہتے ہین ہم لیگئے اور دروازہ ٹہونکا اور کہا یہ ابوبکر صدیق ہین یہ چاہتے ہین کہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہون دروازہ کہل گیا ہم نہین جانتے کس نے کہولدیا اور ہم سے کہا ادخلوا ادفنوہ کرامۃ ہم نے وہان کسی شخص اور شے کو نہین دیکہا کذا فی الصفوۃ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک واوسنی کوئی کہتا ہے ضموا الحبیب الی الحبیب عمر بن خطاب فی مسجد رسول خدا مین درمیان قبر و منبر کے نماز جنازہ پڑہی اور اوسی سریر پر جنازہ رکہا جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکہا تہا سریر عائشہ رض کا تہا اور دو چوب ساج کا تہا ادچہال سی بنا تہا اور سیرات عائشہ مین چار ہزار درہم کو فروخت ہوا معاویہ کے ایک غلام فی اوسکو خرید کرکے مسلمانون کے لیے ٹہیرادیا کہتے ہین وہ ہمیشہ مین ہی پہر قبر ابوبکر مین عمر و عثمان و طلحہ و عبدالرحمن بن ابی بکر اوترے اور وقت شب کے اونکو دفن کیا گہر مین عائشہ کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سر اونکا نزدیک دوش آنحضرت رکہا

ف سیوطی فی تاریخ الخلفاء مین کہا ہے کہ اہل سنت کا اجماع ہے اسپر کہ افضل مردم بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین پہر باقی عشرہ مبشرہ پہر باقی اہل بدر پہر باقی اہل احد پہر باقی اہل بیعت رضوان پہر باقی صحابہ ہکذا احکی الاجماع علیہ ابو منصور البغدادی بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر ثم

عثمان طبرانی میں اتنا اور زیادہ کیا ہے فبعلم بذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ولا ینکرہ ابو ہریرہ کہتے ہیں ہم معاشر اصحاب کہتے تھے کہ افضل ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نسکت اخرج احمد وغیرہ عن علی
قال خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر وعمر وہی فی کہا ہذا متواتر عن علی
فلعن اللہ الرافضۃ ما اجہلہم عمر نے منبر پر چڑھکر کہا الا ان افضل ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر ہذا فہو مفتر علیہ ما علی المفتری اخرجہ
ابن عساکر سعد بن زرارہ رضا کہتے ہیں ان روح القدس جبریل اخبرنی
ان خیر امتک بعدک ابو بکر رواہ الطبرانی فی الاوسط زہری کہتے ہیں
حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا تونے کچھ حق میں ابو بکر کے بھی کہا ہے
عرض کیا ہاں فرمایا پڑھ میں بھی سنوں کہا

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد   طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا
وکان حب رسول اللہ قد علموا   من البریۃ لم یعدل بہ رجلا

فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال
صدقت یا حسان ہو کما قلت اخرجہ ابن سعد حدیث انس میں فرمایا
ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان
الحدیث رواہ احمد والترمذی واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر و
زاد فیہ واقضاہم علی اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد

ین اوس ایضاً ف ابو قحافہ والد ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ کی بعد وفات
صدیق چہہ ماہ زندہ رہے محرم سنہ ۱۴ ہجری مین بعمر ۹۷ سال انتقال کیا علما
نے کہا ہے لم یل الخلافۃ احد فی حیاۃ ابیہ الا ابو بکر ولم یرث خلیفۃ
ابوہ الا ابا بکر ابن عمر کہتے ہین ولی ابو بکر سنتین وسبعۃ اشہر اخرجہ
الحاکم نووی فی تہذیب مین کہا ہے کہ مرویات ابو بکر ۱۴۲ احدیثین ہین
سیوطی فی تاریخ الخلفا مین ۱۰۴ احادیث مرویہ صدیق رض کو مع نام مخرج
کے ذکر کیا ہے بعد الحمد پہر ایک فصل مین ذکر تفسیر قرآن اور آثار موقوفہ کا قولاً
و قضاءً و خطبۃً و دعاءً کیا ہی ف ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تین پسر تہے اور تین دختر
تہین عبد اللہ اکبر اولاد تہے انکی مان کا نام قتیلہ یا قتلہ تہا قبیلہ بنی عامر بن
لوی سے تہین عبد اللہ فتح مکہ و حنین و طائف مین ہمراہ حضرت کے حاضر ہوئے
اور طائف مین زخمی ہوے ابو محجن ثقفی کا ایک تیر اونکو آلگا باپ کی خلافت
تک مندمل ہوا اور زمانہ خلافت پدر ہی مین وفات پائی ماہ شوال سنہ ۱۱ مین
اور بعد ظہر کے دفن ہوئے باپ نی اونپر نماز پڑہی اور اونکے بہائی عبد الرحمن
و عمر و طلحہ و عبید اللہ قبر مین اوترے اخرجہ ابو نعیم وابن مندہ وابو عمر
وکذا فی اسد الغابۃ دوم عبد الرحمن بن ابی بکر تہے انکی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو
محمد یا اور کچہہ تہی ان کی مان ام رومان بنت حارث قبیلہ بنی فراس بن غنم بن
کنانہ سے تہین اسلام لائین اور ہجرت کی یہ عبد الرحمن شقیق عائشہ صدیقہ تہے

بدر و احد مین ہمراہ مشرکین کے حاضر ہوئے اور بڑے بہادر و تیر انداز تھے جاہلیت
و اسلام مین ان کے مواقف مشہور ہین دن بدر کے انہون نی مبارزہ طلب کیا
انکے باپ ابوبکر واسطی مبارزہ کے نکلے حضرتؐ نے کہا متعنی بنفسک
پھر اللہ نے عبدالرحمن پر یہ احسان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے صلح حدیبیہ مین ان کا
نام عبدالکعبہ تھا حضرتؐ نی عبدالرحمن نام رکھا یہ ہمراہ خالد بن الولید کی حاضر
یمامہ ہوئے اور سات نفر اکابر یمامہ کے قتل کیے اور ہمراہ اپنی بہن عائشہ
کے حاضر وقعہ جمل ہوئے اور مکہ معظمہ مین قبل اتمام بیعت یزید یکایک سنہ ۵۳ھ
مین مر گئے اونکی مرویات کتب احادیث مین آٹھ حدیثین ہین اور انکی نسل
بھی ہے نقلہ بعضہم سوم محمد بن ابی بکر انکی کنیت ابو القاسم ہے انکی مان
اسما بنت عمیس خثعمیہ مہاجرات اول کی تہین پہلے شوہر ان کی جعفر بن ابو طالب
تھے یہ ہمراہ اونکی ہجرت کر کے حبشہ کی طرف گئین تہین جب جعفر موتہ ارض شام
مین شہید ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نی بعد اونکے انسی نکاح کر لیا انسی محمد
ذی الحلیفہ مین پیدا ہوئی ۲۵ - ذی قعدہ سنہ ۱۰ ہجری مین اور یہ حج کرنی کو جاتی
تہین حجۃ الوداع مین ہمراہ حضرتؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرتؐ نی حکم دیا
کہ غسل کر کے کوچ کرین اور حج کا اہلال کرین اور جو کام حاجی کرتا ہے وہ سب
کرین مگر طواف بیت کہ نہ کرین یہ سبب ہوئے ہین اس حکم شرعی کی قیام ساعت تک
پھر جب ابوبکر کا انتقال ہو گیا تو علی بن ابی طالب نی انسی نکاح کر لیا محمد بن ابی بکر کا

نشو ونما کنار مرتضوی مین ہوا اور محمد دن جمل کے ہمراہ علی مرتضے تہے اور صفین
مین بہی ہمراہ اون کے حاضر رہے اور عثمان رضے اللہ عنہ نے محمد کو اپنے
وقت مین والی مصر کر دیا تہا اور اونکے لیے عہد لکہد یا تہا یہی سبب اونکے
استشہاد کا ہوا اور علی نے بہی محمد کو والی مصر بجای قیس بن سعد کی بعد
رجوع کے صفین سے مقرر کر دیا تہا ابن خلکان نے کہا ہے کہ علی نے محمد
کو والی مصر کیا وہ مصر مین ۳۷ھ ہجری کو داخل ہوئے اور وہین رہے یہان تک
کہ معاویہ بن ابی سفیان نے عمرو بن العاص کو مع لشکر ہائے اہل شام بہیجا اور
اونکی ہمراہ معاویہ بن حدیج بجای حہملہ مضمومہ و دال مفتوحہ و در آخر جیم تہے باہم
قتال ہوا محمد شکست کہا کر گہر مین ایک زن دیوانہ کے روپوش ہو گئے اصحاب
معاویہ بن حدیج کا گذر اوس مجنونہ کے گہر پر سے ہوا وہ راہ مین بیٹہی تہی اور اوسکا
ایک بہائی لشکر مین تہا کہنے لگی کیا تم میرے بہائی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہا نہین
کہا محمد بن ابی بکر میرے گہر مین گہسے بیٹہے ہین معاویہ نے اپنے اصحاب سے کہا
کہ اندر جا کر مشکین باندہکر زمین پر گہسیٹتے ہوئے لاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا محمد نے کہا
مجہے بخیال ابو بکر کے چہوڑ دو اور محفوظ رکہو کہا تو نے میری قوم کی قصبہ عثمان مین
اسی مرد قتل کیے ہین اب بہلا مین کہین تجہکو چہوڑ دونگا اور تو اوسکا صاحب ہے
لا واللہ پہر ماہ صفر ۳۸ھ مین اونکو قتل کر ڈالا اور معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو راہ مین
گہسیٹتے طرف سے خانہ عمرو بن العاص کے لیجاؤ کیونکہ وہ اوسکو مکروہ رکہتا تہا اور

حکم دیا کہ ایک جیفہ حمار مین رکھکر آگ مین جلا دو اور بعض نے کہا کہ زندہ جیفہ
حمار مین کرکے جلا دیا سبب اس بلا کا بد دعا اون کی بہن عائشہ رض کی تہی کہ دن
جمل کے اون کے ہودج مین اپنا ہاتہ داخل کیا اونہون نے نہ پہچانا اور
اجنبی سمجہکر یہ کہا کہ یہ کون ہے جو حریم رسول خدا سے تعرض کرتا ہے اللہ اسکو
آگ مین جلائے کہا یا اختاہ قولی بنار الدنیا یعنی اے بہن آگ دنیا کو کہو
تب اونہون نے کہا بنار الدنیا اور جس جگہہ یہ مارے گئے تہے اوسی جگہہ دفن ہوئے
جب ایک سال اونکی دفن پر گذرا اونکا غلام آیا اور اوسنے اونکی قبر کہود دی
اور اومین سوا سر کے کچہہ نہ پایا تب سر کو نکالکر مسجد مین زیر منارہ یا قبلہ دفن کر دیا ف
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین شقیقہ عبد الرحمن تہین حضرت نے انسے
تزوج کیا اور یہ احب مردم تہین طرف حضرت کے کسی نے حضرت سے پوچہا تہا
من احب الناس الیک یا رسول اللہ فرمایا عائشۃ فقیل من الرجال فقال ابوها
انکا ذکر دوسرے رسالے مین بذیل ازواج حضرت انشاء اللہ تعالی آئیگا دوم
اسماء شقیقہ عبد اللہ تہین اور سب خترون مین کلان انکو ذات النطاقین کہتے
تہے کیونکہ انہون نے اپنا کمربند کاٹکر دہن جراب کو جسمین زاد ہجرت تہا اور ابو بکر کے
گہر کا وہ زاد تہا باندہا تہا اس قصہ کا ذکر عائشہ نے حدیث ہجرت مین کیا ہے اور
کہا ہے فجہزناہما احسن الجہاز و وضعنا لہما سفرۃ فی جراب الخ اہل سیر نے
ذکر کیا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا جب ہم پر بعد حضرت کے مخفی رہا تو کچہہ نفر قریش کے

ہماری پاس آئے اونمین ابوجہل بہی تہا کہا تیرا باپ کہان ہے بیٹی کہا
واللہ مین نہین جانتی اوسنے مجہے ایک ایسا طمانچہ مارا کہ میرا گوشوارہ گرگیا
اورجب ہمکو معلوم ہوا کہ حضرتؐ کدہر گئے تو ہم نے ایک جنی کی آواز سنی ور
اوسکی شخص کو نہین دیکہا وہ کچہہ ابیات پڑہتا تہا ؎

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ   رفیقین حلا خیمتی ام معبد

الی آخرالابیات جب ہم نے یہ ابیات سنے تب جانا کہ حضرتؐ کدہر گئے ہین یہ
اسمار کا بیاہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ہوا تہا مکہ مین اور اونکی
شکم سے چند ذکور و اناث پیدا ہوئے منذر و عبداللہ و عروہ اور یہ ایک مین
فقہاء سبعہ سے اور خدیجہ کبری و ام الحسن و عائشہ یہ سب چہہ بچے ہوئے تین پسر
تین دختر پہر زبیر نے اسمار کو طلاق دیدی وہ اپنے فرزند عبداللہ کے ساتہہ
مکے مین رہتی تہین یہان تک کہ حجاج نے عبداللہ کو قتل کیا اسمار نی عبداللہ کو
آب زمزم سے محضر صحابہ وغیرہم مین غسل دیا کسی نے اس امر کا انکار اسمار پر نہین
کیا بلکہ فقہار نی اس ہی استدلال کیا ہے جواز ازالہ نجاست پر آب زمزم سے
یہ غسل ایک سبب اظہار حکم شرعی کا تا یوم القیامۃ ہو گیا اور بعد عبداللہ کے کم
زندہ رہین ان کی عمر سو برس کی ہو گئی تہی مگر ایک دانت بہی نگرا تہا انتقال اسمار
کا مکہ مین ہوا سوم ام کلثوم یہ دختر خود ابوبکر رضی اللہ عنہ تہین انکی ماں ام
جبیبہ بنت خارجہ بن زید تہین ابوبکر کا نزول انپر ہجرت مین ہوا ان سے

بیاہ کرلیا اور انکو حاملہ چھوڑکر انتقال فرمایا بعد وفات کی ام کلثوم پیدا ہوئین
انکا بیاہ طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ ہوا ذکرہ ابن قتیبہ وغیرہ ولہا اقف لہا
علی وفاۃ رضی اللہ عنہم اجمعین حکایت شیخ عبد الغفار قوصی رح نے
کتاب الوحید فی علم التوحید مین لکھا ہے کہ ایک شخص اکابر علما مین سے ہمارے
یار تھے وہ مرگئے ہم نے اونکو خواب مین دیکھا اور دین اسلام سے سوال کیا
وہ جواب مین رکے ہنی کہا کیا یہ دین حق نہین ہے کہا ہان حق ہے مینے طرف
اون کی چہرے کی نظر کی وہ سیاہ تہا جیسے زفت جا لانکہ زندگی مین وہ ایک
مرد سفید رخ تھے مینے کہا تہا اچہرہ سیاہ کیون ہے اگر دین اسلام حق ہے
آواز پست سی کہا کنت اقدم بعض الصحابۃ علی بعض بالھوی والعصبیۃ
شیخ نے کہا یہ عالم اوس شہر کا رہنے والا تہا جو منسوب برفض تہا نہتے مین کہتا
ہون شاید یہ علی مرتضیٰ کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ پر افضل اعتقاد کرتا ہوگا واللہ اعلم

ذکر سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

انکی کنیت ابوحفص ہے یہ ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح
بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب ہین حضرتؐ سے کعب
مین جاملتے ہین ان کی مان حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن
مخزوم تہین یہ حضرتؐ کے مولد شریف سی تیرہ سال بعد پیدا ہوے قیل غیر ذلک
انکا نام جاہلیت و اسلام مین بہی عمر تہا اور ابوحفص کنیت ان کی حضرتؐ نے

رکھی تھی حفص کہتے ہین ولد اسد کو یہ کنیت دن بدر کے رکھی ذکرہ ابن اسحق
مین کہتا ہون ایک کنیت میری بھی ابو حفص ہے اس لیے کہ میری دختر صغیر
مرحومہ کا نام حفصہ تہا اور جس دن دار ارقم مین یہ اسلام لائے حضرتؐ نے
انکا نام فاروق رکھا ان کے مسلمان ہونے پر عدد اربعین اہل اسلام کا پورا
ہوگیا سنہ ۶ ہجری مین بعمر ۲۷ سال مسلمان ہوئے قال الذہبی یہ اشراف قریش
مین سے تہے جب درمیان قریش وغیرہم کے حرب ہوتی تو یہ سفیر مقرر کیے جاتے
تہے بعض نے کہا یہ بعد ۳۹ مرد اور ۱۱ عورت کے اسلام لائے اور کسی نے کہا بعد
۲۳ عورت کے اور بعض نے کہا بعد ۴۵ مرد اور ۱۱ عورت کے واللہ اعلم
بہرحال جب یہ اسلام لائے مسلمانون کو نہایت خوشی ہوئی اور سب نے باہر نکلکر
اظہار اسلام کیا اور اللہ نے ان کی سبب سے حق کو باطل سے جدا کر دیا جبریل
علیہ السلام آئے اور کہا اے محمدؐ آسمان والے اسلام عمرؓ سے خوش ہوئے رواہ
ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عباس سب سے اول یہی امیر المومنین کہلائے اور
سب سے پہلے انہین نے تاریخ لکھی اور سب سے پہلے انہین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کو اشارہ طرف جمع قرآن کے مصحف مین کیا اور لوگون کو شہر رمضان کی قیام
پر جمع فرمایا اور سب سے اول درہ واسطے تادیب و تعزیر کے انہین نے مقرر کیا
اور خراج رکھا اور شہر بسائے اور قاضی مقرر کیے ان کا نقش خاتم یہ تہا کفی
بالموت واعظا یا عمر اور یہ کاغذ پر حضرتؐ کی مہر لگاتے انکی مسلمان ہونیکی بابت

کئی روایتین ہین جن کو سیوطی نی تاریخ الخلفاء مین ذکر کیا ہے اشہر یہ ہے
کہ قریش نی مجتمع ہو کر دربارۂ حضرتؐ مشورہ کیا اور کہا کون آدمی اونکو قتل
کرے عمر بن خطاب نی کہا مین قتل کرونگا کہا ای عمر یہ کام تہتین سے بنیگا
عمر اپنی تلوار لگا کر طلب آنحضرتؐ مین نکلے حضرتؐ مع اصحاب خود منزل حمزہ مین
تہے جو کوہ صفا کی جڑ مین تہا جب عمر طرف صفا کے چلی اونکو سعد بن ابی وقاص
زہری ملے کہا ای عمر کدہر جاتے ہو کہا مین چاہتا ہون کہ محمدؐ کو قتل کرون
سعد نے کہا تم احقر و اصغر ہو اس سی کہ تمکو بنی ہاشم و بنی زہرہ مین کیونکر
امن ملیگا جبکہ تم محمدؐ کو قتل کروگے عمر نے کہا مین دیکہتا ہون کہ تم ہی صابی
ہوگئے ہو اور جس دین پر تہے اوسکو تم نے چہوڑ دیا ہے دوسری روایت
مین یہ ہے شاید تو بہی طرف محمدؐ کے ہوگیا ہے اب مین تجہی سے شروع کرونگا
اور اول تجہی کو قتل کرونگا اوس وقت سعد نی کہا جان رکہو کہ مین محمدؐ پر ایمان
لایا ہون و اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ عمر نے اپنی تلوار کہینچی
او سعد نی اپنی تلوار میان سے نکالی اور ایک نی دوسرے پر ہاتہہ چلانا چاہا
قریب تہا کہ مختلط ہو جائین سعد نے کہا ای عمر تم اپنی بہن آمنہ بن الخطاب
کی خبر نہین لیتے اوسکو کیون نہین قتل کرتے کہ وہ بہی تو ایمان لائی ہے
مواہب مین فاطمہ بنت الخطاب کہا ہے اونکی زوج سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
تہی عمر نے کہا کیا وہ دونون مسلمان ہوگئے ہین کہا ہان تب عمر سعد کو چہوڑ کر

جلد طرف منزل آمنہ کی چلی اور اون کی پاس پہونچے وہان ایک مرد انصاری
جناب بن الارت نام تہا اور وہ سب سورۂ طہٰ پڑہ رہے تہے خباب نی جب
آہٹ عمر کی پائی تو گہر مین چہپ رہے عمر نے بہن بہنوئی پہ داخل ہو کر کہا یہ
کیا آواز نرم تہی جو مینے پاس تمہارے سنی کہا ہم آپس مین باتین کرتے تہے
کہا شاید تم دونون صابی یعنی بیدین ہوگئے ہو عمر کے بہنوئی نی کہا بہلا
ای عمر اگر حق تمہارے دین سے کے غیر مین ہو عمر نے سعید پر جست کی اور داڑہی
پکڑی عمر ایک مرد قوی و سخت تہے سعید کو زمین پر دے مارا اور سینے پر چڑہ بیٹہے
عمر کی بہن نی آکر اونکو چہڑایا عمر نے اپنی بہن کو بہی ایک ایسا طمانچہ مارا جس سے
اونکا چہرہ چہل گیا جب بہن نی اپنے چہرے پر خون دیکہا تو وہ بہی غضبناک
ہوئین اور کہا ای دشمن خدا تو مجہکو اس بات پر مارتا ہے کہ مین اللہ کو ایک
بتاتی ہون کہا ہان دوسری روایت مین یون ہے کہ بہن نی یون کہا یا عمر
ان کان الحق فی غیر دینک اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ قد
اسلمنا علی رغم انفک فاصنع ما انت صانع جب عمر نی یہ بات سنی تو پشیمان
ہوئی اور سینۂ سعید پری اوتر کہڑے ہوئے اور الگ ہوگئے اور کہا وہ صحیفہ
جو تم پڑہتے تہے اوسکو مجہپر عرض کرو اور عمر قاری کتب تہے اون کی بہن
نے کہا مین ہرگز نہ کرونگی عمر نے کہا جو بات تو نی کہی ہے وہ میری دل مین پڑے
تو وہ صحیفہ مجہے دے مین اوسکو دیکہون اور مین تجہسے عہد کرتا ہون کہ مین خیانت

نکرونگا یہان تک کہ تجہے پہیر دون اور تو جہان چاہے اوسکو رکہے بہن نے
کہا تو نجس ہے جا نہا کر آ یا وضو کر کیونکہ اس کتاب کو بجز مطہرین کے کوئے
نہین چہوتا ہے عمر نہانے کو نکلی خباب بن الارت نی نکل کر کہا تو یہ کتاب عمر
کو دیتی ہے اور وہ کافر ہے کہا ہان مین امید کرتی ہون کہ اللہ میرے بہائی کو
ہدایت کرے خباب گہر مین چہپ گیے اور عمر نہا کر آئے بہن نے وہ صحیفہ عمر کو دیا
اوسمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الی قولہ
اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری اس آیت پر عمر نی کہا
جو کوئی اسکا قائل ہے اوسکو پہونچتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتہہ غیر کی عبادت
نکرے پہر کہا مجہے پاس محمد کے لیچلو خباب نی جب یہ بات سنی گہر سے نکل آئی
اور کہا بشارت ہو تجہے ای عمر مین امید کرتا ہون کہ آج کی شب دعای انحضرت
تیرے حق مین سابق ہو گئی ہو حضرت نی کہا تہا اللھم اعز الاسلام بعمر
بن الخطاب وبابی جہل بن ہشام دارقطنی نے ذکر کیا ہے کہ عائشہ نی کہا حضرت
نے یون فرمایا تہا اللھم اعز عمر بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز بالجملہ عمر
نے کہا ای خباب مجہے پاس رسول اللہ کے لیچل خباب اوٹہے اور اونکی ساتہہ
سعید بہی تہے یہان تک کہ حمزہ کے گہر پر آئے دار ارقم مین جو حرم مین صفا کی
تہا اور دروازہ بند تہا بعض اصحاب نے اوٹہکر کواڑ کی دراز سے نظر کی اور
پہر کر حضرت سے کہا ای رسول خدا ہذا عمر نحن باللہ من شرہ فرمایا دروازہ کہولدو

اگر خیر لیکر آیا ہے تو ہم اوس کو قبول کرینگی اور اگر شر لیکر آیا ہی تو اوسکو قتل کر ڈالین گی تب دروازہ کہولدیا عمر اندر آی حضرتؐ نے صحن خانہ تک بڑہکر لیا اور اونکا جامع مع حمائل سیف خوب سا مضبوط پکڑ لیا دوسری روایت مین یون ہی کہ بازو پکڑ کر خوب سا ہلایا یہان تک کہ عمر ہیبت رسول خدا سی کانپنے لگی اور بیٹھ گئے حضرتؐ نی فرمایا ای عمر تو باز نہین آتا یہان تک کہ نازل کری تجہپر اللہ وہ جو ولید بن المغیرہ پر نازل ہوا یعنی خزی و نکال اللھم ھذا عمر ابن الخطاب اللھم اعز الدین بعمر بن الخطاب عمر نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ گہر والون نی تکبیر کہی جسکو اہل مسجد نی سنا اور ایک روایت مین ہے کہ آواز تکبیر کی اطراف مکہ مین سنی گئی عمر نے کہا ای رسول خدا کیا ہم حق پر نہین ہین مرین یا جیین فرمایا ہان قسم ہے اوس کی جس کے ہاتہہ مین ہے جان میری تم حق پر ہو جیو یا مرو کہا پہر اخفا کیون ہے دوسری روایت مین ہے کہا اے رسول خدا ہم اپنے دین کو کیون چہپائین اور ہم حق پر ہین اور وہ باطل پر ہین فرمایا ای عمر ہم تہوڑے لوگ ہین اور تو نی دیکہا جو تکلیف ہم نے پائی عمرؓ نے کہا والذی بعثک بالحق لا یبقی مجلس جلست فیہ بالکفر الا جلست فیہ بالایمان پہر حضرتؐ درمیان دو صف کی نکلے ایک جانب حمزہ تہی اور دوسری جانب عمر رضی اللہ عنہما حمزہ کی آواز مثل چکی کی تہی جب مسجد مین داخل ہوئے قریش نے

عمر و حمزہ کو دیکھا اون کو اس طرح کا صدمہ ہوا کہ ویسا صدمہ کبھی نہوا تھا اوس دن حضرت نے عمر کا نام فاروق رکھا انکا اسلام تین دن بعد اسلام حمزہ بن عبد المطلب سنہ ۶ مین علی الراجح تھا

صفت عمر رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ سرخی آمیز اصلع سخت سرخ چشم تھے عارضین مین خفت تھے اضبط تھے اضبط وہ شخص ہوتا ہے جو دونون ہاتھ سے یکسان و برابر کام کرے انکی صفت توریت مین یہ ہے کہ وہب نے کہا قرن من حدید امین شدید قرن کہتے ہین کوہ خرد کو زر کہتے ہین مینے عمر کو دن عید کے دیکھا پیادہ چلے جاتے تھے شیخ اصلع آدم اعسر طوال مشرف علی الناس تھے گویا دابہ پر سوار ہین واقدی کہتے ہین وہ آدم نہ تھے مگر عام الرمادہ مین اونکو دیکھا ہوگا کہ تیل کھاتے کھاتے گندم گون پڑ گئے تھے ابن عمر نے کہا عمر مرد سفید تھے سرخی اونپر چڑہی آتی تھی دراز قد اصلع اشیب تھے عبید بن عمیر نے کہا کان عمر یفوق الناس طولا سلمہ بن الاکوع نے کہا کان عمر رجلا ایسر یعنی یعتمل بیدیہ جمیعا ابو رجاء عطاردی کہتے ہین کان عمر رجلا طویلا جسیما اصلع شدید الصلع ابیض شدید الحمرۃ فی عارضیہ خفۃ سبلتہ کبیرۃ وفی اطرافہا صہبۃ انتہی تاریخ ابن عساکر مین کہا ہے ان کی مان حنتمہ بنت ہشام خواہر ابو جہل بن ہشام تھین ابو جہل ان کا ماموں تھا ذکرہ السیوطی

ان کی فضائل مین آیات و احادیث آئے ہین بعض خاص اور بعض مشترک
ہین درمیان ان کے و ابوبکر کے چنانچہ ترجمہ ابوبکر مین بعض احادیث کا
ذکر گذر چکا ہے اور یہ چند احادیث خاص ہین ساتھ ان کے حدیث ابوہریرہؓ
مین فرمایا ہے تم سے پہلے امتون مین محدث ہوتے تھے میری امت مین
اگر کوئی ہوگا تو وہ عمر ہے متفق علیہ تورپشتی نی کہا محدث کہتے ہین مرد
راست گمان کو اور حقیقت مین یہ وہ شخص ہے جس کے دل مین کوئی شئے
طرف سی ملأ اعلی کے پڑے یعنی ملہم ہو اور یہ کلام کچھ وار دمور د تردد نہین ہے
بلکہ بطور تاکید و قطع کے ہے کذا فی المرقاۃ سعد بن ابی وقاص کہتے ہین عمر نی
حضرتؐ پر اذن چاہا آپ کی پاس کچھ عورتین قریش کی تھین باتین کرتین اور
نفقہ زائد مانگتین اور چلا چلا کر گفتگو کر رہی تھین جب عمر نی اذن چاہا وہ جلد
آڑ مین جا چھپین عمر اندر آئی حضرتؐ ہنس رہے تھے عمر نے کہا اللہ آپ کے
دانت کو ہنسائی فرمایا مجھکو ان عورتون سے جو اسدم میرے پاس تھین تعجب
آیا کہ تمھاری آواز سنکر سب جلدی سی آڑ مین جا چھپین عمر نے کہا ای اپنی جان
کی دشمنو تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہین ڈرتین اونہون نی کہا
ہان تم افظ اغلظ ہو یعنی سخت کلام و بد مزاج حضرتؐ نے فرمایا ایہ یا ابن الخطاب
والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک
متفق علیہ فج کہتی ہین طریق واسع کو درمیان دو پہاڑون کی حدیث جابرؓ مین

رفعاً آیا ہے کہ مین جنت مین گیا مینے جنت مین ایک محل دیکھا اوس کی صحن
مین ایک جاریہ تہی مینے کہا یہ محل کس کا ہے کہا عمر بن الخطاب کا مینے
چاہا کہ مین اوس کے اندر جاؤن اور نظر کرون مجہے تمہاری غیرت یاد
آئی عمر نے کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ ابو سعید نے
رفعاً کہا ہے مین سوتا تہا مینے لوگون کو دیکھا کہ مجہپر عرض کیے جاتے ہین
اور اونپر قمیص ہین کوئی سینے تک پہونچتا ہے اور کوئی کمتر اس سے اور
عرض کیے گئے مجہپر عمر بن الخطاب اونپر ایک قمیص تہا وہ اوسکو کہینچتے تہے
کہا اس کی کیا تاویل ہے فرمایا دین متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمر دین مین
کامل تہے اور دوسرے فی الجملہ ناقص ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو سنا
فرماتے تہے کہ مین سوتا تہا کہ ایک پیالہ شیر کا میرے پاس لایا گیا مینے اوس کو
پیا یہان تک کہ مین اوس کی سیرابی کو دیکہتا ہون کہ ناخنون سے نکلتی ہے
پہر مینے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا کہا اے رسول خدا اسکی تاویل کیا ہے
فرمایا علم متفق علیہ حدیث دلیل ہے علم عمر پر مین کہتا ہون کتاب ازالۃ الخفا
مین فتاوے عمر رضی اللہ عنہ کو یکجا تتبع کر کے لکہا ہے اوس سے کمال علم
حضرت عمر کا ثابت ہے وللہ الحمد یہ حدیث ابلغ ہے منقبت مین حدیث
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے فافہم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے مین سوتا تہا
مینے اپنے آپکو دیکہا کہ مین ایک چاہ پر ہون اوس چاہ پر ڈول ہے مینے جسقدر

اللہ نے چاہا ڈول کہینچے پہر اوس ڈول کو ابن ابی قحافہ نے لیلیا اور ایک یا
دو ڈول کہینچے اور اون کے کہینچنے مین ضعف تہا اللہ اونکی ضعف کو بخشے
پہر وہ ایک ڈول عظیم ہو گیا اوس کو ابن خطاب نے لیا مینے لوگون مین کوئی
ایسا عبقری یعنی زبردست و قوی نہین دیکہا کہ وہ عمر کا سا کہینچنا کہینچے
یہان تک کہ لوگ اپنے اونٹ پانی پلاکر تہانون پر لیگئے دوسرے روایت
مین یون ہے ابن عمر نے کہا پہر اوس ڈول کو ابن خطاب نے ہاتہہ سے
ابوبکر کے لیلیا وہ عمر کے ہاتہہ مین غرب یعنی ایک ڈول بزرگ ہو گیا فلم ار
عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ اس حدیث
مین اشارہ ہے طرف قصر مدت خلافت ابوبکر کے چنانچہ یہ خلافت دو سال
تین ماہ رہی بعض نے کہا یہ شک راوی کا ہے اور روایت صحیح دو ہی ڈول ہے
اور ضعف کا ہونا اشارہ ہے طرف اضطراب امر امارت و ارتداد بعض عرب کے
اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس برس سے کچہہ زیادہ ہے اور نہایت قوت
و سطوت کے ساتہہ تہے ابن عمر نے رفعا کہا ہے ان اللہ جعل الحق علی
لسان عمر و قلبہ رواہ الترمذی اور ابو داود کا لفظ ابوذر سے یہ ہے ان اللہ
وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ علی مرتضی کہتے ہین ہم کچہہ بعید نجانتے
تہے اس بات کو کہ سکینہ زبان عمر پر ناطق ہوتا ہے رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
مراد سکینہ سے وہ بات ہے جسپر نفوس مطمئن اور قلوب ساکن ہون اور یہ

ایک امر غیبی ہے یا مراد وہ فرشتہ ہی جو الہام قول حق کرتا ہے ابن عباس
نے کہا ہے حضرت نے فرمایا تھا اللھم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او
بعمر بن الخطاب صبح کو عمر پاس حضرت کے آئی اور اسلام لائے پھر
حضرت نی مسجد مین ظاہر طور نماز پڑہی رواہ احمد و الترمذی جابر کہتے ہین عمر نی
ابوبکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلعم ابوبکر نی کہا سنو اگر تم ایسا
کہتے ہو تو مینے بھی حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے ما طلعت الشمس علی
رجل خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب حدیث
عقبہ بن عامر مین رفعا آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر رواہ الترمذی
واستغربہ بریدہ کہتے ہین ایک جاریہ دف بجاتی تھی ابوبکر آئے پھر علی
پھر عثمان وہ بجائے گئی جب عمر آئے دف ڈالکر اوسپر بیٹھگئی حضرت نے کہا
ان الشیطان لیخاف منک یا عمر الحدیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن صحیح غریب حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ایک جاریہ حبشیہ ناچتی تھی
اور گرد اوس کے کچھ صبیان تھے مین مابین منکب و راس آنحضرت اوسکا
تماشا دیکھتی تھی کہ اتنے مین عمر آئے لوگ چلدیے حضرت نی فرمایا انی لانظر
الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر الحدیث رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب ف انس وابن عمر نے کہا ہے کہ
عمر کہتے تھے کہ مین تین امر مین موافق اپنے رب کے ہوا مینے کہا ای رسول خدا

کیا خوب ہوتا کہ ہم مقام ابراہیم کو مصلے ٹہیراتے اوسپر یہ آیت آئی واتخذوا
من مقام ابراھیم مصلی یعنی کہا ای رسول خدا آپ کی عورتون پر اچہے
برے سب طرح کی لوگ آتی ہین کاش آپ ان کو حکم دیتے کہ یہ پردہ
کیا کرین اوسپر آیت حجاب نازل ہوئی پہر نسار حضرتؐ غیرت مین یعنی قصہ
شرب عسل مین مجتمع ہوئین مینے کہا عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا
خیرا منکن پہر آیت اسی طرح اوتری ایک روایت مین ابن عمر سے یون
ہے کہ وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراھیم وفی الحجاب وفی اساری بدر
متفق علیہ مین کہتا ہون یہ کچہہ حصر نہین ہے بلکہ موافقت عمر کے ساتہہ رب
العالمین کے ۲۱ موضع مین واقع ہوئی ہے سیوطی فی ان مواضع کو
استقراء کرکے رسالہ مستقل مین لکہا ہے ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ فاضل
ہوئے عمر بن الخطاب لوگون پر چار امر مین ایک دربارہ اسیران روز بدر
کہ عمر نے اون کے قتل کا حکم دیا تہا اوسپر یہ آیت آئی لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوم امر حجاب نسار نبوی اسپر زینب
نے کہا تہا کہ ای عمر کیا تم ہمپر حکمران ہو اور ہمارے گہرون مین تو وحی اوترتی
ہی اوسپر یہ آیت آئی واذا سألتموھن متاعا فاسألوھن من وراء حجاب سوم
دعوت آنحضرتؐ کہ اللھم ایدالاسلام بعمر بن الخطاب چہارم دربارہ رائے
خود بحق ابی بکر کہ سب سی پہلے بیعت اون کی عمر نے کی روایۃ احمد ابویعید

کہتے ہین حضرت نے فرمایا ذالک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ ہم یہ مرد
عمر کو خیال کرتے تھے یہان تک کہ اونکا انتقال ہوا رواہ ابن ماجۃ ابن عمر
کہتے ہین مینے کسیکو بعد حضرت کے جب سے کہ مقبوض ہوئے احد واجود تر
عمر سے نہین دیکھا یہان تک کہ آخر عمر کو پہونچے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ
رفعا یہ ہے کہ جبریل نے مجسے کہا البتہ اسلام موت عمر پر رویگا اور فرمایا اگر
مین تم مین مبعوث نہوتا تو عمر مبعوث ہوتا رواہ الدیلمی اور فرمایا لو کان نبی بعدی
لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد اور فرمایا کہ اگر عذاب اوترتا تو کوئی نہ بچتا
مگر عمر بن خطاب رواہ ابن مردویہ اور فرمایا عمر میرے ساتھ ہے اور مین
عمر کے ساتھ ہون اور حق ہمراہ عمر کے ہے جہان کہین وہ ہو رواہ الطبرانی
اور فرمایا عمر بن خطاب سراج اہل جنت ہے رواہ البزار اور فرمایا نہین
ملا شیطان عمر سے لیکن منھ کے بل گرا اور نہین سنی اوسنے آہٹ عمر کے
مگر بہاگا رواہ الحکیم الترمذی فی النوادر اور فرمایا اے نفی عمر تو مجھے اپنی دعا
سے نہ بھولنا رواہ احمد اور فرمایا کاد ان یصیبنا فی خلاف شر یا عمر رواہ
الدیلمی اور فرمایا رضا رب کی رضا ئے عمر مین ہے رواہ الحاکم اور فرمایا
لو لم ابعث لبعث بعدی عمر رواہ الدیلمی اور فرمایا اے عمر تو صاحب
رای رشید ہے اسلام مین رواہ ابو داؤد اور منجملہ احادیث مشترکہ کے علاوہ احادیث
مذکورہ کی یہ چند ہین صالح المومنین ابو بکر و عمر ہین رواہ الطبرانی ابو بکر

و عمر بمنزلہ سمع و بصر کے ہین رواہ الترمذی ابو بکر و عمر دو سراج اہل جنت ہین رواہ الدیلمی ابو بکر و عمر مجہسے بمنزلہ ہارون کی موسے سے ہین رواہ الخطیب

ف بعد موت ابو بکر کے عمر سے روز سہ شنبہ کو بیعت کی ماہ جمادی الاولی ۱۳ سنہ ہجری سے آٹھہ دن باقی تھے بعد دفن ابو بکر منبر پر چڑہے اور ایک درجہ مجلس ابو بکر سے نیچے بیٹھے پہر کہڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور حضرت پر درود بہیجی پہر کہا ایہا الناس انی داع فامنوا اللھم انی غلیظ فالھنی لی طاعتک بموافقۃ الحق ابتغاء وجہک والدار الاخرۃ وارزقنی الغلظۃ والشدۃ علی اعدائک من غیر ظلم ولا اعتداء علیہم اللھم انی شحیح فسخنی فی نوائب المعروف قصدا من غیر سرف ولا تبذیر ولا ریاء ولا سمعۃ ابتغی بذلک وجہک الکریم والدار الاخرۃ وارزقنی خفض الجناح و لین الجانب للمومنین فانی کثیر الغفلۃ والنسیان والھمنی ذکرک علی کل حال پہر کہا الا ورب الکعبۃ لاحملنہم علی الطریق پہر منبر پر سے اوتر آئے

ف زمانہ عمرؓ مین بہت سے شہر فتح ہوے ازانجملہ دمشق ہے اس کو ہاتھہ سے روم کی نکال لیا اور طبریہ و قیساریہ و فلسطین و عسقلان اور خود جا کر بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا اور نیز بعلبک و حمص و حلب و قنسرین و انطاکیہ و جلولا و رقہ و حران و موصل و جزیرہ و نصیبین و آمد و رہا و قادسیہ و مدائن کو مفتوح کیا ملک فارس زائل ہو گیا اور یزدجرد بہاگ گیا اور فرغانہ و ترک

کی پاس پناہ پکڑی اور نیز کور دجلہ و ابلہ اور کور اہواز و جابیہ و نہاوند
و اصطخر و اصفہان و بلاد فارس و تستر و شوش و ہمدان و نوبہ و بربرو
آذربیجان اور بعض عمال خراسان فتح کیے و للہ الحمد نقلہ بعضہم عن الریاض
النضرۃ اور مصر غرہ محرم سنہ ۲۰ ہجری کو ہاتھ پر عمرو بن العاص کے فتح ہوا
اور نیز اسکندریہ و طرابلس و غرب اور سواحل متصلہ اوس کی مفتوح ہوئے
حیاۃ الحیوان میں منجملہ فتوح کی جو ایام عمر میں ہوئے راس العین اور خابور
و جبیان و یرموک و ری و ما یتصل بہا کو شمار کیا ہے سیوطی نے ذکر ان
فتوح بلاد کا بقید سنوات تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنہ ۱۷ میں
مسجد نبوی کو زیادہ کیا اسی سال حجاز میں قحط پڑا اوسکو عام الرمادہ کہتے
ہیں اور عمر نے عباس کو لیکر استسقا کیا اوس وقت دوش عمر پر چادر رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھی کرامت عمرو بن العاص نے جب مصر فتح کیا تو
اہل مصر نے آکر کہا نیل ہر سال ایک جاریہ بکر کا محتاج ہے جو جاریہ ہمین
بہت خوبصورت ہو ہم ایک حسین دختر نیل مین ڈالا کرتے ہین ورنہ وہ جاری
نہین ہوتا ہے اور شہر ویران ہو جاتے ہین اور قحط پڑتا ہے عمرو بن العاص
نے ایک شخص پاس عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا اور اس حال کی خبر دی عمر نے
عمرو کو لکھا کہ الاسلام یجب ما قبلہ یعنی اسلام قاطع امور جاہلیت ہے اور ایک
بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ بھیجا اور حکم دیا کہ اسکو نیل مین ڈالدو عمرو بن العاص

نی اوسکو لیکر پڑہا اوسمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر
وان کان اللہ الواحد القہار ہو الذی یجریک فنسأل اللہ الواحد القہار
ان یجریک عمرو نی وہ بطاقہ نیل مین ایک دن قبل یوم الصلیب کے ڈالدیا
صبح یوم الصلیب کو اللہ تعالی نی نیل کو ۱۶ گز بلند جاری کردیا اور وہ سنت
سیئہ اہل مصر سی منقطع ہوگئی ذکرہا غیر واحد مین کہتا ہون اس کرامت
کو ابو الشیخ نی کتاب العظمہ مین لکہا ہے الفاظ کا کچہ تفاوت ہے کرامت
ابو القاسم بن بشران نی فوائد مین کہا ہے کہ ابن عمر کہتے ہین عمر بن الخطاب
نے ایک شخص سے پوچہا تیرا کیا نام ہے کہا جمرہ کہا تو کس کا بیٹا ہے کہا شہاب
کا کہا تو کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا کہا مسکن تیرا کہان ہے کہا حرہ کہا کون سا حرہ
کہا ذات اللظی کہا ادرک اہلک فقد احترقوا وہ شخص اپنے گھر کو واپس گیا
دیکہا سب جل گئے واخرج مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید نحوہ واخرجہ
ابن درید فی الاخبار المشہورۃ وابن الکلبی فی الجامع وغیرہم ابو عذبہ
حمصی کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ اہل عراق نی اپنے امیر کو
سنگسار کیا غضبناک ہو کر باہر آئے اور نماز پڑہی اور نماز مین سہو ہوگیا
جب سلام پہیرا کہا اللہم انہم قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم بالغلام
الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لا یقبل من محسنہم ولا یتجاوز عن مسیئہم

اخرجہ البیہقی فی الدلائل سیوطی کہتے ہین یہ اشارہ ہے طرف حجاج کے
ابن لہیعہ نے کہا اوس دن حجاج پیدا ہوا تہا یعنی قبل واقعہ کی خبر دی یہ
کرامت ہے حضرت عمرؓ کی حسن کہتے ہین ان کان احد یعرف الکذب
اذا حدث فہو عمر بن الخطاب انتہی یہ بہی ایک طرح کی کرامت اور فراست
صادقہ تہی کرامت عمرو بن الحرث کہتے ہین عمرؓ دن جمعہ کے خطبہ پڑہ رہے
تہے کہ دو بار یا تین بار پکار کر یہ کلمہ کہا یا ساریۃ الجبل پہر بدستور خطبہ پڑہنے لگی
کچہہ لوگون نے اصحاب آنحضرتؐ سے کہا کہ یہ کچہہ مجنون ہو گئے ہین کہ خطبہ
چہوڑ کر یا ساریۃ الجبل کہتے ہین عبد الرحمن بن عوف عمر سے خوش طبعی کرتے
تہے اونہون نے کہا ای امیر المومنین تم لوگون کو اپنے حق مین گنجایش گفتگو
کی دیتے ہو خطبے کے اندر یا ساریۃ الجبل کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہا واللہ مینے
جب ساریہ اور اوسکی اصحاب کو دیکہا کہ پاس پہاڑ کے ہین اور دشمن اون کے
سامنے اور پیچہے ہے تو مجہسے نرہا گیا مینے پکار کر کہا کہ ای ساریہ پہاڑ پر چڑہ جا
تہوڑی دن گذرے تہے کہ ساریہ کا قاصد آیا اور خط لایا کہ دن جمعہ کے دشمن
ہمارے روبرو آئے اور ہمنے تا صبح سی تا حضور جمعہ اون سے مقاتلہ کیا
یہان تک کہ آفتاب جہکا ایک منادی کی ندا سنی کہ وہ کہتا ہے یا ساریۃ الجبل
دو بار ہم پہاڑ پر چڑہ گئے اور دشمن غالب ہے یہان تک کہ اللہ نے اونکو ہزیمت
دی انتہے من الریاض النضرہ بعض نے کہا کہ جبل نہاوند مین ایک غار ہے

اوس غار سے آواز عمر کی سنی کہ وہ کہتے ہین اے ساریہ پہاڑ کو پکڑ چنانچہ
اب تک لوگ اوس غار کو معظم جانکر تبرک حاصل کرتی ہین مین کہتا ہون قصہ
ساریہ کو بیہقی اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین اور لالکائی نے شرح السنۃ
مین اور دیر عاقولی نی فوائد مین اور ابن الاعرابی نے کرامات الاولیا مین
اور خطیب نی رواۃ مالک عن نافع عن ابن عمر سے روایت کیا ہے الفاظ کا
کچھ فرق ہے حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے اسناد حسن یہ یہانتک تذکرہ مین
عجم مین ہے اور ابن مردویہ نی اس کرامت کو طریق میمون بن مہران سے
عن ابن عمر روایت کیا ہے اور نزدیک ابونعیم کے دلائل نبوت مین عمرو بن
الحرث سے مروی ہے کہ تقدم نادرہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حطیئہ لوگونکو
اپنی ہجو سے ستاتا ہی اوسکو بلا کر اس وہم مین ڈالا کہ اوسکی زبان کاٹی جائیگی
حطیئہ نی کہا ای امیر المومنین آپ مجھکو معاف کرین کہ مینے واللہ اپنے مان باپ
اور اپنی جورو اور خود اپنی ہجو کہی ہے عمر نے کہا تو نی اپنے مان باپ کے
بارے مین کیا کہا ہے کہا یہ کہا ہے ؎

ولقد رأيتك في النساء فسؤتني — وابا بنيك فساءني في المجلس

اور یہ بھی کہا ہے ؎

تنحى فاجلسى منى بعيدا — اراح الله منك العالمينا
اغربالا اذا استودعت سرا — وكانونا على المتحدثينا

پھر میں نے اپنی بی بی کے حق مین کہا ہے ؎

اطوف ما اطوف ثم اوی   الی بیت قعیدتہ لکاع

پھر میں نے ایک چاہ مین نظر کی اور اپنا چہرہ دیکھا مجھے برا لگا مین نے کہا ؎

ابت شفتای الیوم الا تکلما   بشر فما ادری لمن انا قائله

اری لی وجہا قبح اللہ خلقه   فقبح من وجه وقبح حامله

عمر نے حکم دیا کہ اس کو قید کرو حطیئہ نے بعد چند روز کے لکہا ؎

ماذا تقول لافراخ بذی مرخ   زغب الحواصل لا ماء ولا شجر

القیت کاسبهم فی قعر مظلمة   فاغفر علیك سلام اللہ یا عمر

انت الامام الذی من بعد صاحبه   القت الیك مقالید النهی البشر

ما اثروك بها اذ قدموك لها   لا بل لانفسهم قد کانت الاثر

عمر رض نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ آیا اوس سے توبہ کرائی اور اوسکو چھوڑ دیا کذا فی المحاضرات ایضا عمر رضے اللہ عنہ کا گذر مدینہ کی بعض گلی کوچون مین ہوا ایک عورت کو سنا کہتی ہے ؎

الا طال هذا اللیل وازور جانبه   ولیس الی جنبی خلیل الاعبه

فواللہ لولا اللہ تخشی عواقبه   لحرك من هذا السریر جوانبه

مخافة ربی والحیاء یعفنی   واکرام بعلی ان تنال مراتبه

عمر نے پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی بی بی ہے اور وہ آٹھ ماہ سے

غزا مین ہے تب حکم دیا کہ کوئی مرد اپنی عورت سے چار ماہ سی زیادہ
غائب نہ رہے ایضاً ابن الجوزی رح نے کتاب تلقیح فہوم الاثر مین محمد بن عثمان
بن ابی حثمہ سلمی عن ابیہ عن جدہ سے نقل کیا ہے کہ ایک رات عمر بن
خطاب کو جہاں ہے مدینہ مین گشت کرتے تھے ایک عورت کو سنا کہی ہے

هل من سبیل الی خمر فاشربها ام من سبیل الی نصر بن حجاج
الی فتی ماجد الاعراق مقتبل سهل المحیا کریم غیر ملجاج
تنمیه اعراق صدق حین تنسبه اخی وفاء عن المکروب فراج

عمر نے کہا مین ہمراہ اپنے مدینے مین کسی ایسے شخص کو نہین دیکھتا کہ عواتق
اوسکی ساتھہ ہتف کرین نصر بن حجاج کو میرے پاس حاضر کرو جب صبح ہوئے
اوسکو لا کر حاضر کیا دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت خوش موئے شخص ہے
عمر نے کہا امیر المومنین نے قسم کہائی ہے کہ تو اپنے سر کے بال منڈا ڈال
اوسنے ایسا ہی کیا جب وہ پاس سی عمر کے باہر نکلا اوسکی دونون رخسار ایسے
تہے جیسے چاند کے دو ٹکڑے اوس سی کہا تو عمامہ باندہ اوسنے عمامہ باندہا لوگ
اوسکی آنکھون پر مفتون ہوئے عمر نے کہا تو اس شہر مین زندہ جہان مین رہتا ہون
اوسنے کہا ای امیر المومنین میرا کیا قصور ہے فرمایا جو مینے کہا وہی کرنا پہر اوسکو
طرف بصرہ کے روانہ کر دیا اور وہ عورت جسکے شعر عمر رض نے سنے تہے ڈری
کہ دیکھیے اب میری ساتھہ یہ کیا کرینگے تب اوسنے یہ ابیات چپکے سے پاس

اون کے بہیجے ؎

قل للامام الذی تخشی بوادرہ — مالی وللخمر او نصر بن حجاج

لاتجعل الظن حقا ان تبینہ — ان السبیل سبیل الخائف الراجی

ان الھوی زم بالتقوی فتحبسہ — حتی یقر بالجام و اسراج

عمر نے یہ شعر پڑہکر گریہ کیا اور کہا الحمد للہ الذی زم الھوی بالتقوی اے نصر بن الحجاج ایک مدت دراز بصرہ مین رہا ایک دن اوس کی مان فی درمیان اذان و اقامت کی عمر رضی اللہ عنہ سی تعرض کیا عمر ایک ازار اوڑہے باہر آئے تھے اور ہاتہہ مین درہ تہا اوسنے کہا ای امیر المومنین واللہ مین اور تم دونون سامنے اللہ کے کہڑے ہونگے اور اللہ تم سے حساب لیگا کیا عبد اللہ و عاصم تمہاری پہلو مین شب بسر کرین اور درمیان میرے اور میرے بیٹے کے دشت و بیابان ہون عمر نے کہا میرے بیٹون کی ساتہہ عواتق نے اپنے پردون مین ہتف نہین کیا پہر عمر نے طرف بصرہ کے ایک قاصد پاس عتبہ بن غزوان کے بہیجا وہ چند روز وہان رہا پہر عتبہ نے ندا کرائی کہ جس کسی شخص کو طرف امیر المومنین کے کچہہ لکہنا ہو وہ لکہے کہ قاصد جانیوالا ہے نصر بن الحجاج نے یہ لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام علیک یا امیر المومنین اما بعد فاسمع منی ھذہ الابیات ؎

لعمری لئن سیرتنی او حرمتنی — وما نلت من عرضی علیک حرام

فاصبحت منفیاً علی غیر ریبة | قد کان لی بالمکتین مقام
لئن غنت الزلفاء یوماً بمنیة | وبعض امانی النساء غرام
ظننت بی الظن الذی لیس بعدہ | بقاء ومالی جرمة فالام
فیمنعنی مما تقول تکرمی | واباء صدق سالفون کرام
ویمنعہا مما تقول صلاتہا | وحال لہا فی قومہا وصیام
فہاتان حالانا فہل انت راجعی | فقد جب منی کاہل وسنام

عمر نے یہ خط پڑہکر کہا اما ولی السلطان فلا ف لکن بصرہ مین ایک گہر
اوسکو دلوا دیا جب عمر کا انتقال ہو گیا تو اپنے راحلہ پہ سوار ہو کر متوجہ بدینہ ہوا
انتہے سن الست طرف ف ایک مرد پاس عمرؓ کے اپنی بی بی کا شکوہ لیکر آیا
اور دروازہ پہ انتظار مین بیٹہا اوسنے سنا کہ عمر کی بی بی عمرؓ پہ زبان درازی
کر رہی ہین اور وہ خاموش ہین کچہہ جواب نہین دیتے وہ وہان سے
اوٹہکر چلا اور کہا کہ جب امیر المومنین کا یہ حال ہے تو پہر مین کیا چیز ہون اتنے
مین عمر باہر آئے اور اوسکو جاتے ہوے دیکہکر پکارا اور کہا ای برادر تیرا
کیا کام ہے اوسنے کہا ای امیر المومنین مین آیا تہا اپنی بی بی کی بدخلقی کا
شکوہ لیکر کہ وہ مجہسے زبان درازی کرتی ہے جب مینے سنا کہ خود تمہاری
بی بی ایسی ہے تو مینے کہا کہ اذا کان ہذا حال امیر المومنین مع زوجتہ
فکیف حالی عمر نے کہا مینے تحمل اس لیے کیا کہ اوسکے مجہپر حقوق ہین دوسرے

طعام کی نان پز ہے میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دہوتی ہے
میری اولاد کو دودہ پلاتی ہے یہ امور کچہہ اوسپر واجب نہین ہین اور
اوس کی سبب سی میرا دل حرام سی ساکن رہتا ہے اس وجہ سی مین اوسکی
سخت گوئی کا تحمل کرتا ہون اونسے کہا میری جورو کا بہی یہی حال ہے
فرمایا بہائی تم بہی تحمل کرو فانما ھی مدۃ یسیرۃ یعنی یہہ تہوڑے روز کی باربرداری
ہی ذکرہ ابن عبد البر کذا فی حاشیۃ البجیرمی علی المنہج **ف** عمر رضی اللہ عنہ
اپنا ہاتہہ قریب آگ کی کرتی اور کہتے یا ابن الخطاب ھل لک علی ھذا صبر
اور روتی یہان تک کہ اونکی چہرے پر دو سیاہ خط ہو گئے تہے اور کہتے
ہے کوئی جو اس خلافت کو با فیہا لیلے کاش مین پیدا نہوا ہوتا کاش میری
مان نے مجہے جنا نہوتا کاش مین کچہہ چیز نہوتا کاش مین نسیا منسیا ہوتا **ف**
عمر مسجد سے باہر نکلے جارود عمری اون کے ساتہہ تہے نظر طریق پر ایک عورت
ملی عمر نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام کا دیا پہر کہا رویدک یا عمر
حتی اکلمک کلمات قلیلۃ ای عمر ٹہیرو کہ مین تم سے ذرا سی بات کرون کہا
کہو کہا ای عمر مجہے وہ وقت یاد ہے کہ تمہارا نام عمیر تہا اور تم سوق عکاظ مین
لڑکون سے کشتی کرتی تہے کچہہ زیادہ زمانہ نگیا کہ تمہارا نام عمر ہوا پہر زیادہ زمانہ
نہ گذرا کہ تم امیر المومنین کہلائے سو تم اللہ سے حق مین رعیت کے ڈرو اور
جان لو کہ من خاف الموت خشی الفوت عمر روئی جارود نے کہا ھیہ قد اجترات

علی امیر المومنین وابکینیہ عمر نے کہا اسکو جانتی ہو یہ کون ہے جارود تم اس کو نہیں پہچانتے ہو یہ خولہ بنت حکیم ہے اللہ نے اسکی بات سات آسمانوں کے اوپر سے سنی تو عمر لائق تر اسکے ہے کہ اسکی بات کو سنے مراد یہ آیت ہے قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا وتشتکی الی اللہ ایضاً اعمش کہتے ہیں ایک دن میں پاس عمر کے تہا ۲۲ ہزار درہم آئے وہ اوس مجلس سے نہ اوٹھے یہان تک کہ سب تقسیم کر دیے اونکی عادت تہی کہ جب کوئی شی اونکو اپنے مال مین سے پسند آتی تو اوسکو خیرات کر دیتی اکثر شکر صدقہ مین دیا کرتے تہی کسی نے اس بارہ مین کہا فرمایا مین شکر کو دوست رکہتا ہون اور اللہ نے کہا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ایضاً عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار غلام آزاد کیے اپنے غلامون مین جب کسیکو دیکہتے کہ ملازم نماز ہے تو اوسکو آزاد کر دیتے کسی نے کہا یہ تمکو دہوکا دیتے ہین فرمایا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ ایضاً جب عمر شام سے مدینے مین پہر کر آئے لوگون سے علیحدہ ہوگئے تا کہ حال رعیت کا معلوم کرین ایک بڑہیا کی راوٹی پر گذر ہوا وہان گئے اوسنے کہا عمر کا کیا حال ہے کہا وہ شام سے سلامت پہر کر آیا ہے کہا یا ہذا لاجزاہ اللہ خیرا عنی کہا تو یہ کیس سبب سے کہتی ہے کہا جب سے وہ والی امر مسلمین ہوا ہے تب سے مجہکو کبہی ایک دینار ایک درہم تک اوس کی عطا سے نہین ملا کہا عمر کو تیرا حال کیا معلوم اور تو اس جگہہ رہتی ہے اوسنے کہا سبحان اللہ واللہ مجہکو یہ گمان نہ تہا کہ کوئی شخص والی مردم

ہو اور وہ نجانی کہ مابین اوس کی شرق و مغرب کی کیا ہوتا ہے عمر روئی اور
کہا واعمرہ کل واحد افقہ منک حتی العجائز پہر اوس سے کہا ای امۃ اللہ
تو اپنا مظلمہ عمر سے کس قیمت کو فروخت کرتی ہے کیونکہ مجہکو عمر پر آگ دوزخ
سے رحم آتا ہے اوس نی کہا ای شخص خدا تجہپر رحم کری تو مجہسے دل لگی نکر عمر
نے کہا مین تجہسے دل لگی نہین کرتا ہون اور یہان تک اوس کی درپے ہوئے
کہ اوس سی وہ ظلامہ ۲۵ دینار کو خرید کیا اتنی مین علی و ابن مسعود آگئی
اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین اوس بڑہیا نی اپنا ہاتہہ سر پر رکہا اور کہا
واسوئتاہ شتمت امیر المومنین فی وجہہ عمر نے کہا لا باس علیک یرحمک اللہ
پہر ایک ٹکڑا پوست کا طلب کیا کہ اوسمین کچہہ لکہین جب باوجود تلاش کی نملا
تو ایک پارہ اپنی مرقعہ مین سی لیا اور اوسمین یہ لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھذا ما اشتری عمر من فلانۃ ظلامتہا منذ ولی الخلافۃ الی یوم کذا و
کذا بخمسۃ و عشرین دینارا فما تدعی علیہ عند وقوفہ فی المحشر بین
یدی اللہ تعالی فعمر بریٔ منہ شھد علی ذلک علی و ابن مسعود پہر وہ رقعہ
اپنے فرزند کو دیا کہ جب مین مرون تو اسکو میرے کفن مین رکہدینا کہ مین اس
سمیت اللہ تعالی سی ملون کذا فی اعلام الناس ایضا جب عمر خلیفہ ہوئے
اونکی پاس مال آیا وہ اوسکو تقسیم کرتے تہے تفریق مال کی حسن و حسین سے
شروع کی اونکی بیٹے عبد اللہ نی کہا ای باپ مین احق بتقدیم عطیہ ہون اس لیے

ثم خلیفہ ہو کہا ہات للہ ابا کا بہ بیعنا و جدا لحجد هما حتی اقدمك بالعطیۃ
حسن و حسین نے آکر یہ قصہ اپنے باپ سے کہا علی نے کہا تم پاس عمر کے جا کر
اون کو خوش کرو اور کہو کہ مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے عن جبرئیل عن اللہ عز
وجل ان عمر سراج اهل الجنۃ حسنین نے آکر یہ حدیث پہنچائی عمر کو فرحت بے نہایت
حاصل ہوئی کہا اپنے باپ سے یہ حدیث لکھوا لاؤ وہ جا کر لکھوا لائے وقت قبض
کے اپنے فرزند سے کہا اسکو میرے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہے کیا
نقل الاسحاق ایضا اوزاعی کہتے ہین ایک رات تاریکی شب مین عمر بن خطاب
باہر نکلے طلحہ نے اون کو دیکھا وہ ایک گہر مین گئے پہر دوسرے گہر مین جب
صبح ہوئی طلحہ اوس گہر مین گئے دیکھا ایک اندہی بڑہیا اپاہج ہے اوس سے کہا
یہ آدمی تیرے پاس آتا ہے اسکا کیا حال ہے کہا یہ اتنے دنون سے میری
خبرگیری کرتا ہے اور میرا کام کاج کرلاتا ہے اور میری اذی مجہسے باہر لیجاتا ہے
طلحہ نے کہا روئی تجہکو مان تیری اے طلحہ تو عمر کے عثرات کا تتبع کرتا ہے بالجملہ
مناقب حسنہ و سیرت مستحسنہ و زہد و شجاعت و ہیبت عمر فوق الوصف ہے بلکہ
اسی قدر کافی ہے کہ وہ وزیر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہے و اونکے
کاتب عبد الرحمن بن خلف خزاعی و زید بن ثابت و زید بن ارقم تہے اور
قاضی اونکی مدینے مین زید بن ابی النمر اور ابو امیہ شریح بن الحرث الکندی
کوفہ مین اور قیس بن العاص سہمی مصر مین تہے پہر کعب بن لیسار اور حاجب

اونکی برقی یا اشتر نام معلی اونکا تہا اور امراء عمر کی مصر مین عمرو بن العاص
سہمی تہے پہر اونکو صعید سے پہر کر بجاے اون کے عبد اللہ بن ابی سرح
عامری کو مقرر کیا اور شام مین امیر معاویہ بن ابی سفیان تہی نقلہ بعض المورخین
اور سال اول مین حج پر عبد الرحمن بن عوف کو والی کر کے بہیجا اونہون نے
لوگون کو حج کرایا پہر خود زمانہ خلافت مین لوگون کو حج کراتے رہے چنانچہ دس
برس تک حج کیا اور آخر حج مین ازواج مطہرات کو حج کرایا ابن عباس
کہتے ہین کہ مینے ہمراہ عمر کے گیارہ حج کیے اور عمر نے اپنی خلافت مین تین
عمرہ کیے ایضا عائشہ کہتی ہین عمر نے جب اخیر حج مع امہات المومنین
کے کیا تو میرا گذر محصب پر ہوا مینے ایک مرد کو اوسکے راحلہ پر سنا کہتا ہے
این کان عمر امیر المومنین دوسری کو سنا کہتا ہے ههنا قد کان
اوسنے اپنا راحلہ بٹہایا اور آواز گریہ بلند کی اور کہا ؎

علیک سلام من امام وبارکت	ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق
فمن یسع او یرکب جناحی نعامة	لیدرک ما قدمت بالامس یسبق
قضیت امورا ثم غادرت بعدها	بوائق فی اکمامها لم تفتق

عائشہ کہتی ہین ہمین معلوم نہوا کہ وہ سوار کون تہا ہم یہ چرچا کرتے تہے
کہ کوئی جن ہے جب عمر اوس حج سے مدینہ مین قدوم لائے تو زخمی کیے
گئے اور وفات پائی کذا فی المحاضرات وغیرہ حکایت سعید بن المسیب

کہتی ہین عمرؓ نی حج کیا جب ضجنان مین پہونچی کہا لا الہ الا اللہ العظیم المعطی
ماشاء لمن شاء مین اِس وادی مین خطاب کی اونٹ چرایا کرتا تہا ایک پیرہن
صوف مین اور وہ سخت آدمی تہا کام کرنی پر مجہے تعب دیتا اور قصور ہونی پر
مارتا اور اب مین اِس حال مین صبح و شام کرتا ہون کہ کوئی شخص درمیان میری
اور اللہ کے نہین ہے پہر یہ ابیات پڑہے ؎

لا شئ مما تری یبقی بشاشته	یبقی الاله و یودی المال والولد
لم تغن عن هرمز یوما خزائنه	والخلد قد حاولت عاد فما خلدوا
ولا سلیمان اذ تجری الریاح له	والانس والجن فیما بینها ترد
این الملوک التی کانت لعزتها	من کل اوب الیها وافد یفد
حوض هنالک مورود بلا کذب	لا بد من ورده یوما کما وردوا

ایضا سعید بن المسیب کہتی ہین جب عمر بن خطاب منی سے پہری تو ابطح مین
اونٹنی بٹہائی اور سنگریزہ بچہا کر اوسپر ایک چادر ڈال کر لیٹے اور ہاتہ طرف
آسمان کی اوٹہا کر کہا اللہم کبر سنی وضعفت قوتی وانتشرت رعیتی
فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مفرط پہر مدینہ مین آئی اور لوگون کو خطبہ سنایا
ذوالحجہ تمام ہوا کہ مارے گئے ؓ کہتے تہے اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک
واجعل موتی فی بلد رسولک اور کہتے تہے اگر خوف حساب کا نہوتا تو مین
حکم دیتا کہ میرے لیے ایک بکری تنور مین بریان کرین حکایت ایک دن منبر پر

جا کر کہا الحمد للہ الذی صیرنی لیس فی قا احد کہا تم یہ بات کس لیے کہتے ہو
کہا واسطے اظہار شکر کے فرماتی تھے لیتنی کنت بکشا اھلی سمنونی مابدالھم
ثم ذبحونی فاکلونی واخرجونی عذرۃ ولم اکن بشرا حکایت قصاب خانہ
مین جاتے جس کو دیکھتے کہ دو دن برابر گوشت خریدتا ہے اوسکو درہ سے
مارتے اور کہتے ہلا طویت بطنک لجارک وابن عمک اور خود کبھی دو سالن
یکجا نکھاتے قمیص مین چار پیوند لگے تھے اور ازار مین ایک پیوند چمڑے کا تھا
ایک دن نماز جمعہ کو دیر مین آئے اور عذر کیا کہ مجھکو میرے کپڑے نے
روکا تھا مین اسکو دہوتا تھا اسکے سوا دوسرا کپڑا نہ تھا مدینے سے مکہ کو حج کے
لیے گئے نہ ڈیرہ تھا نہ خیمہ کوئی کمل وغیرہ واسطے اون کے تان دیتے اسی طرح
گئے اسی طرح پھر آئے

قصۂ وفات عمر رضی اللہ عنہ

زہری نے کہا عمر کسی مشرک بالغ کو مدینے مین نہ آنے دیتے تھے مغیرہ بن
شعبہ والی کوفہ تھے اونہون نے لکھا کہ یہان ایک لڑکا کاریگر ہے اوسکا نام فیروز
ابو لؤلؤرہ ہے وہ بہت سے کام جانتا ہے جیسے نجاری و نقاشی وغیرہ
عمر نے اوسکی آنے کا اذن دیا مغیرہ نے ہر ماہ مین سو درہم اوسپر لگائے تھے غلام
نے اس ٹکس کی پاس عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی ابو رافع کہتے ہین یہ
غلام تہا مغیرہ کا عمر نے کہا احسن الی مولاک واتق اللہ اوسکو غصہ آیا اونے کہا

انکا عدل سب کو شامل ہی سو میری دل مین ارادہ کیا کہ مین ان کو قتل کرونگا ایک
خنجر دوسرا بنایا پہر اوسکو زہر مین بجہایا پہر ہرمزان کو دکہایا کہ دیکہو یہ کیسا ہے
اوسنے کہا جس کسیکو اس خنجر سے ماریگا وہ زندہ نرہیگا انتہے من الریاض النضرہ
حکایت طبری کہتے ہین کعب احبار نی آکر کہا ای امیر المومنین تم عہد کرو تین دن
بعد تم مرجاوٴگے کہا تجہے کہان سی معلوم ہوا کہا مین تمہاری صفت و حلیہ توریت
مین پاتا ہون اب تمہاری اجل قریب آگئی ہے اوس وقت عمر اچہے خاصے
بی درد والم تہے دوسری دن کعب آئے اور کہا ای امیر المومنین دو دن
گذر گئے اب ایک رات دن باقی رہگیا ہے صبح کو جب عمر واسطی نماز کی نکلے
اور اونکی عادت تہی کہ ایک شخص کو صفوف کی برابر کرنی پر مقرر کرتی تہی پہر بعد
برابری کے خود چلے پہر دیکہتے ابو لولو بہی لوگون مین تہا اور اوس کے ہاتہہ
مین وہی خنجر دوسرا تہا اوسنے عمر کو تین ضرب خنجر کے لگائے اور ایک روایت
مین چہہ ضرب منجملہ اوس کی ایک ضرب زیر ناف لگائی اوسی سے اونکو قتل کیا
ہمراہ اون کی کلیب بن نصر لیثی بہی مارے گئے عمر نے جب گرمی لوہے کی پائی
زمین پر گری اور کہا لوگون مین عبد الرحمن بن عوف ہین کہا ہان ای امیر المومنین
فرمایا کہو آگی بڑہکر لوگون کو نماز پڑہا دین ابن عوف نے نماز پڑہائی اور عمر زمین
پر پڑے تہے پہر اونکو اوٹہا کر گہر مین لیگئے اپنے فرزند عبد اللہ یا ابن عباس سے
کہا باہر جاکر دیکہو کہ مجہکو کس نے قتل کیا ہے کہا ای امیر المومنین ابو لولو غلام

مغیرہ نی کہا الحمد للہ الذی لم یجعل قتلی الا علی ید رجل لم یسجد للہ سجدۃ
واحدۃ ای عبد اللہ عائشہ کی پاس جاکر کہہ کہ آپ مجھکو اذن دیتی ہو کہ مین
ہمراہ حضرت و ابوبکرؓ کے دفن ہون ای عبد اللہ اگر قوم اختلاف کرے تو تو
ہمراہ اکثر کے ہو اگرچہ تین ہی آدمی ہون اے عبد اللہ لوگون سے کہدے کہ
وہ آوین تب مہاجرین و انصار آنی لگے اون سی کہا اعن ملأ منکم کان ھذا
اونہون نی کہا معاذ اللہ کعب بہی آئے عمر نی اونکی طرف دیکھکر کہا

وواعدنی کعب ثلاثا اعدھا ؟ ولا شک ان القول ما قال کعب
ومابی حذار الموت انی لمیت ولکن حذار الذنب یتبعہ ذنب

ایک روایت مین آیا ہے کہ ابو لولوہ لعنہ اللہ نی سات نفر کو مسجد نبوی مین قتل
کیا اور ایک جماعت کو زخمی کیا تب عبد الرحمن بن عوف نی ایک فرش اوسپر
کھینچ مارا اور اوسکو پکڑ لیا جب اونی دیکھا کہ وہ گرفتار ہوگیا تب خودکشی کے
ابن عباس نی کہا ابو لولوۃ مجوسی تہا عمر رضی اللہ عنہ دن چہارشنبہ کی ماہ
ذیحجہ سنہ ۲۳ زخمی ہوئے سات دن ذیحجہ سے باقی تہے تین دن زندہ رہے چار
دن ذیحجہ سی باقی تہے کہ انتقال کیا بعض نی کہا وفات دن دوشنبہ کی ہوئی
۶۳ برس زندہ رہے اور کسی نی کہا ۶۵ برس وقیل غیر ذلک انکی خلافت کے
دس سال چھہ ماہ ایکدن کم ہوئی انپر صہیب بن سنان رومی نی نماز جنازہ
پڑہی اور حجرہ عائشہ مین دفن ہوئے ان کی مرویات کتب احادیث مین ۵۰۳۲

حاشیتین ہین کذا فی السادات بعض نی کہا روز یکشنبہ غرہ محرم کو دفن کیے گئے
۶۳ یا ۶۶ یا ۶۱ سال کی عمر تھی یا ۶۰ سال کی واقدی نی اسی کو راجح کہا ہے
تہذیب مزنی مین کہا ہی کان نقش خاتم عمر کفی بالموت واعظا ابشار نی کہا
دن موت عمر کے کسوف آفتاب ہوا دبالد ثقات بخاری مین آیا ہے کہ عمر
دعا ہی شہادت کرتی تھی انتہی چنانچہ وہ دعا قبول ہوئی ف انکی نو پسر چار لڑکیان
تھین ایک عبداللہ کنیت بابی عبدالرحمن نے بچپن مین بمقام مکہ مکرمہ ہمراہ باپ کے
اسلام لائے اور ہمراہ باپ کے ہجرت کی اوس وقت تیرہ برس کے تھے
بعد بدر واحد کی سب مشاہد مین حاضر رہے دن احد کے چہاردہ سالہ تھے
انکا انتقال مکہ مین ہوا اور موضع فخ مین قریب مکہ مدفون ہوئے ان کی عمر
۸۴ سال کی ہوئی انکی نسل باقی ہے اور ان کے مرویات ایک ہزار چھ سو
تیس احادیث ہین یہ اتباع سنن مین ضرب المثل تھے مصنفے شرح موطا مین
ان کی فضائل لکھے ہین دوم عبدالرحمن اکبر شقیق عبداللہ ان دونون کی مان
زینب بنت مظعون جمحی تھی عبدالرحمن نے حضرت کو پایا لکن کوئی روایت
نہین کی سوم زید اکبر ان کی مان ام کلثوم بنت امام علی مرتضی بنت فاطمہ
زہرا ہین کہتے ہین زید کو ایک پتھر درمیان دو قبیلون کے لڑائی مین آلگا
اوس سی وہ مر گئے ان کی نسل نہین ہے بعض نی کہا کہ زید اور انکی مان دونو
ایک ساعت مین مرے اور ایک دوسری کا وارث نہوا دونون پر ابن عمر نے

نی نماز پڑہی اور زید کو اونکی ماں پر مقدم کیا تب سی یہ امر سنت ہو گیا چہارم
عاصم ان کی ماں ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت تہین یہ وہی عاصم
ہین جنہون نی اوس عورت کی بیٹی سے نکاح کیا تہا جو دودہ مین پانی
ملاتی تہی ابووائل نی کہاہے عمر کا گذر ایک بڑہیا پر ہوا وہ شیر فروش تہی سوق
لیل مین اوس سی کہا ای بڑہیا تو مسلمانون کو اور زائران بیت اللہ کو دہوکا
ندیا کر اور دودہ مین پانی ملاکر فروخت نکیا کر اوسنے کہا بہتر ہے پہر جب دوبارہ
اوسپر گذر ہوا کہا اے بڑہیا مینے تجسے نہ کہا تہا کہ تو دودہ مین پانی نہ ملایا کر
اوسنے کہا واللہ مینے یہ کام نہین کیا ہے اوسکی دختر نے دیرہ کی اندر سے کہا
ای ماں غشا وکذبا جمعت علی نفسک عمر نی یہ کہنا اوسکا سن لیا اور چاہا کہ
بڑہیا کو سزا دین لکن اس گفتگو دختر کی وجہ سی اوسکو چہوڑ دیا پہر اپنی اولاد
کی طرف التفات کر کے کہا تم مین کون اسکو بیاہتا ہے شاید اللہ تعالی اس کے
شکم سے کوئی روح پاک مثل اسکے نکالی عاصم بن عمر نی کہا مین اس سی بیاہ کرونگا
تب عمر نی اوس دختر کا بیاہ عاصم سی کر دیا اوس کے پیٹ سی ام عاصم پیدا
ہوئی اور عبد العزیز بن مروان نی ام عاصم سے نکاح کیا اوس سی عمر بن عبد العزیز
پیدا ہوئے پہر بعد ام عاصم کے حفصہ سی نکاح کیا حفصہ کے حق مین کہا گیا کہ
لیست حفصۃ من رجال ام عاصم بعدہ سنہ مین عاصم کی وفات ہوئی اونکی
نسل باقی ہے پنجم عیاض ان کی ماں عاتکہ بنت زید تہین ششم زید اصغر ہفتم

عبید اللہ ان دونون کی مان ملیکہ بنت جرول خزاعیہ تہین عبید اللہ شدید البطش
تہے جب عمر والد اون کی مقتول ہوئے تو تلوار نکالکر ہرمزان و جفینہ کو قتل
کرڈالا جفینہ ایک مرد نصرانی اہل حیرہ سے تہا اور دختر صغیر ابو لولؤہ کو بہی
قتل کیا جب عبید اللہ کو واسطی قصاص لینے کے پکڑا تو یہ عذر کیا کہ عبد الرحمن
بن ابی بکر نے مجہے خبر دی تہی کہ اونہون نے ابو لولؤہ و ہرمزان و جفینہ کو ایک
مکان مین جا کر مشورہ کرتی ہوئے دیکہا ہے اور اون کے پاس ایک خنجر دو دم تہا
جسکا قبضہ درمیان مین تہا اوسی کی صبح کو عمر قتل کیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ
نے عبد الرحمن کو بلا کر دریافت کیا عبد الرحمن نے کہا سکین کو دیکہو اگر ذات الطرفین
ہو تو پہر اجتماع قوم کا قتل عمر پر ثابت ہے دیکہا تو وہ چہری دوسر کہتی تہی
تب عمرو بن العاص نے کہا کل امیر المومنین مارے گئے اور آج اون کا بیٹا
قتل کیا جائیگا لا واللہ یہ ہرگز نہو گا تب عثمان نے قتل کرنا عبید اللہ کا موقوف
رکہا پہر عبید اللہ معاویہ سے جا ملے اور ہمراہ معاویہ کے حرب صفین مین مارے گئے
اون کی نسل باقی ہے زید اصغر و عبید اللہ کے بہائی ایک مان سے تہی عبید اللہ
بن ابی جہم بن حذیفہ اور حارثہ بن وہب خزاعی تہے اور عبد الرحمن اوسط
ان کی مان لہیہ ام ولد تہی اور عبد الرحمن اصغر کی مان بہی ام ولد تہی ان
تینون مین ایک کنیت بابی شحمہ تہا اور دوسرا ملقب مجبر ابو شحمہ وہی ہین جن کو عمر
نے ایک حد مین مارا یہان تک کہ مرگئی ان کی نسل نہین ہے ہان مجبر کی نسل

تہی لکن کوئی اون مین سے باقی نہین رہا ذکرہ ابن قتیبہ مگر اسد الغابہ مین
کہا ہے کہ عبد الرحمن اصغر وہی ابو المجبر ہین اور مجبر کا نام بہی عبد الرحمن تہا
اونکو مجبر اس لیے کہتے تہے کہ ان سی اور ایک لڑکی سے ہاتہا پائی ہوئی اُنکا
ایک عضو شکست ہوگیا ان کو پاس ان کی عمہ حفصہ ام المومنین کے لائے اور
کہا اپنی برادر زادی کو دیکہو کہ یہ منکسر ہوگیا ہے کہا یہ منکسر نہین ہے بلکہ مجبر ہے
قالہ ابو عمرو دارقطنی نے کہا ہے کہ عبد الرحمن اوسط وہی ابو شحمہ ہین جو حد مین
مجلود ہوئے اور مر گئے نور الابصار مین قصہ اجرای حد کا ابو شحمہ پر عمرو بن
العاص اور مجاہد و ابن عباس سی تفصیلوار نقل کرکے کہا ہے اخرجہ عبد اللہ الکلبی
فی کتاب المنتقی انتہی من الریاض النضرۃ واخرجہ عبد الله علی مختصرا بتغییر الالفاظ
سو اگر یہ قصہ ثابت ہے تو دلیل ہے کمال صدق و دیانت و امانت عمر کی
لکن بعض نی شاید اسکا انکار کیا ہے واللہ اعلم رہی دختران عمر رضی اللہ عنہ سو
ایک حفصہ زوج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین یہ شقیقہ عبد اللہ و عبد الرحمن اکبر ہین
دوم رقیہ یہ شقیقہ زید اکبر ہین ان کی شوہر ابراہیم بن نعیم بن عبد اللہ تہے
یہ بی ولد مر گئین سوم فاطمہ انکی مان ام حکیم بنت الحارث بن ہشام بن مغیرہ
تہین ان کے شوہر انکے ابن عم عبد الرحمن بن زید بن الخطاب تہے اونسی
عبد اللہ پیدا ہوی ذکرہ الدارقطنی چہارم زینب انکی مان فکیہہ نام تہین انکا
نکاح عبد اللہ بن عبد اللہ بن سراقہ عدوی سے ہوا تہا یہ اپنی بہن حفصہ سی

راوی ہین ذکرہ ابن قتیبۃ وغیرہ **ف** سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین
بذیل ذکر ہجرت عمر رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ علی مرتضی نے کہا مین نہین جانتا
کہ ہجرت کی ہو کسی نے مگر چھپ کر مگر عمر بن خطاب کہ جب اونہون نے قصد
ہجرت کا کیا اپنی تلوار لگائی اور کمان باندہی اور ہاتہہ مین تیر لیے اور کعبہ
مین آئے صحن کعبہ مین اشراف قریش موجود تھے سات بار طواف کیا پہر
نزدیک مقام کی دو رکعت نماز پڑہی پہر اون کے حلقون پر الگ الگ گذرے
اور کہا شاھت الوجوہ جو کوئی یہ چاہے کہ اوسکی ماں وسکو روئی اور اوسکی
بچے یتیم ہو جاوین اور بی بی رانڈ ہو جاوے وہ مجہسے اس میدان مین نکلکر
ملاقات کرے جو پس پشت کعبہ ہے کوئی ایک پیچھے اون کے نہ نکلا نووی
کہتے ہین عمرؓ ہمراہ حضرتؐ کے سب مشاہد مین حاضر ہوئے اور وہان حد کے
ثابت قدم رہے حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہے اول من یصافحہ الحق
عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذ بیدہ فیدخل الجنۃ رواہ ابن
ماجۃ والحاکم عثمان بن مظعون کا لفظ رفعا یہ ہے ھذا غلق الفتنۃ و
اشار بیدہ الی عمر لایزال بینکم وبین الفتنۃ باب شدید الغلق ما عاش
ھذا بین اظھرکم اخرجہ البزار طبرانی کا لفظ ابن عباس سے رفعا یہ ہے
جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال اقرء عمر السلام واخبرہ
ان غضبہ عز ورضاہ حکم اور حدیث عائشہ مین کہا ہے ان الشیطان یفرق

من عمر رواہ ابن عساکر ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے ما فی السماء ملک
الا وھو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان الا وھو یفرق من عمر اخرج
ابن عساکر ایضا ابو ہریرہ فی رفعا کہا ہے ان اللہ باھی باھل عرفۃ عامۃ
وباھی بعمر خاصۃ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط اور حدیث نزع دلو بحوالہ
شیخین پہلے گذر چکی ہے نووی نے تہذیب میں کہا ہے قال العلماء
ھذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر و عمر و کثرۃ الفتوح وظھور الاسلام فی
زمن عمر انتھی ف ابو بکر صدیق کہتے تھے ما علی ظھر الارض رجل
احب الی من عمر علی نے کہا ہے اذا ذکر الصالحون فحی ھلا بعمر مجاہد
کہتے تھے کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدۃ فی امارۃ عمر فلما
اصیب بثت سفیان ثوری نی کہا ہے جس نے یہ زعم کیا کہ علی احق بولایت تھے
ابو بکر و عمر سے اوس نے تخطیہ کیا جملہ مہاجرین و انصار کا ابو اسامہ نے کہا تم
جانتے ہو کہ ابو بکر و عمر کون تھے ماں باپ تھے اسلام کے جعفر صادق فرماتے
ہیں انا بری ممن ذکر ابا بکر و عمر الا بخیر میں کہتا ہوں شیخین رضی اللہ عنہما
سے نشر کمالات نبوت و معارج رسالت کا ہوا اور علی مرتضی سے رواج
مدارج ولایت کا ہوا سو نبوت افضل ہے ولایت سے و لہذا مرتبہ شیخین کا
اسلام میں افضل و اعلی ہے علی مرتضی سے لیکن ناداں لوگ مقامات ولایت
کو منازل نبوت سی بہتر جانکر اتباع ظاہر سنت سی دور اور ابتداع فقراء تفضیلیہ

سی نزدیک ہین حالانکہ مجرد عبادت کو کچھہ منزلت سامنے علم کے نہین ہے
اور ایک عالم ہزار عابد سی زیادہ تر شیطان پر گران و بار خاطر ہوتا ہے
فائل اور اگر علماء آخرت عارف باللہ اور اولیاء خدا نہین ہین تو اللہ کے
بندون مین پہر کوئی ولی اللہ نہین ہو سکتا ہے عالم کا فرائض و واجبات
اسلام پر قاصر ہونا جاہل کے عبادات نافلہ و حفظ ملفوظات مشایخ سے
ہزار درجہ افضل تر ہے ایک مسئلہ کا سیکہنا سکہانا ہزار رکعت نماز سے
تطوعا بہتر ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** سیوطی نی کہا ہے بعض اہل علم نے موافقات
عمر بیس سے زیادہ بیان کیے ہین اور اکیس تک پہونچائی مجاہد نے کہا ہے
عمر کے ایک رائے ہوتی پہر اوسی کی موافق قرآن آتا علی نے کہا ہے
ان فی القرآن لرایا من رای عمر ابن عمر نی مرفوعا کہا ہے ما قال الناس
فی شئ وقال فیہ عمر الا جاء القرآن بنحو ما یقول عمر تاریخ الخلفاء مین
ذکر ان سب موافقات عمر کا گن کر لکہا ہے **ف** خزیمہ بن ثابت کہتے
ہین عمر جب کسیکو عامل مقرر کرتی تو اوسکو یہ لکہدیتے کہ برذون یعنی اسپ
ترکی پر سوار ہنو اور میدہ نکہائے اور باریک کپڑا نہ پہنے اور حاجتمندون سے
اپنا دروازہ بند نکری اگر ایسا کریگا تو سزا یاب ہوگا حسن کہتے ہین ایک دن
اپنے فرزند عاصم پر گذری وہ گوشت کہا رہے تہے کہا یہ کیا ہے کہا اسکو
جی چاہا تہا فرمایا کیا جس چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہاتا ہے کفی بالمرء سرفا

ان یاکل کل ما اشتہی سفیان بن عیینہ کہتے ہین عمر فرماتی تہے احب الناس
الی من رفع الی عیوبی ؎

از صحبت دوستی برنجم
کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم بیباک
تا عیب مرا بمن نماید

ابن عمر کہتے ہین عمر کیسے ہی غصے مین ہوتے جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا یا اللہ
سے ڈراتا یا کوئی آیت قرآن کی پڑہتا اوسی وقت رک جاتے تہے ف
اولیات عمر رضی اللہ عنہ بہت ہین عسکری کہتے ہین سب سے اول یہی
موسوم بامیر المومنین ہوئے اور تاریخ ہجرت لکہی اور بیت المال مقرر کیا اور
قیام شہر رمضان مسنون کیا اور رات گوشت کیا اور ہجو کرنی پر سزا دی اور
شرابخواری پر اسی درہ لگائے اور متعہ کو حرام کیا اور بیع امہات الاولاد سے
نہی فرمائی اور نماز جنازہ مین چار تکبیرین مقرر رکہین اور کچہری مقرر کی اور
مصر سے غلہ مدینے مین منگوایا اور اسلام مین احتباس صدقہ کا کیا اور فرائض
مین عول مقرر کیا اور خیل کی زکوۃ لی اور اطال اللہ بقاءک کہا اور درہ نکالا
یہ تلوار سے بہی زیادہ خوفناک تہا اور شہرون مین قاضی مقرر کیے اور شہر
بسائے جیسے کوفہ بصرہ جزیرہ شام مصر موصل علی مرتضے کا گذر مساجد مین
بماہ رمضان ہوا وہان قنادیل روشن تہے کہا نور اللہ علی عمر فی قبرہ کما
نور علینا فی مساجدنا ابن سعد کہتے ہین ایک گہر بنایا اوسمین آٹا ستو کہجور

زیب و دیگر اشیاء محتاج الیہا رہتے تھے درمیان مکہ و مدینہ کی سرائے طیار کی یہود کو حجاز سے طرف شام کے نکالدیا اور اہل نجران کو طرف کوفہ کی خارج کردیا اور مقام ابراہیم کو وہان رکہا جس جگہہ اب ہی ورنہ پہلے ملصق بکعبہ تہا ایک بار گہوڑے پر سوار تہے کپڑا ران سی ہٹ گیا اہل نجران نے ران مین ایک تل دیکہکر کہا ھذا الذی نجد فی کتابنا انہ یخرجنا من ارضنا کعب احبار نی عمر سے کہا تہا ہم تمکو اللہ کی کتاب مین ایک باب پر ابواب جہنم سی پاتی ہین کہ تم لوگون کو وقوع جہنم سے روکتے ہو جب تم مرجاؤگی وہ قیامت تک آگ ہی مین گہستے رہین گے ف ابن عباس کہتے ہین مینے اللہ تعالی سے ایک سال تک بعد موت عمر کے دعا کی کہ مجہی عمر رض کو دکہائے مینے خواب مین دیکہا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہتے ہین مینے کہا بابی انت وامی یا امیر المومنین ما شانک آپکا کیا حال ہے کہا ھذا اوان قد فرغت وان کاد عرش عمر لیہد لو لا انی لقیت ربا رؤفا رحیما رواہ ابن عساکر ابن عمر نی عمر کو خواب مین دیکہا کہا تم نے کیا کیا کہا مین کب سی تم سے جدا ہون کہا بارہ برس سے کہا انما انفلت الآن من الحساب ایک مرد انصار نی دعا مانگی کہ وہ عمر کو خواب مین دیکہے دس برس کی بعد دیکہا کہ پسینا ماتہے سے پونچہتے ہین کہا اے امیر المومنین تم نی کیا کیا فرمایا الآن فرغت ولو لا رحمۃ ربی لھلکت سیوطی نی ایک فصل مستقل

اخبار و قضایائے عمر مین لکھی ہے اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے حکایت
شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہین ایک شخص ابوبکر و عمر کو دشنام دیتا تہا اوسکی
زوجہ و اولاد اوسکو منع کرتی وہ نمانتا اللہ نے اوسکو مسخ کردیا اوس کی صورت
خنزیر کی سی ہوگئی اوسکی گلے مین ایک بڑی زنجیر تہی اوسکا بیٹا لوگون کو
نزدیک اوسکی لیجاتا وہ دیکہتے پہر وہ بعد چند روز کے مرگیا بیٹے نے اوسکو ایک
مزبلہ پر پہینکدیا شیخ کہتے ہین مینے اوسکو اپنی آنکہہ سے اوسکی زمانہ حیات
مین دیکہا کہ وہ سور کی سی آواز کرتا تہا اور روتا تہا محب طبری کہتے ہین
کہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ مین اوسکے بیٹے سے ملا اور مینے کہا کہ وہ چیخ
مارتا تہا اور کہتا تہا کہ تو ابوبکر و عمر کو گالی دے لیکن مینے یہ کام نہین کیا انتہی
نسأل اللہ حسن الختام والعافیۃ فی دار المقام

ذکر مناقب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

انکی دادا ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہین حضرت سے
انہین عبد مناف مین جاملتے ہین عثمان اور عبد مناف کے درمیان
چار پدر ہین اور حضرت و عبد مناف کے درمیان سہ پدر اس حساب سے
یہ اقرب برسول خدا ہین ہر چہار مین بعد علی مرتضے انکی مان اروی بنت
کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس ابن عبد مناف تہین اور اروی کی مان
ام حکیم بنت عبد المطلب ہین یہ قدیما اسلام لائین اور دو ہجرتین کین عثمان

طائف مین بسال ششم عام الفیل سے پیدا ہوی انکا اسلام ہاتھہ پر ابوبکر
کی ہوتہا قبل اس کی کہ حضرتؐ دار ارقم مین داخل ہون یہ اوس وقت ۲۹ سالہ
تھے یا ۳۳ سالہ ابن اسحق نی کہا یہ اول مردم ہین اسلام مین بعد ابوبکر و علی
و زید بن حارثہ کی اور ثالث خلفا ہین بجز بدر کے سب شاہد مین حاضر ہوے
حضرتؐ ان کو بسبب اپنی دختر رقیہ کے چھوڑ گئے تہے وہ بیمار تہین لکن انکا سہم
دیا اور اونکی لیی اجر ثابت کیا و لہذا اہل بدر مین گنے جاتی ہین گویا کہ وہان
حاضر تہے اور بیعۃ الرضوان مین حضرتؐ نی اونکی بیعت لی اپنے ہاتھہ سے اور
بارہا بالخصوص اونکیلیی دعا کی ابوسعید خدری کہتے ہین مینے حضرتؐ کو دیکھا
اول لیل سے تا طلوع فجر کہتے تہے اللھم انی رضیت عن عثمان فارض عنہ
اور فرمایا غفر اللہ لک یا عثمان ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما
اعلنت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ اور فرمایا ہے اشد امتی حیاء عثمان
رواہ الطبرانی اور فرمایا عثمان فی الجنۃ رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان
احیی امتی واکرمھا رواہ ابونعیم اور فرمایا عثمان حیی تستحیی منہ الملائکۃ
رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان رفیقی فی الجنۃ رواہ الترمذی فی سننہ
اور فرمایا عثمان ولیی فی الدنیا والاخرۃ اور فرمایا رحمک اللہ یا عثمان
ما اصبت من الدنیا ولا اصابت منک اور فرمایا یا عثمان انک ستبتلی
بعدی فلا تقاتلن اور فرمایا یوم یموت عثمان یصلی علیہ ملائکۃ السماء

اور فرمایا یشفع عثمان فی سبعین الفا عند المیزان ممن استوجبوا النار
عائشہ کہتی ہین حضرتؐ نے جب ام کلثوم کو عثمان کی ساتھہ بیاہا فرمایا تیرا
شوہر اشبہ مردم ہے تیری جد ابراہیم اور تیری باپ محمدؐ سے علی کہتے ہین
عثمان پاس حضرتؐ کے آئی حضرتؐ کا زانو کھلا ہوا تہا اوسکو چھپا لیا کہا
ابوبکر و عمر و علی آئی آپ نی زانو نہ چھپایا فرمایا مین شرم کرتا ہون اوس سے
جس سے فرشتے شرم کرتے ہین اس حدیث کو مسلم نی مطولاً عائشہ سے
روایت کیا ہے جابر کہتے ہین ایک مرد کا جنازہ آیا حضرتؐ نی اوسپر نماز نہ
پڑہی کہا آپ تو کبہی کسی جنازے پر نماز نہین ترک کرتی ہین فرمایا انہ کان
یبغض عثمان فابغضہ اللہ عزوجل عبد الرحمن بن خباب کہتے ہین جب
عثمان نی جیش عسرت کو طیار کر دیا اور تین سو اونٹ مع احلاس و اقتاب دیی
تو حضرتؐ نے فرمایا ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ رواہ الترمذی
عبد الرحمن بن سمرہ نی کہا عثمان ہزار دینار جیش عسرت مین لائی اور سامنے
حضرتؐ کے ڈالدیی فرمایا ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم دو بار اسی طرح کہا
رواہ احمد خرید چاہ رومہ پر حضرتؐ نی عثمان کو وعدہ جنت کا دیا تہا اسی طرح
زیادت فی المسجد پر بابت خرید کرنے مکان فلان شخص کے واسطی شمول مسجد
کے اسی طرح جب کوہ ثبیر واقع مکہ نے جنبش کی تو فرمایا اسکن ثبیر فانما علیک
نبی و صدیق و شہیدان اوس وقت ہمراہ حضرتؐ کی ابوبکر و عمر و عثمان ستے

رواه الترمذی والنسائی والدارقطنی بطوله حدیث مره بن کعب مین آیا ہے
کہ حضرت نے ذکر فتن کا کیا اتنے مین عثمان نکلے فرمایا هذا یومئذ علی الهدی
رواه الترمذی وحسنه وابن ماجة اور عائشہ نے کہا کہ عثمان سے فرمایا
لعل الله یقمصك قمیصا فان ارادوك علی خلعه فلا تخلعه لهم رواه
الترمذی وابن ماجة حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت نے ذکر ایک فتنہ
کا کیا پھر عثمان کی حق مین کہا یقتل هذا فیها مظلوما رواه الترمذی وحسنه
ابو سہلہ مولی عثمان نے کہا کہ حضرت نے عثمان سے سرگوشی کی عثمان کا رنگ
دگرگون ہوتا تھا جب یوم الدار ہوا ہم نے کہا کیا ہم مقاتلہ نکرین کہا نہین
حضرت نے مجھے ایک امر کا عہد لیا ہے مین اپنے نفس کو اوسپر صابر دونگا
رواه البیهقی فی دلائل النبوة وہ عہد یہی عدم خلع خلافت تھا انس کہتے ہین
حضرت کوہ احد پر چڑھے ابوبکر و عمر و عثمان ہمراہ تھے پہاڑ نے جنبش کی
حضرت نے اوسکو پانون سے ٹھوکر ماری اور کہا اثبت احد فانما علیك
نبی وصدیق وشهیدان رواه البخاری حدیث ابو موسی مین بذیل قصہ حائط
رفعا آیا ہے بشره بالجنة علی بلوی تصیبه متفق علیه **ف** سیوطی نے کہا
تزوج عثمان کا رقیہ بنت حضرت سے قبل نبوت کے ہوا تھا شبہای غزوہ
بدر مین رقیہ کا انتقال ہوا اونکی بیماری کی وجہ سے عثمان باذن آنحضرت
حاضر بدر نہوسکے اور جس دن اونکو دفن کیا اوسی دن مژدہ فتح مسلمین بدر پہنچی

مین پہونچا بہر حضرتؐ نی نکاح ام کلثوم کا عثمان سے کردیا سنہ ۹ ہجری
مین انکا انتقال بہی ہوگیا اہل علم نے کہا ہے سوا عثمان کے کوئی شخص
ایسا معلوم نہین ہوتا جسنے دو دختر پیغمبر سے تزوج کیا ہو اسی جگہہ سے انکو
ذوالنورین کہتے ہین یہ سابقین اولین اور اول مہاجرین اور ایک عشرۂ
مبشرہ اور ایک ان چہہ شخصون مین سے ہین جن سے حضرتؐ راضی ہوے
اور ایک ہین ان اصحاب مین سے جنہون نی قرآن کو جمع کیا بلکہ ابن عباد
نے کہا ہے لم یجمع القرآن من الخلفاء الا هو والمامون ابن سعد کہتے ہین
حضرتؐ ان کو غزوۂ ذات الرقاع و غطفان مین اپنا خلیفہ کر گئے تہے ایکسو
چہیالیس احادیث مرفوعہ انسے مروی ہین عبدالرحمن بن حاطب کہتے ہین
مینی حضرتؐ کے اصحاب مین کسیکو ان سی زیادہ اتم و احسن الحدیث نہین
دیکہا مگر یہ ایک ایسے شخص تہے کہ تحدیث سی ڈرتے تہے ابن سیرین نی کہا یہ
اعلم صحابہ تہے ساتہہ مناسک کی انکے بعد ابن عمر تہے تاریخ الخلفاء مین باب
لعت ذاالنورین چند روایات لکہے ہین ابن عساکر نی چند طریق سے روایت
کیا ہے کہ ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه
ابیض مشربا صفرة وحمرة بوجهه نکتات جدری کثیر اللحیة عظیم الکرادیس
بعید ما بین المنکبین خدل الساقین طویل الذراعین شعره قد کسا
ذراعیه جعد الراس اصلع احسن الناس ثغرا جمته اسفل من اذنیه

یخضب بالصفرۃ وکان قد شد اسنانہ بالذہب نور الابصار مین کہا ہے
عثمان سفید رنگ تھے اور بعض نے کہا گندم گون تھے اور رقیق البشرہ بسیار
موی سر بزرگ ریش عبد اللہ بن حزم مازنی کہتے ہین مینے عثمان بن عفان
کو دیکہا مینے کبھی کوئی مرد و عورت خوبصورت تر اون سے نہین دیکھے
اخرجہ ابن عساکر موسی بن طلحہ کہتے ہین کان عثمان اجمل الناس حکایت
اسامہ بن زید کہتے ہین حضرتؐ نے مجھے گہر عثمان کے بہیجا ایک رکابی مین
گوشت دیکر مین گیا تو رقیہ بیٹھی تہین مین کبھی طرف اون کی نظر کرتا اور
کبھی طرف چہرہ عثمان کے جب واپس آیا تو حضرتؐ نے فرمایا تو دونون پر
داخل ہوا تہا مینے کہا ہان فرمایا ہل رایت زوجا احسن منہما مینے کہا نہین
ای رسول خدا رواہ ابن عساکر انس کہتے ہین سب سے پہلے مسلمانون مین
طرف حبش کی ہجرت خود عثمان نے کی حضرتؐ نے فرمایا ان عثمان
لاول من ہاجر الی اللہ باہلہ بعد لوط رواہ ابو یعلی حدیث ابن عمر مین فرمایا
ہے انا نشبہ عثمان بابینا ابراہیم ابوہریرہ کا لفظ ہے عثمان من اشبہ
اصحابی بی خلقا رواہ ابن عساکر حدیث علی مین آیا ہے کہ عثمان سے فرمایا
لوان لی اربعین ابنۃ زوجتک واحدۃ بعد واحدۃ حتی لا یبقی منہن
واحدۃ رواہ ابن عساکر ف بعد وفات عمرؓ کے روز دوشنبہ ۲۳ ماہ
ذیحجہ مین جبکہ دو راتین باقی تہین بیعت عثمان کی ہوئی اونکی خلیفہ ہوتے

محرم سنہ ۲۴ شروع ہوا بعض نی کہا بیعت روز شنبہ غرہ محرم سنہ مذکور کو
ہوئی تین دن بعد دفن عمر کے مختصر مین کہا ہے جب وفات فاروق کو
تیسرا دن ہوا عبد الرحمن بن عوف باہر آئے اونکی سر پر وہ عمامہ تہا جو حضرت
نے باندہا تہا تلوار لگائے ہوئے منبر پر چڑہے اور کہا اے لوگو مین نے
پوچہا تم سے چہرا و سرا تمہاری امام کو مینے نہین پایا تمکو کہ برابر کرو تم کسی
شخص کو ان دو مردون مین سے علی یا عثمان پہر کہا اے علی اوٹہو علی
اوٹہ کر نیچے منبر کے کہڑے ہوئے اور عبد الرحمن نی اونکا ہاتہ پکڑا اور کہا کیا
تم مجہسے بیعت کروگے اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابوبکر و عمر کی فعل
پر علی نی کہا اللھم لا ولکن علی جھدی من ذلك وطاقتی عبد الرحمن نی ہاتہ
علی کا چہوڑ دیا پہر کہا اوٹہو اے عثمان وہ اوٹہے اونکا ہاتہ پکڑ کر کہا مین تمسے
بیعت لیتا ہون سو کیا تم میری بیعت کروگے کتاب خدا و سنت رسول و
فعل ابی بکر و عمر پر کہا اللھم نعم تب عبد الرحمن نی سر اپنا طرف سقف مسجد کو اوٹہا کر
کہا اللھم اسمع قد خلعت ما فی رقبتی من ذلك فی رقبة عثمان تب لوگ
ازدحام کرکے عثمان سی بیعت کرنے لگی اور عبد الرحمن منبر پر اوس جگہ بیٹہے
تہے جہان حضرت بیٹہے تہے اور عثمان نیچے اونکی درجہ دوم مین تہے اور
لوگ بیعت کرتے جاتی تہے ف عبد الرحمن جب واسطے مبایعت کے بیٹہے تو
اللہ کی حمد وثنا کی پہر کہا انی رایت الناس یابون الا عثمان اخرجه ابن عساکر

دوسری روایت مین یون ہے کہ عبد الرحمن نے کہا اما بعد یا علی فانی
قد نظرت فی الناس فلم ارھم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک
سبیلا پہر عثمان کا ہاتہہ پکڑ کر کہا نبا یعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ
وسنۃ الخلیفتین بعدہ اور مہاجرین وانصار نے بیعت کی مسند احمد
مین آیا ہے کہ ابو وائل نے کہا مینے عبد الرحمن بن عوف سے پوچھا کہ تم نے
عثمان سے بیعت کی اور علی کو چھوڑ دیا کہا میرا کیا قصور ہے مینے تو علی ہی
سے ابتدا کی تہی اور کہا تہا ابا یعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی
بکر وعمر لکن علی نے یہ کہا فیما استطعت پہر مینے عثمان پر عرض کیا اونہون
نے میرا کہنا مان لیا ف طبقات شعرانی مین کہا ہے عثمان دن کو روزہ
رکہتے رات کو قیام کرتے مگر اول شب مین سوتے اور اکثر ایک رکعت
مین قرآن ختم کیا کرتے لوگون کو خطبہ سناتے اور ایک ازار عدنی موٹی چار یا
پانچ درہم کے پہنے ہوتے اور لوگون کو طعام امارت کہلاتے اور خود گہر مین جاکر
سرکہ وتیل کہاتے اور اپنے غلام کو اپنے ہمراہ ردیف کرتے اسکو عیب نجانتے اور جب
مقبرہ پر گذرتے اتنا روتے کہ داڑہی بہیگ جاتی انتے میر رومہ چالیس ہزار درہم
کو مول لیکر وقف کیا زمانۂ ابو بکر مین قحط ہوا تہا ایک ہزار شتر انکے زیت وزبیب
بہر کر آئے لوگ دوڑے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا تمکو ہماری ضرورت معلوم ہے
کہا حباوکرامۃ میری خریداری پر مجہے کیا نفع دوگے کہا ایک درہم مال

کی دو درہم کہا مجھے زیادہ ملتا ہے کہا چار درہم سہی کہا اس سے بھی زیادہ
ملتا ہے کہا پانچ درہم کہا اس سے بھی زیادہ دیتے ہین کہا مدینے مین ہمین
تاجر ہین ہم سے پہلے کون آیا جو تمکو زیادہ دیتا ہے کہا اللہ تعالی مجھکو
ہر درہم پر دس گنا دیگا تمہارے پاس اس سے زیادہ ہے کہا نہین فرمایا
مین اللہ کو گواہ کرتا ہون کہ جو کچھ یہ اونٹ لاد کر لائے ہین یہ سب صدقہ ہی
واسطی اللہ کے مساکین و فقراء مسلمین پر انتہی من الغرر والعرف انکے
ایام خلافت مین بہت فتوح ہوئی سیوطی نی ذکر اونکا سالوار کیا ہے
جیسے سابور افریقیہ سواحل اردن و سواحل روم و اصطخر اخیرہ و فارس اولی
و طبرستان و سجستان و اساورہ و ری و قبرس و ارض خراسان و نیشاپور رو
طوس و سرخس و مرو و بیہق جب یہ بلاد فتح ہوئے تو خراج کثیر اور مال وافر
پاس عثمان کے آیا یہانتک کہ خزائن مقرر ہوئے اور ادرار رزق ہوا
ایک ایک شخص کو ایک ایک لاکھ بدرہ دیتے ہر بدرہ مین چار ہزار اوقیہ ہوتے
سنہ ۳۵ مین مقتول ہوئی بارہ برس کی خلافت مین چھہ برس تک کسی شئے
مین لوگون نی اونپر اعتراض نکیا بلکہ عمر بن خطاب سی زیادہ اونکو دوست
رکھتے تھے اس لیے کہ عمر کے مزاج مین شدت تھی پھر چھہ برس باقی مین
اونہون نی اپنے اقربا و اہل بیت کو عامل و والی بلاد و امصار مقرر کیا اور
بی حساب مال دیا اور کہا کہ یہ دینا بطور صلہ رحم کے ہے ابوبکر و عمر کو اسی طرح

صلہ کرنا چاہیے تہا لکن اونہون نی نہین کیا اسپر لوگون نی عثمان سے انکار
کیا اخر جابن سعد یہ اکثر بنی امیہ کو والی ولایات کرتے تھے جن کو
صحبت آنحضرت صلعم کی نہتی اور جب اونکی شکایت آتی تو معزول نکرتے ابن
ابی سرح کو عامل مصر کیا تہا اوس کی شکایت آئی اوسپر لوگون کے کہنے سننے
سے محمد بن ابی بکر کو مقرر کیا سپر مروان کا ایک خط بنام ابن ابی سرح پکڑا گیا جسمین
اشارہ طرف قتل محمد بن ابی بکر کے تہا آخر سات سو نفر اہل مصر نی آکر محاصرہ
کر لیا اور نوبت قتل عثمان کی آئی اس قصہ کو مفصلا سیوطی نی تاریخ الخلفاء
مین لکہا ہے یہ واقعہ اوسط ایام تشریق مین دن جمعہ کے ۱۸ ذیحجہ کو ہوا اور
شب شنبہ کو درمیان مغرب و عشا حش کوب واقع بقیع مین مدفون ہوے
اور بعض نے کہا کہ دن چہارشنبہ یا دوشنبہ ۲۶ ذیحجہ کو مارے گئے اوسوقت
عمر اونکی ۸۲ سال یا ۸۱ یا ۸۴ یا ۸۶ یا ۸۹ یا ۹۰ سال کی تہی علی اختلاف الاقوال
زبیر نے اونپر نماز جنازہ کی پڑہی جن لوگون نے عثمان پر چڑہائی کی تہی اکثر
اونمین مجنون ہوگئے حذیفہ نے کہا یہ اول فتنہ تہا اور آخر فتنہ خروج دجال
کا ہوگا جس کسیکی دل مین برابر دانہ رائی کے محبت قتل عثمان کی ہوگی وہ
تابع دجال ہوجاویگا نقش خاتم انکا یہ تہا امنت بالذی خلق فسوی سب سے
اول بعد حضرت صلعم کے انہین نی جاگیر دی حمی مقرر کیا آواز تکبیر پست کی
مسجد مین خلوق ملا اور جمعہ مین اذان اول مقرر کی اور موذنین کے لیے رزق

مقرر کیا اور عید مین خطبہ پہلی پڑہا اور اپنی مان کی حیات مین خلیفہ ہوئے
اور مسجد مین مقصورہ بنایا اور لوگون کو ایک قرارت پر جمع کیا سب سے پہلے
جو بدعت مدینہ مین نکلی یہ تہی کہ لوگون نی کبوتر اوڑانا شروع کیا اور جلاہقات
پر تیر لگایا آخر عثمان نے ایک شخص کو مقرر کرکے وہ ساری جلاہقات
تڑوا ڈالی انتھی من تاریخ الخلفاء ملخصا ؁ ا ورۃ ابو قلابہ کہتے ہین مین شام
مین تہا ہمراہ رفقہ کے مینے ایک آدمی کو سنا کہتا ہے واویلاہ من النار مینے
جاکر دیکہا ایک مرد ہر دو دست و پائی بریدہ کورچشم اوندہے منہہ پڑا چلاتا ہے
مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا مین بہی اونمین تہا جو عثمان پر یوم الدار داخل
ہوئے تہے جب مین عثمان کی قریب گیا اونکی بی بی چلائی مینے اوسکو ایک
طمانچہ مارا عثمان نی کہا مالاٹ قطع اللہ یدیك ورجلیك واعمی عینیك
وادخلك النار مجہکو ایک سخت لرزہ ہوا اور مین بہاگا اور اب اونکی دعا مین سے
فقط یہی آگ باقی ہے عیاذا باللہ **موعظہ** یزید بن عثمان کہتے ہین آخر خطبہ
جو عثمان نی پڑہا یہ تہا ایھا الناس ان اللہ انما اعطاکم الدنیا لتطلبوا بھا الآخرۃ
فلم یعطکموھا لترکنوا الیھا ان الدنیا تفنی والآخرۃ تبقی لا تبطرنکم الفانیۃ
ولا تشغلکم عن الباقیۃ اثروا ما یبقی علی ما یفنی فان الدنیا منقطعۃ
وان المصیر الی اللہ اتقوا اللہ فان تقواہ جنۃ من باسہ ووسیلۃ عندہ
واحذروا من اللہ الغیرۃ والزموا جماعتکم واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ

کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا انتہی ف

مروان بن الحکم انکا کاتب تہا اور کعب بن مسور وعثمان بن قیس قاضی

اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح برادر رضاعی انکا امیر مصر تہا اور دربان

انکا حمران غلام اور صاحب شرطہ عبداللہ بن معید سہمی اور محاضرات مین کہا

ہے کہ ابن قنفذ تیمی تہا نقش خاتم آمنت باللہ مخلصا تہا انکے ہاتہہ مین

خاتم حضرت تہی اوسی کو کاغذات پر لگاتے تہے وہ بیرارلیس مین گر گئی

تتمہ ذکر مین اولاد وغیرہ کے

ان کی اولاد مین نو پسر سات دختر تہین عبداللہ اصغر انکی مان رقیہ

بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض نے کہا فاختہ بنت غزوان

یہ صغر سن مین مر گئے یا ۶ برس کی عمر مین ایک مرغ نے انکی آنکہہ مین چونچ

ماردی تہی اوس سے بیمار پڑے اور انتقال کیا دوم عبداللہ اکبر یہ اس قو

اشرف اولاد تہے عقب وولد مین مقام منی مین انکا انتقال ہوا سوم

ابان کنیت ابو سعید یہ منجملہ رواۃ حدیث کی ہین حرب جمل مین ہمراہ عائشہ کے

حاضر ہوی کہتے ہین سب سے پہلی یہی بہاگی اور شکست کہائی یہ ابرص احول

اصم تہے ایام عبدالملک بن مروان مین والی مدینہ ہی اور خلافت یزید بن

عبداللہ مین مری ان کی اولاد بہت ہے اور اندلس مین ہے چہارم خالد

انکی اور انکی والد کی ہاتہہ مین وہ مصحف تہا جسپر خون عثمان کا ٹپکا تہا ایک دفعہ

انکو لات ماری تھی اوس ہی بزمانۂ خلافت پدر مر گئے انہین کو کسیر کہتے
ہین انکی اولاد باقی ہے پنجم عمروان کی بھی نسل ہے ان کی مان بنت
جندب قبیلۂ ازد کی تھین ششم ہفتم سعید و ولید ان دونون کی مان فاطمہ
بنت ولید تھین سعید مکنی بابی عثمان تھے معاویہ نے انکو والی خراسان کردیا تھا
اوسی جگہہ مارے گئے یہ معاویہ کی طرف سے وہان کے حاکم تھے ہشتم عبدالملک
یہ بچپن مین مرگئے انکی مان ملیکہ ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاری تھین نہم کا
ذکر ہو گیا ہے لڑکیان سوا ایک مریم خواہر عمرو لامہ اور ام سعید اخت سعید
تھے ان کی شوہر عبداللہ تھے اور عائشہ انکی شوہر حارث بن الحکم بن العاص تھے
پھر ابن الزبیر نے اون سے نکاح کیا ام ابان ان سے مروان بن الحکم
بن العاص کا بیاہ ہوا تھا ام عمرو انکی مان رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
تھین مریم صغریٰ انکی مان نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ تھین انکے شوہر عمرو بن الولید
بن عقبہ بن ابی معیط تھے ام البنین انکی مان ام ولد تھین ذکرہ بعض المورخین
مین کہتا ہون میری مان کا نسب حضرت عثمان سے جا کر ملتا ہے بروے
صحیح میری گھر مین ایک ہی شیخانی آئی تھین اللھم اغفرلی ولوالدی وارحمھما
کما ربیانی صغیرا اور میری زوجہ مرحومہ صدیقی النسب تھین رحمہا اللہ تعالی
مگر کسی فاروقی النسب کا آنا اب تک معلوم نہین ہے سوا ان دو بیبیون کے
باقی سب سادات تھین مگر امہات ائمۂ اہل بیت کہ غالبا امہات الاولاد گذری ہین

ف نورالابصار و تاریخ الخلفاء مین مذکور ہے کہ جب عثمان کی بی بی چلائین
کہ امیر المومنین قتل ہوئی تو حسن و حسین نے اندر گھر کے جاکر دیکھا تو اون کو
مذبوح پایا وہ رونے لگی یہ خبر علی و طلحہ و زبیر و سعد و غیرہ اکابر صحابہ کو پہونچی
سب کی عقل جاتی رہی اور استرجاع کیا علی نے حسن و حسین سے کہا عثمان
کس طرح قتل ہوئی اور تم دروازی پر موجود تھے اور ایک طمانچہ حسن کو مارا
اور حسین کی سینے مین دہکا دیا اور محمد بن طلحہ کو برا کہا اور ابن الزبیر کو برا کہا
کی استیعاب مین سعید مقبری سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ بہی ہمراہ عثمان کے
محصور تھے عثمان نے کہا تم کو قسم ہے کہ تم تلوار نہ چلانا وہ تو میرا مارنا چاہتے ہین
مین مومنین کو اپنی جان دیکر بچاؤنگا مینے تلوار اوٹہا کر پہینکدی اب تک
معلوم نہین کہ کدہر گئی کعب بن مالک نے اس بارہ مین کیا خوب کہا ہے

وکف یدیہ ثم اغلق بابہ	وایقن ان اللہ لیس بغافل
وقال لاہل الدار لاتقتلوہم	عفا اللہ عن کل امرء لم یقاتل

سب سے پہلی گھر مین محمد بن ابی بکر صدیق داخل ہوئے اور داڑہی پکڑے
عثمان نے کہا ای بن اخی اسکو چہوڑدو واللہ تیرا باپ اسکا اکرام کرتا تہا وہ
شرماکر باہر نکل گئے کہتے ہین لیسار بن علیاص یا یسار بن عیاض اور سودان
بن حمران نے تلوارین مارین کریمہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم پر خون اوڑکر
پڑا دوسری روایت مین ہے کہ عمرو بن حمق سینہ پر بیٹہا اور تلوار سے ذبح کیا اور

عمیر بن صابی نے تسکم کچلا یہان تک کہ دو پسلیان ٹوٹ گئین تعیین قاتل
مین اسکی سوا اور بہی اقوال ہین عثمان اوس دن صائم تہے اسی طرح
تاریخ و روز و عمر قتل مین اختلاف ہے مالک نی کہا ہے کہ بعد قتل کے
تین دن تک مزبلہ پر پڑے رہے پہر اونہین خون آلود کپڑون مین دفن
کر دیا اور غسل نہ دیا کہتے ہین دن دفن کے ملائکہ حاضر ہوئے عثمان نے
حالت حصر مین بیس مملوک آزاد کیے اور کہا مینے آج کی رات حضرت صلعم اور
ابوبکرؓ و عمرؓ کو خواب مین دیکہا کہتے ہین تو صبر کر شب آئندہ ہماری ساتہ افطار
کرنا بعد قتل کے اونکے خزانے مین ایک صندوق مقفل ملا اوسکو کہولا اوس کے
اندر ایک ڈبیا تہی اوس مین ایک کاغذ تہا اس عبارت کا هذه وصية
عثمان بن عفان يشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً
عبده ورسوله وان الجنة حق وان النار حق وان الله يبعث من في القبور
ليوم لا ريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد عليها نحيا وعليها نموت وعليها
نبعث ان شاء الله تعالى من الآمنين برحمة الله انتهى من المحاضرات
مین کہتا ہون یہی عقیدہ ساری اہل سنت و جماعت کا ہے اللہ تعالے
اسی شہادت و اعتقاد پر مجہکو اور میری سارے اخلاف ذکور و اناث کو
جلائے مارے اوٹہائے اور اپنی رحمت عامہ سی برزخ و عقبی مین آتش
دوزخ سے امن بخشے اور بچائے اللہم آمین

ذکر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ابن عم رسول وسیف اللہ المسلول مظہر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب
ولادت ان کی مکہ مکرمہ مین اندر بیت اللہ کے ہوئی انسے پہلے کوئی بیت الحرام
کے اندر مولود نہین ہوا تھا یہ ولادت دن جمعہ کی ۱۳ محرم یا رجب کو سنہ ۳۰
مین عام الفیل سے ۳۰ یا ۲۵ برس پہلی ہجرت سے ہوئی یعنی دس یا بارہ
برس قبل معبث کی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین
مجتمع ہوتی ہین مع ابی طالب کی ہاشم مین ہاشم جد آنحضرت صلعم ہین یہ فاطمہ
اسلام لائین اور انہون نے حضرت صلعم کے ساتھہ ہجرت کی منقول ہے کہ جب
چاہتین کہ بت کو سجدہ کرین اور علی رضی اللہ عنہ انکی پیٹ مین تھے تو ہرگز
سجدہ نکر سکتین علی رض اپنا پانون اونکی پیٹ پر رکھدیتے اور اپنی پشت اونکی
پشت سے ملادیتے وہ جھک نسکتین ولہذا نزدیک ذکر علی کی کرم اللہ وجہہ
کہتے ہین یعنی اللہ نے اونکو سجدہ صنم سے کرم رکھا یہ فاطمہ اول ہاشمیہ ہین جنہون
نے ہاشمی جنا جب فاطمہ کا انتقال ہوا حضرت صلعم نے اونکو اپنے قمیص مین کفن
کیا کیونکہ نزدیک حضرت صلعم کے بمنزلہ ماں کی تھین اور اسامہ بن زید و ابوایوب
انصاری و عمر بن خطاب اور ایک غلام اسود کو حکم دیا کہ اونکی قبر کھودین چنانچہ
بقیع مین قبر کھودی پھر خود حضرت مین اوترکر دست مبارک سے اوسکو گہرا کیا اور
مٹی باہر نکالی پھر اوسمین لیٹ کر کہا اللہم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ولقنہا

حجتہا ووسع علیہا مدخلہا بحق نبیک محمدؐ والانبیاء الذین
من قبلی فانک ارحم الراحمین حضرتؐ سے کہا ہم نے آپکو دیکہا کہ آپ نے
انکے ساتہہ وہ کیا جو کسیکے ساتہہ ان سے پہلے نہین کیا تہا فرمایا مینے انکو اپنا
قمیص پہنایا تاکہ انکو قمیص جنت پہنایا جائے اور مین انکی قبر مین لیٹا تاکہ ضغطہ
قبر مین تخفیف ہو اس لیے کہ بعد ابوطالب کے یہ احسن خلق اللہ تعالی تہین بنابر
مین ساتہہ میرے کذا فی نور الابصار علی کی پرورش پاس حضرتؐ کے
ہوئی اہل مکہ کو قحط نے پکڑا خشک سالی سی اہل مروت واہل عیال کو نقصان
پہونچا حضرتؐ نے اپنے چچا عباس سے کہا اور یہ بنی ہاشم مین آسودہ حال
تہے کہ تمہارے بہائی ابوطالب کثیر العیال ہین اور لوگ قحط مین گرفتار ہین چلو ہم
تم چلکر اونکی عیال سے تخفیف کرین ایک مرد کو تم لو ایک کو مین لون عباس
نے کہا اچہا پہر پاس ابوطالب کے گئے اونہون نے کہا عقیل وطالب کو
میرے لیے چہوڑ دو پہر تم جانو تب حضرتؐ نے علی کو اپنی طرف لیا اور عباس
نے جعفر کو لیا علی ہمیشہ ہمراہ حضرتؐ کے رہے یہان تک کہ حضرتؐ مبعوث ہوئے
علی حضرتؐ پر ایمان لائے اوس وقت تیرہ برس کے تہے اور ابن اسحق نے کہا
دس برس کے تہے وقیل غیر ذلک یہ ہمراہ حضرتؐ کے سب مشاہد مین رہے
مگر تبوک کہ حضرتؐ انکو اپنے اہل مین چہوڑ گئے تہے علی نے کہا تخلفنی فی النساء
والصبیان فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ

لا نبی بعدی اخرجه الشیخان تاریخ الخلفا میں کہا ہے علی منجملہ عشرۂ مبشرہ
کے ہیں برادر حضرت بمواخات اور صہر حضرت بوجہ فاطمہ اور ایک سابقین
الی الاسلام اور احد العلماء الربانیین و شجعان مشہورین و زہاد مذکورین و خطبا
معروفین میں سے ہیں قرآن کو جمع کر کے حضرت پر عرض کیا اور ایک ہے کہ
نے انپر قرآن کو سنایا علی مرتضی کہتے ہیں حضرت دن دوشنبہ کی مبعوث ہوئے
اور میں سہ شنبہ کو اسلام لایا آٹھ یا نو یا دس سال کی عمر تھی اور کبھی صغر سن
میں بت پرستی نہیں کی جب حضرت نے ہجرت کی انکو مکہ میں چھوڑا کہ امانات
و ودائع مردم و وصایا پوری کر کے آویں بمواطن کثیرہ میں انکو نشان دیا
دیا ہے کہ انکو دس زخم لگی اور دن خیبر کے جب نشان دیا فرمایا فتح انکی
ہاتھ پر ہوگی احوال ان کی شجاعت کی اور آثار ان کی حروب میں مشہور ہیں
یہ ایک شیخ فربہ اندام اصلع بسیار موی میانہ قد مائل بقصر بزرگ شکم کلاں ریش
تھے ریش فی مابین ہر دو دوش کو پکڑ لیا تھا ریش سفید براق تھی بزرگ چشم گندم گوں
تھے انتہی نور الابصار میں کہا ہے تفصیل [illegible] عظیم العینین تھے داڑھی ان کی
عریض تھی ذخائر العقبی میں کہا ہے میانہ قد سیاہ و کلاں چشم خوبصورت تھے
گویا ماہ نیم ماہ ہیں عظیم البطن عریض مابین المنکبین تھا ان کی دوش میں
نرمی تھی عضد ساعدی جدا نہ تھا لگ گیا ان تھا شثن الکفین عظیم الکرادیس [illegible]
گویا گردن ابریق سیم تھی اسد الغابہ میں کہا ہے کان [illegible]

مطوبا بالحجبة گندم رنگ تھی دوسری اور سفید رنگ قریب سی اطیقطہ و سعید
تھی کہتے ہیں ہم اپنے کندھوں پر کھیر لادی ہوئے بازار میں فروخت کرتی
پھرتی تھے اور ہم لوگ تھے جب علی کو آتی ہوئے دیکھتے کہتے بزرگ اشکم علی کہتے
انکی کیا کہتے ہیں لوگ کہتے ہیں یقولون عظیم البطن فرماتی اعلاہ علم
واسفلہ طعام ابو رافع نے کہا علی نے قلعہ خیبر کا ایک کواڑ اوکھیڑ کر بچایا تھا وہاں
ہاتھ میں لیا پھر جب تک سے فتح الٰہی سے پھر ڈالدیا ہمنے دیکھا کہ آٹھ مرد
اوسکا پلٹنا سکی اور اوس سے ساکرتے کہ جابلیہ شخص اوسکو اٹھا سکی انکی
کنیت ابو الحسن تھی اور [illegible] نے انکو ابو تراب کہا تھا وہ اس کنیت اخیر سے
بہت خوش ہوتے تھے رواہ البخاری فی الادب المفرد انکی مرویات پانسوچھیاسی (٥٨٦)
حدیثیں ہیں اکیس تاکون نے صحابہ و تابعین میں سے انسے روایت کی ہے
واحدی نے کتاب اسباب النزول میں لکھا ہے طلحہ نے کہا میں صاحب البیت ہون
کنجی میرے ہاتھ میں ہے عباس نے کہا میں صاحب سقایہ ہون علی نے کہا
مینے سب لوگوں سے پہلے چھ ماہ نماز پڑھی ہے اور میں صاحب جہاد فی سبیل اللہ
ہون اسپر یہ آیت اوتری اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن
آمن باللہ والیوم الآخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ الخ اور
ابوذر غفاری نے کہا کہ علی نے رکوع میں اپنی انگشتری سائل کو دی اوسپر یہ آیت
آئی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الخ رواہ ابو اسحق بطولہ والثعلبی

فی تفسیرہ واحدی ابن عباس سے راوی ہین کہ علی کے پاس چار درہم
تھے اور کچھ نہ تھا ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک پوشیدہ ایک ظاہر
صدقہ کیا اوسپر یہ آیت نازل ہوئی الذین ینفقون اموالھم باللیل والنہار
سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
ابن عباس نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
اولئک ھم خیر البریۃ حضرت نے علی سے کہا انت وشیعتک طبرانی نے بسند
ضعیف علی سے روایت کیا ہے کہ میری خلیل نے کہا یا علی انک ستقدم
علی اللہ انت وشیعتک راضین مرضیین ویقدم اعداؤک غضابا مقمحین
پھر علی نے اپنا ہاتھ گردن سے ملا کر اقماح دکہایا نور الابصار مین کہا ہے وشیعتہ
ھم اھل السنۃ لانھم ھم الذین احبوا کما امر اللہ ورسولہ لا الروافض و
اعداءہ الخوارج انتہی علی رض کہتے ہین حضرت نے کریمہ وتعیھا اذن واعیۃ
مین فرمایا سالت اللہ ان یجعلھا اذنک یا علی ففعل جب سے جو کلام سنتے
حضرت سے سنا وہ مجھے یاد رہا ہین مین اوسکو نہین بہولا ابن عباس نے کہا
جب یہ آیت آئی انما انت منذر ولکل قوم ھاد حضرت نے فرمایا انا المنذر و
علی الھادی وبک یا علی یھتدی المھتدون دوسر لفظ ابن عباس کا یہ ہے
لیس ایۃ من کتاب اللہ یا ایھا الذین امنوا الا وعلی اولھا وامیرھا وشریفھا
ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلعم فی غیر مکان وما ذکر علیا الا بخیر ثعلبی نے

ذکر کیا ہی کہ جب حضرت نے غدیر خم مین فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
تو حارث بن النعمان نے کہا کہ یہ تم اپنی طرف سے کہتے ہو یا اللہ کی طرف سے
فرمایا اللہ کی طرف سے وہ واپس پھرا اور کہتا تھا اللهم ان کان ما یقول محمد
حقا فامطر علینا حجارة من السماء الخ ابھی راستہ تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اوسکی
سر پر آ لگا اور اوسکی دبر سے نکلا وہ مر گیا اسی پر یہ آیت آئی سأل سائل بعذاب
واقع للکافرین لیس له دافع نووی نے کہا خم نام ہے ایک غیضہ کا تین میل پر
جحفہ سے وہان ایک تالاب ہے اوسکو طرف غیضہ کے اضافت کر کے غدیر خم
بولتے ہین شیخ نور الانوار مین کہا ہے علما کہتے ہین لفظ مولی کا استعمال
استعمالہ مین بہت معانی کی آتا ہے اور قرآن ساتھ اون معانی کی وارد ہے
معنے اولی اللہ تعالی نے حق مین منافقین کے فرمایا ہے مأواکم النار ھی
مولاکم ای اولی بکم اور کبھی معنے ناصر قال تعالی ذلک بان الله مولی الذین
آمنوا وان الکافرین لا مولی لهم ای لا ناصر لهم اور معنے وارث قال تعالی
ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان ای ورثة اور معنے عصبه قال تعالی وانی
خفت الموالی من ورائی ای عصبتی اور معنے صدیق قال تعالی یوم لا
یغنی مولی عن مولی شیئا ای صدیق عن صدیق اور معنی سید و معتق
اور ظاہر ہے فیکون معنی الحدیث من کنت ناصرہ او حبیبه او صدیقه
فان علیا کذلک انتھی ہماری ایک معاصر سنی نے جو شیعی المذہب تھے

چند اجزا رکلان تحقیق معانی لفظ مولی مین سیاہ کیے ہین اور اپنی زعم مین
مولی کو بمعنی اولی کلام علما اہل لغت سی ثابت کیا ہے و فیہ بحث طویل
ف احادیث فضائل مرتضوی مین بہت آئی ہین سعد بن ابی وقاص
نے روایت کیا ہے انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
متفق علیہ اس سے شیعہ کا خلیفۂ بلا فصل ثابت کرنا علیؓ کو غلط ہے کیونکہ
ہارون چالیس برس پہلی سامنے موسے علیہ السلام کے مرگئے تھے اون کے
خلیفۂ بلا فصل نہین ہوئے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح وقت روانگی طور
کے موسیٰ ہارون کو قوم مین خلیفہ کر گئے تھے اسی طرح حضرتؐ نی وقت غزوہ
تبوک کی علی کو خلیفہ اپنا نسا و صبیان اہل بیت مین کیا تھا اگر خلافت مطلقہ مراد
ہوتی تو جس طرح ابن ام مکتوم کو خلیفۂ امامت نماز کیا تھا انکو بھی خلیفہ امامت
نماز فرماجاتی و ازین قبیل علی کی قسم کہا کر کہا ہے کہ حضرتؐ نی مجھسے عہد کیا
ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق رواہ مسلم الحمد للہ کہ ساری اہل
سنت محب علی ہین اور مبغض علی کی خوارج ہین سہل بن سعد کہتے ہین حضرتؐ
نے دن خیبر کے فرمایا لاعطین هذه الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه
یحب الله و رسوله و یحبه الله و رسوله پھر وہ نشان علی کو دیا پھر فرمایا ادعهم
الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه فوالله لان یهدی الله
بك رجلا واحدا خیر لك من ان یکون لك حمر النعم متفق علیہ بطولہ

حدیث عمران بن حصین مین فرمایا ہے ان علیا منی وانا منہ وھو ولی
کل مومن رواہ الترمذی مراد ولی سے اس جگہہ حبیب و ناصر ہے زید
بن ارقم کا لفظ یہ ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی
اسکو احمد نی مطولا بذیل قصۂ غدیر خم براء بن عازب سی بہی روایت کیا ہی
حبشی بن جنادہ کہتے ہین حضرت ؐ نے فرمایا ہے علی مني وانا من علی ولا
یودی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ
ابن عمر نے کہا ہے حضرت ؐ نی درمیان اپنی اصحاب کے مواخات کرائی
علی مرتضی روتی ہوے آے کہ آپنے سب صحابہ مین مواخات کرائی اور میری
مواخات کسی سے نکرائی فرمایا انت اخی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن غریب انس کہتی ہین حضرت ؐ کی پاس ایک پرندہ
بریان تہا فرمایا اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر اتنے
مین علی آئی اور اونہون نی ہمراہ حضرت ؐ کے وہ طیر کہایا رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب علی نی رفعا کہا ہے انا دار الحکمۃ وعلی بابھا
رواہ الترمذی واستغربہ جابر کہتے ہین دن غزوۂ طائف کی حضرت ؐ نی
علی کو بلا کر سرگوشی کی لوگون نی کہا آج تو آپ نی ابن عم سے دیر تک سرگوشی
کی فرمایا مینے نہین کی بلکہ اللہ نے کی رواہ الترمذی اور حدیث ابو سعید مین
فرمایا ہے یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک رواہ الترمذی

یعنی حالت جنابت مین کوئی سوا میری اور تیرے اس مسجد سے نہ گذرے
ام عطیہ کہتی ہین حضرتؐ نی ایک جیش بہیجا اوسمین علی تہے ہاتہ اوٹہا کر کہا
اللہم لا تمتنی حتی تریني علیا رواہ الترمذی ام سلمہ کا لفظ رفعا یہ ہے لا یحب
علیا منافق ولا یبغضہ مومن رواہ احمد والترمذی وحسنہ دوسرا لفظ
ام سلمہ کا رفعا یہ ہے من سب علیا فقد سبني رواہ احمد والحاکم وصححہ
علیؓ کہتے ہین حضرتؐ نی مجہسے کہا تجہ مین کہاوت ہے عیسی کی یہود نے
عیسی کو دشمن رکہا یہان تک کہ اونکی مان پہ بہتان لگایا اور نصاری نی عیسی
کو دوست رکہا یہان تک کہ اونکو ایسے درجے مین اوتارا جو اون کی لیے
نہ تہا پہر فرمایا کہ میری بارہ مین دو مرد ہلاک ہونگی ایک محب مفرط کہ میری تفریط
کریگا اوس چیز سے جو مجہ مین نہین ہے دوسرا مبغض کہ میری دشمنی اوس کو
حامل ہوگی مجہپر بہتان لگانی کو رواہ احمد والبزار وابو یعلی والحاکم مصداق
اس حدیث کی دو فرقہ اہل بدعت ہین اول روافض دوم خوارج الحمد للہ کہ
اہل سنت وجماعت کو افراط حب وبغض مفرط دونون سی محفوظ رکہا ہے نہون نے
خلفای اربعہ وجملہ صحابہ کو اونکی منازل مرفوعہ مین اوتارا ہے نہ ہم روش رافضہ
ہین کہ محبت علی مین مبغض خلفاء ثلثہ ودیگر صحابہ ہون اور نہ ہم صغیر خوارج
کہ خلفاء ثلثہ وغیرہ کی دوست بنکر مبغض علی واہل بیت ہون وللہ الحمد
ولنعم ما قیل ع کلا جانبی قصد الامور ذمیم ÷ ابن عباس کہتے ہین حضرتؐ

نی حکم دیا کہ سب ابواب بند کرو مگر باب علی رواہ الترمذی واستغربہ
حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ حضرت نی فرمایا اللہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین
چار شخصون کو دوست رکھون اور مجھے خبر دی ہے کہ اللہ بھی اونکو دوست
رکھتا ہے کہا ہمین اونکی نام بتاو فرمایا علی منجملہ اونکے ہے تین بار اسی طرح کہا
اور پھر ابوذر و مقداد و سلمان کا نام لیا رواہ الترمذی والحاکم وصححہ ابو سعید
کہتے ہین کنا نعرف المنافقین ببغضہم علیا رواہ الترمذی علی کہتے ہین
حضرت نے مجھے طرف یمن کے بھیجا مینے کہا آپ مجھے بھیجتے ہین کہ مین قاضی
بنون مین تو جوان ہون اور نہین جانتا کہ قضا کیا ہے فرمایا اللہم اہد قلبہ
وثبت لسانہ واللہ پھر کبھی مینے قضا مین درمیان دو شخصون کی شک
نہین کیا رواہ الترمذی وصححہ الحاکم **حکایت** ابو عثمان نہدی کہتے
ہین علی مرتضی نی کہا حضرت میرا ہاتھ پکڑے تھے اور ہم بعض گلی کوچون مین
مدینے کے چلے جاتی تھے کہ اتنے مین ایک باغ مین آئے مینے کہا اے رسول خدا
ما احسنہا من حدیقۃ یعنی یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا ولک فی الجنۃ احسن منہا
اسی طرح سات باغ ملی مینے ہر بار یہی کہا اور حضرت نی ہر بار وہی فرمایا کہ تیری
لیے جنت میں اس سے بہتر باغ ہوگا جب خالی راہ ملی مجھے معانقہ کر کے بی اختیار
رونے لگے مینے کہا آپ کیون روتے ہین فرمایا ضغائن فی صدور اقوام
لا یبدونہا لک الا من بعد موتی مینے کہا فی سلامۃ من دینی فرمایا فی

فی سلامۃ من دینک **لطیفہ** ایک مرد کو پاس عمر بن خطاب کی لائے تھے
لوگون نی اوس سی پوچھا تھا کیف اصبحت اوسنی کہا تہا اصبحت احب الفتنۃ
واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری واومن بما لم ارہ وا قر بما لم یخلق
عمرؓ نی علیؓ کو بلایا علی نی اوس کی بات سنکر کہا یہ سچ کہتا ہے یہ دوستدار فتنہ ہے
قال تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ اور حق یعنی موت کو مکروہ رکہتا ہے
قال تعالی وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور مصدق اہل کتاب ہی قال تعالی
وقالت الیہود لیست النصاری علی شی وقالت النصاری لیست الیہود علی شی
اور مومن بغیر مرئی ہے یعنی اللہ پر ایمان رکہتا ہے اور مقر غیر مخلوق ہے
یعنی مقر ساعت و معاد عمرؓ نی کہا اعوذ باللہ من معضلۃ لا علی بہا سعید
بن المسیب کہتے ہین عمرؓ کہا کرتے اللہم لا تبقنی لمعضلۃ لیس لہا ابو الحسن
انتہی مین کہتا ہون یہ حکایت قبیل معما و چیستان سے ہے ولہذا اسکو بلفظ لطیفہ
مصدر کیا ہے عمر بن خطاب نی اگر اوسمین غور نکیا تو یہ کچہہ منافی اون کی علم
وسیع کی نہین ہے ایک جماعت نی کتاب حیرۃ الفقہ بنائی ہے اوسمین اس
قبیل کے بہت سی اغلوطات لکھے ہین یہ کچہہ دلیل فضیلت نہین ہے ولہذا
حدیث معاویہ مین نزدیک احمد کی اغلوطات سے نہی آئی ہے ہان یہ روایت
دلیل ہے ذکاوت مرتضوی پر خصوصا اس عجلت کی ساتہہ واللہ اعلم نادرہ
ایک مرد نی ایک خنثی سی نکاح کیا اور ایک کنیز مہر مین دی اور پاس وس کے

گیا اوسسی بچا پیدا ہوا ہیر اوس خنثی نی اوس کنیز سے صحبت کی اوس سے
بچہ ہوا یہ قصہ سامنے علی مرتضے کے لیگئی فرمایا اوس کی پاس جاکر پسلیان
ہر دو جانب کی گنو اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر جانب چپ کی
پسلیان کم ہون جانب راست سی تو مرد ہے گنا تو جانب چپ مین ایک پسلی
کم نکلی فرمایا یہ حکم مین مرد کے ہی اوسکی شوہر سے تفریق کرادی دلیل اسپر یہ ہے
کہ اللہ نی حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا اس لیی مرد کی ایک پسلی بائین کم
ہوتی ہے عورت مین جملہ اضلاع جانبین ۲۴ ہوتی ہین اور مرد مین ۲۳
۱۲ پہلوی راست مین اور گیارہ پہلوی چپ مین انتہی من الفصول المہمۃ بطولہ
آدم بر سر مطلب ام سلمہ کہتی ہین حضرت جب غضب مین ہوتی کسیکو جرات بات
کرنی کی نہوتی مگر علیؑ کو رواہ الطبرانی والحاکم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے
النظر الی وجہ علی عبادۃ رواہ الطبرانی والحاکم باسناد حسن سعد بن ابی
وقاص کا لفظ یہ ہے من اذی علیا فقد اذانی رواہ ابو یعلی والبزار ام سلمہ کا
لفظ رفعا یہ ہے من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن
ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ اخرجہ الطبرانی
بسند حسن وقال السیوطی بسند صحیح دوسرا لفظ ام سلمہ کا یہ ہے کہ مینے حضرتؐ
کو سنا فرماتے تھے علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض
رواہ الطبرانی فی الاوسط جابر کا لفظ رفعا یہ ہی علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور

من نصره و مخذول من خذله رواه الحاکم ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہی
علی منی بمنزلة راسی من بدنی رواه الدیلمی انس کا لفظ رفعا یہ ہی علی یزهو
فی الجنة ککوکب الصبح لاهل الدنیا اور ترمذی و حاکم نے رفعا کہا ہی ان الجنة
لتشتاق الی ثلثة علی و عمار و سلمان حدیث سہل میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے
علی کو مسجد میں لیٹا ہوا پایا اونکی کروٹ سے چادر گر گئی تھی اور بدن میں
خاک لگ گئی مٹی کو جھاڑنے لگے اور فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یہ کنیت
علی کو سب کنیتوں میں زیادہ تر محبوب تھی رواه الشیخان قسطلانی کہا ہے اسمیں
جواز ہے نوم کا مسجد میں اور استحباب ہی ملاطفت غضبان کا اور ممازحت ہے
اور چلنا ہے طرف غضبان کی واسطے استرضار کی ابو سعید خدری رفعا کہتے ہیں
کہ حضرتؐ نے علی سے کہا حبك ایمان و بغضك نفاق و اول من یدخل
الجنة محبك و اول من یدخل النار مبغضك رواه ابن خالویہ فی کتاب الآل
عمار بن یاسر کا لفظ رفعا یہ ہے کہ علی سے کہا طوبی لمن احبك و صدق فیك
و ویل لمن ابغضك و کذب فیك ابن عباس کہتے ہیں حضرتؐ نے طرف علی
کے دیکھکر کہا انت سید فی الدنیا سید فی الآخرة من احبك فقد احبنی و
من ابغضك فقد ابغضنی و بغیضك بغیض الله فالویل کل الویل لمن ابغضك
رواها ابن خالویہ بخاری شریف میں علی سے آیا ہے انا اول من یجثو
بین یدی الرحمن للخصومة یوم القیامة ابن مسعود نے کہا ہی افرض اهل المدینة

واقضاها علی رواہ ابن عساکر ابن عباس کا لفظ یہ ہی ما نزل فی احد من
کتاب اللہ ما نزل فی علی رواہ ابن عساکر دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ علی کی حق
مین تین سو آیتین نازل ہوئی ہین ف ایک بار علی نے ایک درہم کی کہجور
خرید کی اور اپنی چادر مین باندہکر لیچلے اونکی بعض اصحاب نے کہا ہمین دیجئے ہم لیچلین
فرمایا ابو العیال احق بحملہ کہتے تہے من سعادۃ المرء ان تکون زوجتہ موافقۃ
واخوانہ صالحین واولادہ ابرارا ورزقہ فی بلدہ الذی ہو فیہ بالجملہ
تعداد فضائل ومناقب ومکانت علم وفہم واستقامت وشجاعت وشہامت و
فراست صادقہ وکرامات خارقہ اور شدت نصر اسلام اور رسوخ قدم ایمان وسخا
وصدقہ باوجود ضیق حال وشفقت علی المسلمین وزہد وتواضع وتحمل اور تفاصیل
ان مقامات کی ایک باب وسیع ہی جو مجلدات مین آسکتا ہے نہ ایسے مختصرات
مین ولہذا امام ہمام احمد بن حنبل وقاضی اسمعیل بن اسحق وابو علی نیساپوری و
نسائی صاحب سنن نے کہا ہے لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ بالاسانید
الحسان ما روی فی فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سید سمہودی
جواہر العقدین مین فرماتی ہین والسبب فی ذلک واللہ اعلم ان اللہ تعالی اطلع
نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ما یکون بعدہ مما ابتلی بہ علی وما وقع
من الاختلاف لما آل الیہ امر الخلافۃ فاقتضی ذلک نصح الامۃ باشہارہ
تلک الفضائل لتحصیل النجاۃ لمن تمسک بہ ممن بلغتہ ثم لما وقع ذلک الاختلاف

والخروج علیہ نشر من سمع من الصحابۃ تلک الفضائل وبینہا نصحاً للامۃ
ثم ایضاً لما اشتد الخطب واستقلت طائفۃ من بنی امیۃ بتنقیصہ وسبہ
علی المنابر ووافقہم الخوارج بل قالوا بکفرہ اشتغل جہابذۃ الحفاظ
من اہل السنۃ ببث الفضائل حتی کثرت نصحاً للامۃ ونصرۃ للحق انتہی
من بغیۃ الطالب لمعرفۃ اولاد علی بن ابی طالب ف تاریخ الخلفاء
مین کہا ہے امام احمد کہتے ہین ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلی اخرجہ الحاکم سعد بن ابی وقاص
نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ندع ابناءنا وابناءکم حضرت نے علی وفاطمہ
وحسن وحسین کو بلایا اور کہا اللھم ھؤلاء اہل بیتی رواہ مسلم اکثر روایات
مین بذیل حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ زیادت بھی آئی ہے اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ ابوالطفیل کہتے ہین علی نے رحبہ مین لوگون کو
جمع کرکے کہا ہر مسلمان کو قسم ہے جسنے یہ حدیث دن غدیر خم کے سنی ہو وہ
بیان کرے تیس شخصون نے گواہی دی کہ ہم نے حضرت کو یہ حدیث فرماتے
ہوے سنا علی نے رفعا کہا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا رواہ الترمذی
والحاکم سیوطی کہتے ہین ھذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال
الحاکم ولا موضوع کما قال جماعۃ منہم ابن الجوزی والنووی وقد بینت
حالہ فی التعقیبات علی الموضوعات سعید بن المسیب نے کہا ہے صحابہ مین کوئی ایسا

نہین کہتا تھا سلونی مگر علی عایشہ کی سامنے ذکر علی کا ہوا کہا اما انہ اعلم من
بقی بالسنۃ اور حدیث جابر مین فرمایا ہے الناس من شجر شتی وانا وعلی
من شجرۃ واحدۃ رواہ الطبرانی بسند ضعیف ابن عباس نے کہا
کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ھذہ الامۃ رواہ الطبرانی
ابو سعید کہتے ہین حضرتؐ نے علی سے کہا انک تقاتل علی القرآن کما قاتلت
علی تنزیلہ رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے کہ علی
فرمایا اشقی الناس رجلان احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک
علی ھذہ یعنی قرنہ حتی تبتل منہ ھذہ یعنی لحیتہ رواہ احمد والحاکم
بسند صحیح ف نور الابصار مین بہت سا کلام منظوم و منثور حضرت امیر
علیہ السلام کا نقل کیا ہے منثور مین کچھ بحث نہین ہے منظوم مین اختلاف ہے
فرماتے ہیں الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا الناس بزمانہم اشبہ منھم بآبائھم
المرء مخبوء تحت لسانہ من عذب لسانہ کثر اخوانہ لا تنظر الی من قال وانظر
الی ما قال الجزع عند البلاء تمام المحنۃ لا ظفر مع البغی لا ثناء مع الکبر
لا شرف مع سوء الادب لا راحۃ مع الحسد لا سودد مع الانتقام لا صواب
مع ترک المشورۃ لا شرف اعلی من الاسلام لا شفیع انجح من التوبۃ لا لباس
اجمل من العافیۃ لا داء اعیی من الجھل لا مرض اضنی من قلۃ العقل المرء
عدو ما جھلہ فرماتے تھے العلم یرفع الوضیع والجھل یضع الرفیع کہتے تھے

قل عند کل شدة لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم تکف وقل عند کل نعمة الحمد للہ تزد منھا واذا ابطأت علیک الارزاق استغفر اللہ یوسع علیک فرماتی تھے فی انقضاء ملک راحة اعضائک وترک الخطیئة اھون من التوبة عدو عاقل خیر من صدیق جاھل کہتے تھے الدھر یومان یوم لک ویوم علیک فان کان لک فلا تبطر وان کان علیک فلا تضجر فرماتی تھے الناس ابناء الدنیا فلا لوم علیھم فی حبھم امھم الدنیا جیفة فمن ارادھا فلیصبر علی مخالطة الکلاب فرماتے تھے یوم العدل علی الظالم اشد من یوم الجور علی المظلوم اور منجملہ نظم کے ایک یہ رباعی ہے ؎

احمد ربی علی خصال — خص بھا سادة الرجال

لزوم صبر وخلع کبر — وصون عرض وبذل مال

ف ایک شجاعت علی مرتضی کی یہ تھی کہ جب قریش حضرتؐ کے قتل پہ مجتمع ہوئے تو علی کو حکم دیا کہ فراش نبوی پر سو رہیں وہ کمال بیفکری سے سو رہے بعض اصحاب حدیث نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے جبریل ومیکائیل کو وحی کی کہ تم جا کر علی کی اس رات صبح تک حراست کرو وہ دونوں آئے اور کہتے تھے بخ بخ من مثلک یا علی قد باھی اللہ بک ملائکتہ غزالی رح نے احیاء العلوم میں اس قصے کو ذرا بسط سے لکھا ہے ایضا یہ غزوہ بدر میں ۲۳ برس کے تھے اوس دن ستر مشرک مارے گئے ازانجملہ علی نے ۲۱ قتل کیے تو باتفاق تاعلین

اور چار شکست نہیں اور آٹھہ مین اختلاف ہی ایضاً جنگ احد مین جب ثلث لشکر
حضرتؐ کا واپس چلا گیا اور فقط سات سو نفر باقی رہگئی اور حرب کی گرم بازاری
ہوئی اور مسلمانون مین اضطراب پیدا ہوا تب علی نی سات نفر اکابر اعدا کے
قتل کیی پانچ پر اتفاق ہے دو مین اختلاف از انجملہ ایک طلحہ بن ابی طلحہ
صاحب لوا مشرکین کو واصل نار کیا حضرتؐ اور مسلمان خوش ہوئے ابن
اسحق کہتے ہین فتح احد علی ہی کے صبر سے ہوئی علی کہتے ہین احد کی دن
سولہ ضرب مجھکو لگین بعد چار ضرب کی مین زمین پر گرا ایک مرد اچھی صورت
خوش رائحہ آیا اور میرا بازو پکڑ کر مجھی کہڑا کیا اور کہا متوجہ ہوا نپر تو اللہ و رسول
کی طاعت مین ہے اور وہ دونون تجھسے راضی ہین مینے یہ ذکر حضرتؐ سی
کیا فرمایا اقر اللہ عینک ذاک جبریل علیہ السلام اس غزوہ کا ذکر قرآن پاک
مین بھی اندر سورۂ آل عمران کی آیا ہے تفسیر ترجمان القرآن مین اس مقام
کی سیر کرنا چاہیے ایضاً غزوۂ خندق مین دس ہزار مشرک تھے اور تین ہزار
مسلمان عمرو بن عبد ود مشاہیر صنادید کفار سے تہا اوسنی مع عکرمہ بن ابی
جہل کی لب خندق پر آکر مبارز طلب کیا علی نے چاہا کہ مقابلہ کرین حضرتؐ
نے روکدیا جب عمرو نی کہا کوئی نہین نکلتا تب علی نی پھر اذن چاہا حضرتؐ نے
اپنا عمامہ اوتار کر علی کی سر پر رکہا اور کہا جاؤ یہ گئے ایک ساعت طرفین سے
حملہ ہوا آخر علی نی ایک ہاتھہ تلوار کا اوسکی دوش پر ایسا مارا کہ ہاتھہ اوڑ گیا اور

وہ مرکر گرا پہر علی نے اوس کی فرزند خبیل کو بہی قتل کیا عکرمہ نے اپنا نیزہ پہینک کر
فرار کیا غیول قریش کو اللہ نے ہزیمت دی وکفی اللہ المؤمنین القتال ۔
نور الابصار مین قصہ وقعہ جمل وقتال صفین کا بسط سے لکہا ہے اس جگہہ
ہم طرف اوس کی اشارہ مختصر کرتی ہین تفصیل کو اصل کتاب سی معلوم کرنا
کافی ہوگا بعد قتل عثمان کے مسجد نبوی مین اہل بصرہ وطلحہ و زبیر نے بیعت
علی مرتضی سے کی جب طلحہ نے بیعت کی ایک مرد قائف نے کہا انا للہ اول بیدٍ
بایعت ید شلاء لایتم ہذا الامر پہر زبیر نے بیعت کی پہر بقیہ مہاجرین و
انصار نے بجز نفر یسیر کے کہ وہ عثمانی تہے یہ بیعت روز جمعہ ۲۶ - ذیحجہ ۳۵ ہجری
کو ہوئی نعمان بن بشیر قمیص خون آلودہ عثمان کو مع اصابع زوجہ عثمان نائلہ
نام لیکر شام کو پاس معاویہ کے چل دی اور طلحہ و زبیر بعد چار ماہ کی بیعت سے
مکہ کو بہاگ گئے علی نے اپنے عمال طرف بلدان کی روانہ کیے اور بعض عمال
عثمان کو خط لکہا کہ یہان حاضر ہو اور معاویہ کو بہی بلایا اتنے مین مغیرہ بن شعبہ
نے آکر سمجہایا کہ معاویہ سے تعرض نکرو اوسکی ہاتہہ مین بلاد شام ہین اور وہ ابن عم
عثمان ہے پہر دیکہا جاویگا علی نے نمانا اور مغیرہ مکہ کو چلدیے ابن عباس نے
بہی سمجہایا علی نے اونکی بہی نسنی بلکہ یہ چاہا کہ اونکو بجای معاویہ کے امیر شام
مقرر کرین ابن عباس نے قبول نکیا اور کہا وہ مجہے قتل کر ڈالیگا پہلے خط لکہو
دیکہو کیا جواب دیتا ہے خط لکہا جواب باصواب نہ ملا تب علی نے طیاری لشکر

کی شام پر کی اتنے مین خبر آئی کہ طلحہ و زبیر و عائشہ بر خلاف علی اونکے خروج
کرنا چاہتے ہین ابن عمر سے کہا تم بھی ہمراہ ہمارے چلو اونہون نے کہا ہم اہل
مدینہ مین ہین جو اونکا حال وہ اپنا حال چاہا کہ حفصہ اونکی بہن کو ہمراہ
لیوین ابن عمر نے منع کر دیا یعلی بن منیہ نے چھہ لاکھہ درہم چھہ سو شتر سواری کے
دیے یہ عامل عثمانؓ تہا یمین پر بعد قتل عثمان کے مکہ مین آیا عائشہ کی منادی
نے ندا کی کہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر بصرہ کو جاتی ہین جسکو اعزاز دین اور
عوض خون عثمان لینا ہو وہ چلی اور جسکی پاس سواری نہو وہ ہم سے لے چنانچہ
ہزار مرد مکہ کے ہمراہ ہوے اور کچہہ اور لوگ آملے سب تین ہزار کی جمعیت
ہوئی یعلی بن منیہ نے عائشہ کو ایک اونٹ دیا عسکر نام سو درہم کی قیمت کا
جب عائشہ روانہ ہوئین امہات المومنین اونکی رخصت کرنے کو ذات عرق
تک نکلین اور اوس دن اسلام پر بکا شدید ہوا اور اوس دن کا نام یوم النحیب
ٹہیرا راہ مین ایک جگہہ پر گذر ہوا اوسکو حواب کہتے تہے وہان کی کتے بہونکے
عائشہ نے کہا یہ کون پانی ہے کہا ماء الحواب کہا انا للہ مینے حضرتؐ کو سنا
فرماتی تہے اور آپ کی پاس آپ کی بیبیان تہین لیت شعری ایتکن تنبحہا
کلاب الحواب پہر اونٹ کو بٹہا کر کہا مجہکو واپس کرو چنانچہ ایک دن رات
وہان مقام رہا ابن الزبیر نے کہا یہ جہوٹہ ہے یہ ماء الحواب نہین ہے وہ نہی
نہتین یہ زبردستی پیچہے پڑ کر اونکو لیگئے اور کہا علی بن ابی طالب تمکو گرفتار

کرینگی اگر نکلو گی ناچار بصرہ مین پہونچکر بعد قتال شدید کی ساتھ عثمان بن حنیف
عامل بصرہ کی بصرہ لیلیا چالیس آدمی عامل کے مارے گئی اور عامل کو پکڑ لیا
اور اوس کی داڑہی اور سر اور پلکین اور ابرو سب نچ گہسوٹ کر قید کیا ادہر علی
علی رضی اللہ عنہ مدینہ سی مع اپنے لشکر کے بقصد شام روانہ ہوچکے تہی یہ واقعہ
آخر ربیع الآخر ۳۵ھ مین ہوا راہ مین قاصد ام الفضل بنت الحرث نے عایشہ و طلحہ و
زبیر کی خبر سنائی تب علی نی وجوہ اہل مدینہ کو بلا کر خطبہ پڑہا اور بعد حمد و ثنا
کے کہا ان آخر ہذا الامر لا یصلح الا بما صلح اولہ فانصروا اللہ ینصرکم و
یصلح امرکم اور شام کا جانا موقوف کر کے قصد بصرہ کا کیا جب ربذہ مین پہونچے
خبر آئی کہ اونہون نی تو بصرہ لیلیا اور وہ وہان نازل ہین تب علی نی طلحہ و
زبیر کو خط لکہا اما بعد یا طلحۃ یا زبیر فقد علمتما انی لم ارد الناس حتی ارادونی
ولم ابایعہم حتی اکرہونی وانتما اول من بادر الی بیعتی ولم تدخلا فی
ہذا الامر لسلطان غالب ولا لعرض حاضر وانت یا زبیر فارس
قریش وانت یا طلحۃ فارس المہاجرین ودفعکما فی ہذا الامر قبل دخولکما
فیہ کان اوسع لکما من خروجکما عنہ الآن وہؤلاء ہم بنو عم عثمان
واولیاءہ المطالبون بہ وانتما رجلان من المہاجرین وقد اخرجتما امکما
من بیتہا الذی امرہا اللہ ان تقر فیہ واللہ حسبکما والسلام اور عایشہ
رضی اللہ عنہا کو لکہا اما بعد فانک خرجت من بیتک تطلبین امرا کان عنک

موضوعاً ثم تحسبين انك لم تريدي الا الاصلاح بين الناس فخبريني
ما للنساء وقود العسكر وزعمت انك مطالبة بدم عثمان وعثمان رجل
من بني امية وانت امرأة من بني تيم بن مرة لعمري ان الذي اخرجك
لهذا الامر وحملك عليه لاعظم ذنبا اليك من كل احد فاتقي الله يا عائشة
وارجعي الى منزلك واسبلي عليك سترك والسلام پھر علی نے قعقاع
کو طرف بصرہ کی بھیجا کہ طلحہ و زبیر کو فہمایش صلح کری چنانچہ استمالت کی خبر آئی
اور علیؑ بصرہ میں پہونچکر قصر ابن زیاد کی قریب ٹھیرے تین دن تک ہر دو لشکر کا
مقام رہا یہ نزول لشکر کا نصف جمادی الآخرہ ۳۶ھ کو ہوا تھا اصحاب علی بیس
ہزار تھے اور اصحاب طلحہ و زبیر و عائشہ تیس ہزار علی نے ابن عباس کو پاس طلحہ و
زبیر کے بھیجکر مصالحت چاہی وہ بھی راضی ہوئے اور یہ خبر مشہور ہوئی مسلمان
خوش ہوئے اور اوس رات آرام سے صبح کی مگر جو لوگ بابت امر عثمان کے
واقف طلب تھے وہ ساری رات نہ سوئے اور مشورہ کرتے رہے یہ صلاح کی کہ
صبح کو جنگ شروع کردیں چنانچہ اصحاب طلحہ وغیرہ میں تیغ رانی آغاز کردی کسی کو
معلوم نہوا کہ یہ لڑائی کس طرح ہوئی عائشہ جمل پر سوار تھین اور علیؑ بغلہ رسول خدا
پر وقت اسفار کی علی نکلکر درمیان ہر دو صف کی گئے اور زبیر بن العوام کو پکارا
وہ آئے کہا ای زبیر تمنے یہ کام کیوں کیا کہا ہم طالب خون عثمان ہیں کہا اگر تم
انصاف کرو تو تمہین نے اوسکو قتل کیا ہے تمہین قسم ہے ای زبیر کیا تمکو یاد نہین

کہ فلان دن حضرتؐ نے تم سے فرمایا تہا اما انک ستخرج علیہ وانت ظالم لہ
کہا اللہم بلی اور فلان دن یہ فرمایا تہا لتخرجن علیہ وانت ظالم کہا ہان اور
مین بہول گیا اگر تم پہلے سے مجہے یاد دلاتے تو مین ہرگز تیرے خروج نکرتا ولکن یہ
تصدیق ہے قول حضرتؐ کی پہر واپس ہوکر راہ مکہ اختیار کی اور ایک قوم پہ
نازل ہوے عمرو بن جرموز نے اونکو دہوکے سے قتل کیا وہ سجدہ مین تہے اونکی
تلوار و مہر لیکر پاس علی کے آیا علی نے کہا ابشر بالنار مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تہے
بشروا قاتل الزبیر بالنار طلحہ کو ایک تیر مروان بن الحکم کا لگا وہ طرف عائشہ رضؓ
کے تہا پہر لشکر عائشہ کو شکست ہوئی سوارون نے اون کے جمل کو گہیر لیا او
ایک قتال عظیم ہوا زمام جمل کو قریب ستر مرد کی قریش مین سے پکڑے تہے
اونمین سے کوئی نہ بچا اور محمد بن زبیر مارے گئے اور اونکی بہائی عبداللہ کو
۳۷ زخم لگی کہتے ہین اس حرب جمل مین ۱۷ ہزار سات سو ۹۰ آدمی مارے گئے
منجملہ تیس ہزار کی اور لشکر علی مین دو ہزار ۷ مرد مقتول ہوے یہ سب بیس ہزار
تہے جب خطام جمل پر کثرت قتل ہوئی علی رضی اللہ عنہ نے کہا اونٹ کی پاؤن
کاٹ دو چنانچہ اونٹ گر گیا عائشہ ہودج مین شام تک رہین علی نے قتلی پہ نماز
پڑہی طلحہ کو مقتول دیکہکر استرجاع کیا اور کہا کنت اکرہ ان اری قریشا صرعی
اور تین دن ظاہر بصرہ مین قیام کرکے روز دوشنبہ داخل شہر ہوے اہل بصرہ نے
بیعت کی پہر عائشہؓ سے کہا کہ آپ مدینے کو جاؤ اور سامان سفر مہیا کر دیا اور

ایک دن کی راہ تک اپنی اولاد کو ہمراہ اونکی بطور مشایعت کی بہیجا وہ اوس
سال حج کے لیے ٹہیر گئین پہر مدینہ کو گئین پہر ابن عباس کو بصرہ پر عامل مقرر
کیا اور خود کوفہ مین آکے یہان کا انتظام کیا عراق و مصر و یمن و حرمین و فارس
و خراسان سب پر قبضہ ہو گیا معاویہ شام مین تہے اور اہل شام اونکی مطیع تہے
علی نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو پاس معاویہ کے بہیجا کہ اونسے بیعت لی معاویہ
نے دیر کی یہان تک کہ عمرو بن عاص فلسطین سے آگئے دیکہا اہل شام طالب
خون عثمان ہین اونسے کہا تم حق پر ہو اور معاویہ سے یہ بات ٹہیرائی کہ اگر فتح حاصل
ہو تو مجہکو حاکم مصر کر دینا کذا فی تتمۃ المختصر **وقعۂ صفین** بروزن سجین یہ ایک
موضع ہے قریب رقہ کی کنارہ دریای فرات پر اس جگہہ لشکر ہر دو جانب مجتمع
ہوا یکم ذیحجہ سنہ ۳۶ھ کو علی نے بشیر بن عمرو انصاری وغیرہ کو واسطے فہمایش کی پاس
معاویہ کے بہیجا معاویہ نے کسیکی نہ سنی تمام ماہ ذیحجہ لڑائی رہی کبہی ایک دن مین دو
بار بہی جنگ ہوتی آغاز سنہ ۳۷ھ مین باہم رسل و رسائل بابت صلح جاری رہے ماہ
محرم ختم ہو گیا صلح نہوئی تب علی نے مجبور ہو کر عذر اپنا بیان کیا اور افسران فوج مقرر
کر کے لڑائی آغاز کی اور بذات خود بہی مبارزہ کیا اور بہت سی بہادران معاویہ
کو وقتاً فوقتاً قتل کیا تفصیل اس مبارزہ علیؑ کی نور الابصار مین نام بنام لکہی ہے
لیلۃ الہریر کی صبح کو گنتی مقتولین کی ۳۶ ہزار کو پہونچی ہر جانب سی لوائح نصر
عساکر مرتضوی پر لائح تہے جب عمرو بن العاص نے آثار ہزیمت کی لشکر شام پر دیکہے

تب معاویہ کو یہ صلاح دی کہ اب مصاحف کو رؤس رماح پر رکھکر قطع حرب کرو
چنانچہ ایسا ہی کیا اشتر نی علی کو صلح سے روکا اور کہا یہ وقت درگذر کرنیکا نہین
ہے لکن اور لوگون نی ناچار صلح پر مجبور کیا تب ناچار پنچایت ہوکر صلح ہوگئی اور
صلحنامہ لکہا گیا یہ کتابت دن چہارشنبہ کے ۱۳ صفر ۳۷ھ کو ہوئی علی کی طرف
۲۵ ہزار نفر ماری گئی منجملہ اونکی ۲۵ شخص اہل بدر تہے اور لشکر کی گنتی ۹۰ ہزار تہے
اور معاویہ کی طرف ۴۵ ہزار مقتول ہوئے گنتی لشکر کی ایک لاکہہ بیس ہزار کے
تہی صفین مین ایک سو دس دن مقام رہا اور ستر یا نوی بار حرب ہوئی عمرو
بن العاص وزیر معاویہ تہی جب عمار بن یاسر مارے گئے تب قتال بند کردیا
معاویہ نی کہا تم کیون نہین لڑتی کہا ہمنے اس شخص کو قتل کیا اور حضرت کو سنا
فرماتی تہی تقتله الفئة الباغية معلوم ہوا کہ ہم بغاۃ ہین معاویہ نی کہا چپ رہ ہمنے
کاہی کو اوسکو مارا بلکہ علی نی مارا کہ وہ اوسکو اس جنگ مین لائے ہمنے تو مدافعت
کی ہی علی نی سنکر فرمایا اگر میںنے عمار کو قتل کرایا تو حضرت نی حمزہ کو قتل کرایا ہوگا جبکہ
اونکو واسطی قتال کفار کے بہیجا تہا علی کی ہمراہ خزیمہ بن ثابت انصاری ذو الشہادتین
اور اویس قرنی زاہد تابعین مارے گئے وقعۂ خوارج جب علی صفین سے
کوفہ مین واپس آئی حروریہ نی مخالفت کرکے خروج کیا اور منکر تحکیم ہوکر کہا لا حکم
الا لله ولا طاعة لمن عصى الله یہ پہلی بات ہے جو انسے ظاہر ہوئی یہ موضع حروراء
مین نازل ہوئے تہے اسلیے حروریہ کہلائے بارہ ہزار آدمی تہی علی نی ابن عباس

کونز دیک انکی بہیجا لیکن وہ قابو مین نآئی علی نی عبد اللہ بن الکوا سی کہا تم نے
ہہیر کیون خروج کیا کہا بسبب تحکیم یوم صفین کی علی نی اونکو قائل کیا اور وہ ساکت
ہوی پہر علی واپس چلی آئی جب کسی طرح فہمایش نی اونمین اثر نکیا تب علی نی
لشکر طیار کیا اور افسر مقرر کیے اور کہدیا کہ جو کوئی اونمین سے طرف کوفہ و مداین
کیطرف بہاگ کے واپس جاوی وہ آمن سے چنانچہ فروہ بن نوفل پانسو سوار لیکر
چلا گیا اور ایک گروہ طرف کوفہ کی واپس ہوا اور دوسرا گروہ مدائن کو گیا اکثر
جمعیت متفرق ہوگئی بعد اسکی کہ وہ سب بارہ ہزار نفر تھے اب فقط چار ہزار
رہگیے جب اونسی مقابلہ ہوا فوج علی نی تیر و نیزہ و تلوار پر اونکو رکہہ لیا ایک لمحہ مین
سب کو صاف کر دیا چار ہزار مین سی نو نفر بچگئے دو طرف خراسان کی اور دو طرف
حران کی اور دو طرف یمن کی اور دو طرف جزیرہ کی اور ایک طرف تل موزن کے
بہاگ گئی جماعت علی نی غنائم کثیرہ اونکی لیلیی اور ادہر کے فقط دو شخص مارے گئے
بجز ان نو نفر کی کوئی اور اون خوارج نہروان سی باقی نہ بچا و للہ الحمد وهذا كرامة
من امیر المومنین فانه قال قبل ذلك نقتلهم ولا يقتل منا عشرة ولا يسلم
منهم عشرة تنبيه یہ خوارج جنہون نی علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تہا وقت تحکیم حکمین
کے اور کہا تہا لا حکم الا للہ وہی لوگ ہین جنکی حق مین حضرتؐ نی فرمایا تہا یمرقون
من الدین کما یمرق السهم من الرمیة رواہ البخاری انہین سی ایک عبد اللہ بن
ذی الخویصرہ تمیمی تہا جسنے وقت تقسیم صدقات کی حضرتؐ سی کہا تہا اعدل یا

یارسول اللہ فانک لم تعدل او حضرت نی ارشاد کیا تہا ویلک فمن یعدل ان لم اعدل
او سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نی اذن چاہا تہا کہ اوس کی گردن مارین فرمایا دعہ فان لہ
اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یمرقون من الدین کما
یمرق السھم من الرمیۃ اور انہین کی حق مین یہ آیت آئی ہے ومنھم من یلمزک فی الصدقات ف بیان
ان وقائع کا تاریخ الخلفا مین یون لکہا ہے کہ ابن سعد کہتے ہین کہ قتل عثمان
سے دوسری دن بیعت خلافت علی سے کی گئی جتنے صحابہ مدینہ مین تہے
سب نی بیعت کی طلحہ و زبیر کی بیعت کرہا لا طوعا ہوئی والہذا اون دونون نی
مکہ جاکر عائشہ کو لیکر بطلب خون عثمان قصد بصرہ کا کیا علی نی یہ خبر پاکر سفر عراق
کیا اور بصرہ مین جاکر اون سی ملاقات کی یہ وقعہ جمل ہے جو کہ ماہ جمادی الاخرہ مین
سنہ ۳۶ھ مین ہوا اس لڑائی مین طلحہ و زبیر مارے گئے اور گنتی مقتولین کے
۱۳ ہزار کو پہنچی علی بصرہ مین پندرہ شب رہے پہر کوفہ مین آئی معاویہ بن ابی
سفیان نی مع مردم شام علی علیہ السلام پر خروج کیا علی یہ سنکر روانہ ہوئے
صفین مین سامنا آمنا ہوا سنہ ۳۷ھ مین مدت تک قتال قائم رہا اہل شام نی
مصاحف اوٹہائی اور طرف حکم قرآن کی بلایا یہ فریب و مکر تہا عمرو بن العاص
کا لوگون نی حرب کو مکروہ جانا اور خواہان صلح ہوئے اور دو حکم مقرر کیے گئی
علی نی ابو موسی اشعری کو اور معاویہ نی عمرو بن العاص کو حکم مقرر کیا اور آپسمین
ایک تحریر لکہی کہ شروع سال پر اذرح مین یکجا جمع ہو کر امر امت مین نظر کیجائی

لوگ متفرق ہوگئے اور معاویہ شام کو اور علی کوفہ کو چلی آئی یہان ان کے
اصحاب مین سے کچھہ لوگون نی خروج کیا اور کہا لاحکم الا للہ اور حرورا مین
لشکر جمع ہوا علی نی اون کی پاس ابن عباس کو بھیجا اون سے خصومت و
حجت ہوئی قوم کثیر نی رجوع کیا اور ایک قوم اپنی قول پر جمی رہی اور طرف
نہروان کے چلے گئے علی نی اونکی طرف روانہ ہو کر نہروان مین اونکو
تہ تیغ کیا اور ذو الثدیہ کو مارا یہ واقعہ سنہ ۳۸ھ کو ہوا اوسی سال ماہ شعبان لوگ
مقام اذرح مین جمع ہوئے اور سعد بن ابی وقاص و ابن عمر وغیرہما حاضر آئی
عمرو نی ابو موسیٰ اشعری کو براہ فریب مقدم کیا اونہون نی تکلم کرکے علی کو خلع
کیا اور عمرو نی بات چیت کرکے معاویہ کو مقرر کہا اور بیعت لی اسپر لوگ متفرق
ہوگئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی اصحاب سی ورطہ خلاف مین پڑگئے یہان تک
کہ انگشت بدندان ہو کر کہا أُعصٰی ویطاع معاویۃ پھر تین آدمی خوارج کے
عبد الرحمن بن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی و عمرو بن بکیر تمیمی مکہ مین مجتمع
ہوی اور باہم عہد و عقد کیا کہ علی و معاویہ و عمرو بن العاص کو قتل کرنا چاہیے
تا کہ لوگ انکے ہاتھہ سی راحت مین ہو جاوین ابن ملجم نے کہا مین علی کو سمجھہ لونگا
برک نی کہا مین معاویہ کو لی ڈالونگا ابن بکیر نی کہا مین عمرو بن العاص کو
کفایت کرونگا اا یا ۱۷ شب رمضان کو یہ عہد ایک شب مین کرکے ہر ایک اوس
شہر کو چلا جہان یہ ہر سہ اشخاص تہی ابن ملجم کوفہ مین آیا اور اپنی اصحاب خوارج سے

ملا شب جمعہ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ کو وقت سحر علی جاگی اور اپنے فرزند حسن سے
کہا آج کی رات مینی حضرتؐ کو خواب مین دیکھا اور کہا اے رسول خدا ما لقیت
من امتك من الاود واللدد فرمایا بد دعا کر انپر اسی مینے کہا اللھم ابدلنی
بھم خیرا لی منھم وابدلھم بی شرا لھم منی اتنے مین ابن نباح موذن نے
آکر کہا نماز طیار ہے علی وس دروازی سی نکلی جس سے یہ ندا کرتی تھے ایھا الناس
الصلوٰۃ الصلوٰۃ ابن ملجم نی آکر تلوار ماری پیشانی سے سر تک زخم لگا اور دماغ
تک پہونچا لوگ ہر طرف سی اوسپر دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکین باندہین علیؓ
جمعہ و سنیچر تک زندہ رہی شب یکشنبہ کو انتقال کیا حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر
نی اونکو غسل دیا حسن نی نماز پڑہی دار الامارۃ کوفہ مین وقت شب دفن کیا پہر
اطراف ابن ملجم کو قطع کر کے قوصرہ مین رکہکر آگ سی جلا دیا ھذا کلہ کلام ابن سعد
وقد احسن فی تلخیصہ ھذہ الوقائع ولم یوسع فیہا الکلام کما صنع غیرہ
لان ھذا ھو اللائق بھذا المقام حضرتؐ نی فرمایا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا
او قال بحسب اصحابی القتل مستدرک مین سدی سے روایت کیا ہے کہ ابن ملجم
ایک زن خارجیہ پر عاشق تہا اوسکو قطام کہتے تھے اوس سی نکاح کیا اور تین ہزار
درہم مع قتل علی مہر مین دیے ابو بکر بن عیاش نی کہا ہے علی کی قبر مخفی کر دی
تا کہ کہین خوارج اوسکو کہود نہ لین شریک نی کہا امام حسن اونکی نعش کو مدینے لیگیے
محمد بن حبیب نی کہا ہی اول من حول من قبر الی قبر علی رضی اللہ عنہ سعید بن

عبدالعزیز کا قول یہ ہی کہ جب علی مقتول ہوئی اونکی جنازہ کو لیچلی تاکہ پاس
حضرتؐ کی دفن کرین راہ مین اونٹ بھاگا اور بہاگ گیا معلوم نہوا کہ کدہر گیا پھر
کسیکی ہاتھہ نہ آیا اخرجہ ابن عساکر اسی جگہہ سی اہل عراق کہتے ہین کہ علی
سحاب مین ہین بعض نے کہا وہ اونٹ بلا دطی مین جا پڑا وہان اونکو دفن کیا
عمر علیؑ کی وقت قتل کے ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۵۷ یا ۵۸ سال کی تہی انکی ۱۹
کنیزین تہین انتہی کلام السیوطی نورالابصار مین کہا ہے جب ابن ملجم وغیرہ ہر سہ نفر
نے مشورہ قتل مذکور کا کیا تو برک دمشق مین آیا اور اوسنی معاویہ پر ضرب لگائی
اونکا سرین زخمی ہوا مگر جان بچگئی حیاۃ الحیوان مین کہا ہے فاصاب اوراکہ
فقطع منہ عرق النکاح فلم یولد لہ بعد ذالک جب اوسکو پکڑ لیا تو اوسنے کہا
الامان والبشارۃ فقد قتل علی فی ھذہ اللیلۃ معاویہ نی اوسکو زندہ رکھا تا نتک
کہ خبر قتل علی کی آئی تب معاویہ نی اوسکی ہاتھہ پاؤن کاٹکر اوسکو چہوڑ دیا اور
بعض نی کہا مار ڈالا ابن بکیر مصر مین آیا اوس دن عمرو بن العاص کی پشت یا
شکم مین درد تہا اونہون نی بجای خود سہل عامری یا خارجہ کو بہیجا کہ لوگونکو نماز
پڑہا دو ابن بکیر نی اونکو عمرو بن العاص سمجھکر قتل کر ڈالا اور لوگون نی اوسکو پکڑا
اور قتل کیا فصول مہمہ مین کہا ہی اوسکو پکڑ کر سامنے عمرو بن العاص کی لیگئے جب
اوسکو دیکہا کہا تو نی کس کو مارا لوگ کہتے ہین خارجہ کو کہا اردت عمرو اراد اللہ
خارجۃ تب حکم دیا کہ اسکو قتل کرو اور ابن ملجم کوفہ مین آیا اور اوسنی علی کو قتل کیا

تفصیل اس قصہ کی نور الابصار مین ہے ذخائر العقبیٰ مین کہا ہے علی نے فرمایا
فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص علی لفظ
کا لفظ یہ ہے کہ جب ابن ملجم کو پکڑکر پاس علیؓ کے لائے فرمایا احبسوہ واطیبوا
طعامہ والینوا فراشہ فان اعش فانا ولی دمی عفوا او قصاصا وان مت
فالحقوہ بی اخاصمہ عند رب العالمین عمر اونکی وقت قتل کی ۶۳ سال کی تہی
مثل عمر نبی وابوبکر و عمر کے وہو من عجیب الاتفاق واقدی نے کہا وھذا ھو
المثبت عندنا وقیل غیر ذالک علی نے حسن کو وصیت کی اوسکی آخر مین یہ بہی کہا
لا تخوضوا دماء المسلمین خوضا تقولون قتل امیر المومنین الا لا تقتلوا بی الا
قاتلی انظروا اذا انا مت من ضربتہ ھذہ فاضربوہ ضربۃ بضربۃ ولا تمثلوا
الی اخرھا وھی طویلۃ جدا پہر تین کپڑون مین دفن کیا جسمین قمیص و عمامہ نہتا
اور حیرہ مین دفن کیا یہ ایک مشہور جگہ ہے اب تک اوسکی زیارت کرتی ہین
اور کسی نی کہا نجف مین اور بعض نی کہا درمیان گہر اور مسجد کے دفن کیا وقیل
غیر ذالک کذا فی الفصول جب دفن سی فارغ ہوی حسن نی ابن ملجم کو بلایا اور حکم دیا
کہ اوس کی گردن مارو پہر لوگون نی لاش لیجا کر آگ مین جلا دی حدیث انس و
فضالہ انصاری مین آیا ہے کہ حضرتؐ نی اول ہی خبر دی تہی کہ اونکی موت
قتل سے ہوگی نہ بیماری سی اور وہ خود بہی انتظار اس طرح کی موت کا کرتے تہی اور
علی نی اپنے قتل سے پہلی خبر اپنے حال کی دی تہی اور کہتا تہا کہ میرا شقی ابن ملجم

کی ہاتہہ سی قتل ہونگا روایات اس مطلب کی نورالابصار مین بہت آئی ہین جبری کہتے ہین جس دن علی مقتول ہوی کوئی سنگریزہ بیت المقدس کا اوٹہایا نہ گیا لکن نیچے اوسکی خون تازہ وسرخ تہا ابوبکر خوارزمی نی کتاب المناقب مین قصہ عذاب ابن ملجم کا بحوالہ ایک راہب کی لکہا ہے کہ ایک طائر مثل نسر کی اوسپر مسلط ہے کہ اوسکو پارہ پارہ قی کرتاہی پہر نگل جاتا ہے پہر یسی طرح کرتا ہے ونعوذ باللہ من غضب اللہ علی مرتضی نی اپنی زمانہ خلافت مین کوئی حج نہین کیا اونکو حروب سے فرصت نہین ملی ہان پہلی بہت سی حج کیے تہی بالجملہ مدت انکی خلافت کی بہت کم ہوئی

صدیق تقی سہ ماہ ودو سال — بر مسند شرع مصطفے بود

دہ سال خلیفہ بود و شش ماہ — فاروق کہ حاکم قضا بود

عثمان زکی دوازدہ سال — بر جملہ خلق مقتدا بود

نہ ماہ و چہار سال دیگر — امام علی مرتضے بود

انکی انتقال سے مع خلافت شش ماہہ امام حسن رضی اللہ عنہ تیس سال خلافت راشدہ کی ختم ہوگئے پہر ملک عضوض کا زمانہ آیا معاویہ اول ملوک اسلام تہی وعلم حبر آ واللہ اعلم **ف** لوگونکا اختلاف ہی تعداد اولاد علی رضی اللہ عنہ مین کسی نی زیادہ کسی نے کم بتائی ہے ابوالقاسم اسمعیل نی کتاب الانوار مین کہا ہی کہ اولاد علی ۳۲ نفر تہے ۱۶ اذکر ۱۶ انثی اور یعمیری نی کہا ۲۹ بار ذکر ستر انثی محب طبری نی کہا ۱۴ اذکر ۱۸ انثی صفوہ مین کہا ہے ۱۴ اذکر ۱۹ انثی بغیۃ الطالب مین کہاہی ۱۵ اذکر ۱۸ انثی

بالاتفاق اور ذکور مین بیس عدد تک اور انثی مین ۲۲ عدد تک اختلاف کیا ہے
ذکور مین حسن و حسین و محسن تہے محسن صغر سنی مین مر گئے انکی مان فاطمہ زہرا تہین
محمد اکبر کی مان خولہ بنت جعفر حنفیہ تہین عبد اللہ کو مختار بن ابی عبید نی قتل کیا
اور ابوبکر ہمراہ حسین کی مقتول ہوئی ان دونون کی مان لیلی بنت مسعود نہشلی
تہے تزوجہا عبد اللہ بن جعفر بعد عمہ فجمع بین زوجۃ علی و ابنتہ عباس
اکبر ملقب بسقا و عثمان و جعفر و عبد اللہ یہ سب ہمراہ حسین کی مارے گئی ان سب
کی مان ام البنین بنت حرام وحیدیہ کلابیہ تہین محمد اصغر یہ ساتھ حسین کی مقتول
ہوئے ان کی مان ام ولد تہین و یحیی و عون ان دونون کی مان بنت عمیس
تہین عمر اکبر ان کی مان ام حبیب صہبا تغلبیہ منجملہ سبی ردت کی تہین محمد اوسط
انکی مان امامہ بنت ابی العاص بن ربیع عبشمیہ تہین یہ امامہ وہی ہین جنکو حضرت
نماز ظہر مین اپنی پشت مبارک پر لا دلیتی تہے انکی مان زینب بنت حضرت تہین
اب باقی رہین دختران مرتضوی سو ام کلثوم کبری قبل وفات حضرت کی پیدا
ہوئین انکی شوہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تہے انسے زید اکبر و رقیہ متولد ہوئین
اور یہ مع زید کی وقت واحد مین مر گئین انکی نماز جنازہ ابن عمر نی پڑہی دوم
زینب کبری شقیقہ حسن و حسین و رقیہ شقیقہ عمر اکبر و ام الحسن و رملہ کبری ان
دونوکی مان ام سعد بنت عروہ بن مسعود ثقفی تہین و ام ہانی و میمونہ و رملہ صغری
و زینب صغری و ام کلثوم صغری و فاطمہ و امامہ و خدیجہ و ام الخیر و ام سلمہ و ام جعفر

وکانو تقیہ یہ سب صاحبزادیان امہات شتی سے تہین اور عقب علی حسن وحسین و محمد اکبر و عمر و عباس سے ہی انتہی حاشیہ بجیرمی علی المنہج مین بہاوی سے نقل کیا ہے کہ جملہ اولاد علی ۱۳ ذکور تہی پانچ کی نسل باقی رہی حسن و حسین و عباس و محمد بن حنفیہ و عمر اور اناث ۱۸ اتہین منجملہ اونکی فقط ایک سے نسل چلی زینب اخت سبطین فرزندان فاطمہ علیہا السلام ہی محمد بن حنفیہ کو جملہ شیعہ مہدی کے خیال کرتی ہین سو یہ بات غلط ہی ہان وہ مرد شجاع و کریم و فصیح تہے اون کا انتقال ۸۱ھ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ ہوا تہا اور بعض نے کہا طائف مین علی کا لقب مرتضی و حیدر و امیر المؤمنین و انزع و بطین تہا اور کنیت ابو السبطین وغیرہ اور نقش خاتم اسندت ظہری الی اللہ یا حسبی اللہ یا نعم القادر اللہ حین رن قتل ہوی اوسدن فقط چار بیبیان تہین امامہ و لیلی و اسما بنت عمیس و ام البنین اور ۱۹ امہات الاولاد تہین اور اونکی حلمان فارسی تہی اور شاعر حسان بن ثابت اور معاصر ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے

من ذا یلیق بان یحصی الثناء علی	محمد و علی الصدیق صاحبہ
وقد ترقی عمر الفاروق منزلۃ	وحاز عزا و فخرا فی مراتبہ
وحاز عثمان فضلا بالنبی وقد	اثنت جمیع البرایا من مناقبہ
وذوالفقار علی المرتضی فلہ	بحر من العلم بیل و من عجائبہ
فہم ملاذ لمن خاف الحساب اذا	ضاقت علیہ امور فی مذاہبہ

علیہم صلوات اللہ ما لمعت   فی اللیل انوار برق فی غیاھبہ

حکایت شریف ابونمی نی مفتی الحرمین محب طبری رح سے کہا تمنے ابوبکر کو علی پر باوجود اوس غزارت علم و قرب رسول خدا کی مقدم کیا کہا ہمنے ابوبکر کو اپنی رائے سے مقدم نہین کیا اور نہ اس امر مین ہمکو کچھہ اختیار ہے ہماری جد رسول خدا صلعم نے فرمایا سدوا کل خوخۃ فی المسجد الا خوخۃ ابی بکر اور فرمایا مروا ابابکر فلیصل بالناس اور یہ حدیث ہمنی بسند صحیح پڑہی ہے اور جب حضرت مقبوض ہوی صحابہ نی کہا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لدیننا رضیناہ لدنیانا شریف ابونمی نی کہا سچ ہے پہر عمر کو کیون مقدم کیا کہا اس لیی کہ ابوبکر نی وقت اپنی موت کے اونکو پسند کیا کہا سچ ہی پہر عثمان کو کیون مقدم کیا کہا عمر نی امر خلافت کو بطور شوری ٹہیرایا اون لوگونمین جنسے حضرت راضی گئے اہل شوری نی عثمان کو مقدم کیا شریف نی کہا بہلا معاویہ کو کیا کہتے ہو کہا وہ مجتہد تہے جسطرح کہ علی مجتہد تہے کہا اگر تم معاویہ و علی کو پاتی تو کس کی ساتہہ ہوتی کہا ہمراہ علی کی شریف نی کہا فجزاک اللہ عنا خیرا شعرانی رح فرماتی ہین فانظر یا اخی ہذا الکلام النفیس من ہذا العالم الذی لا یخرج من التبعیۃ فی شئ فعلم ان الواجب علینا ان نحب اصحاب رسول اللہ صلعم تبعا لحب رسول اللہ صلعم و نحب اولادہم کذلک لحب رسول اللہ صلعم لا بحکم الطبع و نقدم اولاد فاطمۃ علی اولاد ابی بکر الصدیق کما کان ابوبکر یقدمہم علی اولادہ عملا بحدیث لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من اہلہ و ولدہ والناس

اجمعین خاتمہ بیان مین فضائل بقیہ عشرہ مبشرہ بالجنۃ کی

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تہا نہین ہی کوئی احق ساتہہ اس امر کی یعنی خلافت کی
ان لوگونسے کہ وفات کی حضرتؐ نے اور حضرتؐ انسے راضی تہی پہر نام لیا علی و
عثمان و زبیر و طلحہ و سعد و عبد الرحمن کا رواہ البخاری قیس بن ابی حازم کہتے ہین
مینے طلحہ کا ہاتہہ دیکہا وہ خشک ہوگیا تہا طلحہ نے اوس ہاتہہ سے دن احد کے
حضرتؐ کی وقایت کی تہی رواہ البخاری جابر کہتے ہین حضرتؐ نے دن احزاب کے فرمایا
کون آدمی ہے مجکو خبر قوم کی لاکر دیگا زبیر نے کہا مین فرمایا ان لکل نبی حواریا وحواری
الزبیر متفق علیہ زبیر کہتے ہین حضرتؐ نے کہا کون بنی قریظہ مین جاکر مجہے اونکی
خبر لاکر دیگا مین گیا جب پہر کر آیا فرمایا فداک ابی وامی متفق علیہ علی کہتے ہین
حضرتؐ نے کسیکی لیے اپنی مان باپ کو جمع نہین کیا مگر واسطے سعد بن مالک کے
مینے سنا کہ دن احد کے فرماتی تہی یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ سعد بن
ابی وقاص کہتے ہین انی لاول العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ متفق علیہ عائشہ
کہتی ہین جب حضرتؐ مدینہ مین آئی یعنی بعض غزوات سے تو اوس رات جاگی
کہا کاش کوئی مرد صالح میری حراست کرتا کہ اتنی مین سنے آواز ہتیار کی سنی فرمایا
یہ کون ہی کہا مین سعد ہون کہا کدہر آئی کہا میری جی مین حضرتؐ پر خوف آیا
مین نگہبانی کرنیکو آیا ہون حضرتؐ نے اونکو دعا دی اور سو رہے متفق علیہ حدیثؐ
انس مین فرمایا ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

بن الجراح ہیں متفق علیہ عائشہ سی پوچھا اگر حضرتؐ کسیکو خلیفہ کرتی تو پہلا کسکو کرتی
کہا ابوبکر کو کہا پھر کس کو کہا عمر کو کہا پھر کس کو کہا ابو عبیدہ بن جراح کو روا ہ مسلم
ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرتؐ کوہ حرا پر تھے اور آپکی ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ
و زبیر بھی تھے ایک پتھر ہلا فرمایا ٹھیر نہیں ہے تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید بعض نے
سعد بن ابی وقاص کو بھی زیادہ کیا ہے اور علی کا ذکر نہیں کیا روا ہ مسلم عبد الرحمن
بن عوف کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ابو بکر فی الجنة و عمر فی الجنة و عثمان
فی الجنة و علی فی الجنة و طلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة و عبد الرحمن بن
عوف فی الجنة و سعد بن ابی وقاص فی الجنة و سعید بن زید فی الجنة و ابو
عبیدة بن الجراح فی الجنة رواه الترمذی و ابن ماجة عن سعید بن زید حدیث
انس ہیں رفعا آیا ہی ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدهم فی امر الله عمر واصدقهم
حیاء عثمان وافرضهم زید بن ثابت واقرءهم ابی بن کعب واعلمهم بالحلال
والحرام معاذ بن جبل ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح
رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح و روی عن معمر عن قتادة مرسلا
وفیه واقضاهم علی جابر کہتے ہیں حضرتؐ نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی دیکھکے فرمایا
جو شخص چاہے کہ دیکھے طرف ایک مرد کی جو روی زمین پر چلتا ہے اور اپنا کام
پورا کرچکا وہ طرف اس شخص کے دیکھے وفی روایة من سره ان ینظر الی شهید یمشی
علی وجه الارض فلینظر الی طلحة بن عبید الله رواه الترمذی علی رضی الله عنه

کہتی ہین میری کانون نی حضرتؐ کی دہن سی سنا کہ کہتے تہے طلحہ و زبیر میری ہمسایہ
ہین بہشت مین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب سعد بن ابی وقاص
کہتے ہین حضرتؐ نی دن احد کی فرمایا اللهم اسدد رمیتہ و اجب دعوتہ رواہ فی
شرح السنہ دوسر لفظ انکا یہ ہی اللهم استجب لسعد اذا دعاک رواہ
الترمذی علی نی کہا ہی ما جمع رسول الله صلعم اباہ و امہ الا لسعد قال له
یوم احد ارم فداک ابی و امی ایہا الغلام الحزور رواہ الترمذی جابر کہتے ہین
سعد آئی حضرتؐ نی کہا یہ میرا ماموں ہی اب کوئی مرد اپنا ماموں مجہے دکہلائی
رواہ الترمذی سعد بنی زہرہ مین سی تہے اور حضرتؐ کی والدہ بہی بنی زہرہ مین
سے تہین اسلیے حضرتؐ نی سعد کو اپنا ماموں فرمایا سعد کہتے ہین مینی دیکہا کہ مین
ثالث ہون اسلام مین اور اسلام لایا کوئی مگر اوسی دن کہ مین مسلمان ہوا رواہ
البخاری ام سلمہ کہتی ہین مینی حضرتؐ کو سنا اپنی ازواج سے فرماتی تہے وہ شخص جو
تمکو لپ بہر کر بعد میری دیگا وہ صادق بارہے اللهم اسق عبد الرحمن بن عوف
من سلسبیل الجنۃ رواہ احمد

دہ یار بہشتی اند قطعی بوبکر و عمر علی و عثمان
طلحہ است و زبیر و بو عبیدہ سعد است و سعید و عبد رحمن

علی کہتے ہین حضرتؐ سے کہا ہم کس کو بعد آپکی امیر کرین فرمایا ان تؤمروا ابا بکر
تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا راغبا فی الآخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ قویا

امینا لا یخاف فی الله لومۃ لائم وان تومروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ
ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم رواہ احمد و سرالفظ الکایہ ہے
کہ حضرت نبی فرمایا رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الھجرۃ وصحبنی
فی الغار واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ
الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان تستحیی منہ الملائکۃ رحم اللہ علیا
اللھم ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
الحمد للہ تعالی کہ ختم اس رسالہ کا ذکر خلفاء اربعہ پر ہوا جس طرح کہ آغاز بھی انہیں کے
ذکر خیر سے ہوا تھا کما قیل ع یطوی بہ الذکر الجمیل ویبدء ھذا
واقول اللھم اجعلنا من المتقین الابرار واسلک بنا سبیل عبادک
الاخیار والھمنا رشدنا واجزل من رضوانک حظنا ولا تحرمنا بذنوبنا
ولا تطردنا بعیوبنا ولا تقطع عنا برک ولا تنسنا ذکرک ولا تفک
عنا سترک یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

الیک والا لا تشد الرکائب	ومنک والا لا تنال الرغائب
وفیک والا فالرجاء مخیب	وعنک والا فالمحدث کاذب
لدیک والا لا قرار یطیب لی	علیک والا لا تسیل السواکب
رضاک والا فالغرام تصنع	سناک والا فالبدور غیاھب

والحمد للہ اولا و اخرا